فرض ہے اور تلاوت قرآن نفل ہی اور فرض کو چھوڑ دینا واسطے نفل کے درست نہین ہے بلکہ نفل کو ترک کرنا برعایت فرض کے درست ہے کیونکہ فرض اعلیٰ ہی اور نفل ادنیٰ ہے اور اعلیٰ کو ادنیٰ کے واسطے ترک کرنا درست نہین بلکہ ادنیٰ کو واسطے اعلیٰ کے چھوڑ دینا ہوتا ہے چنانچہ اکثر دلائل ساطع و براہین قاطع فقیہون کے اس پر شاہد اور گواہ ہین کما لایخفیٰ علی ارباب العلم واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب اور مجوّدین نے کہا ہی کہ دیری کر قرآن شریف پڑھنے مین اور جدا کر ہر حرف کو اُس بعد کے حرف سے اور قرآن شریف کے پڑھنے مین جلدی نہ کر اور گوندھ دے ایک حرف کو دوسرے حرف کے ساتھ مثل دانہُ تسبیح کے یعنی جسوقت تسبیح پڑھتے ہین تو ایک ایک دانہ کرکے کھینچتے ہین اور پیچھے سے ایکسان لہر بندھی ہوئی نظر آتی ہے ایسا قرآن شریف پڑھنا چاہیئے۔ اب معلوم ہوا ان سب دلیلون سے کہ خداوند تعالیٰ نے فرقان حمید کو رسول مقبول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پڑھنے کا حکم فرمایا ساتھ تجوید کے یعنی کھول کھول کر کیا آپ عربی زبان نہین جانتے تھے حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زبان عربی مین تمامی فصحاے عرب سے زیادہ فصیح تر تھے اور خداوند تعالیٰ جل شانہ نے نازل بھی فرمایا اُسی قرآن مجید کو عربی زبان مین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہُ یوسف کے پہلے رکوع مین اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا تحقیق اُتارا ہم نے اُس کو قرآن عربی زبان کا پس لازم اور واجب ہوگیا ہم لوگون پر کہ قرآن مجید کے پڑھنے اور پڑھانے مین خوب کوشش اور محنت کرین کہ ساتھ تجوید کے ادا ہو اور ہو جاوین مثل اُن عربون کے جو زمانے مین حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے کہ اُن کو قواعدون کے ادا کرنے کا خوب سلیقہ تھا پس سواے اُن عربون کے جو حال کے

Marfat.com

عرب وعجم وغیرہ ہین ان لوگون پر واجب ٹھہرا کہ اُسکے مخارج اور صفات و رعایت حروف وترقیق وتفخیم واظہار وادغام ومدات وقصر وغیرہ کو سیکھین تا سلف سے کے مطابق زبان اپنی بدل جاوے اور لحن عربی آجاوے چنانچہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم اور منع فرمایا ہے اس حدیث مین وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِہَا وَاِیَّاکُمْ وَلُحُوْنَ اَھْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ اَھْلِ الْکِتَابَیْنِ سَیَجِیْئُ بَعْدِیْ قَوْمٌ یُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِیْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَھُمْ مَفْتُوْنَۃٌ قُلُوْبُھُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِیْنَ یُعْجِبُھُمْ شَاْنُھُمْ یعنی روایت ہے حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو تم سب قرآن مجید کو ساتھ لحنون عرب کے اور خوش آوازی سے اُنکی اور بچاؤ تم اپنے کو لحنون سے اہل عشق کے اور توریت اور انجیل پڑھنے والون کے لحنون سے اور آوے گی بعد میرے ایک قوم جو تلاوت کریگی قرآن مجید کو ساتھ ترجیع یعنے مثل گٹکری راگ گانے اور ماتم کرنیوالون کے اور نہین گذرتا ہے قرآن اُنکے حلقون سے یعنی اُنکی تلاوت نہین پہونچتی مقام قبولیت تک اور ڈالے گئے ہین دل اُنکے فتنون مین اور دل اُن سبھون کے کہ خوش معلوم ہوتے ہین اُنپر حال اُن لوگون کے **فائدہ** یہان مراد عرب کے لحنون سے یہ ہے کہ نرم اور خوش کرنا آوازکا اپنی طبیعت کی مدد سے اور راگ راگنی کے قاعدون سے بچا کر تجوید کے ساتھ بغیر تکلف کے پڑھنا اس حقیر نے جو بیت اللہ شریف ومدینہ منیف کے امام وغیرہ صاحبون کی قرأت سُنی تو اُن سبھون کو اسی صفت پر پایا یعنی کسی نوع کا تکلف اُن مین نہین صرف اپنی طبیعت سے پڑھتے ہین اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِکُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ

Marfat.com

بِزَیِّنُوْا الْقُرْاٰنَ حَسَنًا یعنی خوب اور نیک کرو قرآن کو تم لوگ اپنی آوازون سے اسواسطے کہ اچھی خوش آواز زیادہ کرتی ہے قرآن کے حسن کو یہان مراد تحسین صورت سے آواز کا پاکیزہ کرنا ہے اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ یعنی نہین ہے ہمارے طریقہ پر وہ شخص کہ خوش آوازی سے نہ پڑھے قرآن کو فقط اب معلوم کرنا چاہیئے کہ تجوید کے معنی کیا ہین لفظ تجوید اصل مین مصدر ہے معنی اس کے نیک اور بہتر کرنا عرب کے لوگ جب کسی چیز کو بہت خوبی اور خوبصورتی کے ساتھ لاتے ہین تب ایسے مقام پر کہتے ہین جَوَّدَ الشَّیْءَ یعنی اچھی خوبی اور خوبصورتی کے ساتھ یہ چیز لایا ہے اس معنی کے خیال سے بولتے ہین تَجْوِیْدُ الْقُرَّاءِ قِرَاءَۃً یعنی اچھا کرنا قرأت کا خوبی اور لطافت کے ساتھ بلا کمی اور زیادتی کے اور قرا کے نزدیک تجوید کی تعریف اور پہچان یون ہے کہ ادا کرنا حرفون کا اپنے مخارج سے اور حق دینا اُن کو جو کہ سزاوار اور لائق ہے یعنی صفات لازمی وغیرہ کا لحاظ رکھنا اور جاننا چاہیئے کہ پڑھنا تجوید کے ساتھ تین قسم پر ہے **قسم پہلی تجوید کی** علی التحقیق ہے اور اُسکو ترتیل کہتے ہین اور معنی ترتیل کے اوپر گذر چکے ہین اور اس ترتیل کے ساتھ پڑھنا قرآن شریف کو ورش جو راوی ہین امام نافع مدنی کے اور امام عاصم کوفی اور امام حمزہ کوفی کا مذہب اور یہ سب سے بہتر ہی کیونکہ یہ حدیث اور آیت کے ظاہر معنی کے ساتھ موافق ہی **قسم دوسری تجوید کی** حدر اور ادراج ہی یعنی جلد جلد ایک حرف کو دوسرے حرف مین گوندھے ہوئے ہلکے پھلکے قصر اور اختلاس اور ابدال اور ادغام کے ساتھ اور مثل اسکے اس حدر اور ادراج ابن کثیر مکی اور امام ابی عمر بصری اور قالون راوی امام نافع نے اختیار کیا ہے باعث اسکا یہ ہے کہ قرأت اور ختم زیادہ ہوسکے گا اور ثواب بھی زیادہ ملیگا مگر اس طرح کا پڑھنا اس شخص کیواسطے درست ہی جو خوب اچھی طرح سے قواعد

Marfat.com

جانتا ہو اور مشق بھی اچھے اُستادون اور معتبر قارین سے کی ہو اور جلد پڑھتے وقت کسی قاعدے کے ادا کرنے مین سواے قصر اور اختلاس وغیرہ کے ذرہ بھی نقصان نہ پہونچاوے اور اگر کم و بیش کریگا تو تجوید کی حد سے باہر ہوگا اور ایسے پڑھنے کو ادماج کہتے ہین جس کے معنی یہ ہین کہ کسی چیز کو کسی چیز مین داخل کرنا اور چھپانا اس طرح پر کہ الفاظ اور حروف ظاہر نہون اور سنے نہ جاوین اور یہ نادرست ہے **فائدہ** جلد پڑھنے مین جہان تین الف برابر مد کرنا چاہیئے اگر وہان ایک الف برابر مد کیا اسکو قصر کہتے ہین اور حرکت کو پوری ادا نہ کرکے اُس کو تین حصّون پر منقسم کرکے اُس مین ایک حصے کو ترک کیا اور دو حصّون کو ادا کیا یہ اختلاس ہوا اور جہان وقف کرنا اور لفظون کو جدا کرنا تھا وہان ملاتے گئے مثلاً مِهَادًا ۝ کو مِهَادًا وَّالْجِبَالَ اور اَوْتَادًا ۝ کو اَوْتَادًا وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝ اور مانند اسکے یہ ادغام ہوا جلدی اور آسانی کے پڑھنے کے واسطے اور ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل کیا مثلاً ہمزہ کو وَّكَاْسًا دِهَاقًا کے الف سے بدل کر پڑھا اسطرح پر وَّكَاسًا دِهَاقًا یہ ابدال ہوا اور یہی درست ہے **قسم تیسری تجوید کی** تدویر ہے اور تدویر وہ ہے کہ ترتیل اور حدر دونون کے درمیان مگر پڑھنا اور اس تدویر کو امام ابن عامر شامی اور امام کسائی کوفی نے اختیار کیا ہے اور یہ تین قسمین مذکورین بالا پر اکثر قرا متفق ہین پہلی اور دوسری قسم کے درمیان جتنی قسمین کہ فرض کی جاوین سب ان تینون قسم کے اندر ہین سواے ادماج کے اور معلوم کہ جس شخص نے قران مجید کو تجوید کے ساتھ نہین پڑھا اور اس کے لفظون کو صحیح ادا نہ کیا اور عربی فصیح چھوڑ کر عجمی قبیح مین پڑھنا اختیار کیا اس سبب سے کہ کسی اُستاد قاری کے پاس جا کر قرآن شریف کے الفاظ کی تصحیح کرنے سے عار اور شرم جانے تو وہ بیشک گنہگار ہوگا تجوید کے ترک

Marfat.com

کرنے کے سبب سے جیسا کہ جذری مین آیا ہے مَنۡ لَمۡ یُجَوِّدُ الۡقُرۡاٰنَ اٰثِمٌ اور اس
ترک کرنے کو لحن کہتے ہین اور یہان لحن کے معنی غلطی کے ہین اور یہی لحن حرام ہی اور
جو لحن خوش آوازی کے معنی مین ہی وہ سنت ہے اور جو لحن کہ حرام ہی وہ دو طور پر ہے
پہلا طور یہ ہی کہ اُس غلطی سے معنی بدل جاوین اور یہ اعراب اور اصل کلمہ سے کم
یا زیادہ یا مخارج یا صفات سے ہوتا ہے مثلاً اَنۡعَمۡتَ کو اَنۡعَمۡتُ اور وَالصَّیۡفِ کو وَالسَّیۡفِ
پڑھے وعلیٰ ھٰذا القیاس تو بسبب معنی بگڑنے کے ایسا پڑھنا حرام ٹھہرا اگر نماز مین پڑھیگا فاسد
ہوگی نماز اس قسم کے پڑھنے کو لحن جلی کہتے ہین **دوسرا طور یہ ہی** کہ جس سے معنی نہین
بدلتے جیسے کسی نے باریک وپُر واظہار واخفا وغیرہ ترک کیا اس غلطی سے تو معنی نہین
بدلتے مگر قرآن شریف کی رونق اور فصاحت جاتی رہتی ہے اس لحن کو خفی کہتے ہین خدا
ان دونون قسم کی غلطی پڑھنے والون کو صحیح پڑھنے کی توفیق دے آمین آمین یارب العالمین

پہلی فصل مخارج حروف کے بیان مین

اے اخی معلوم کرنا چاہیے کہ حروف تہجی کے مشہور انتیس ۲۹ حرف ہین مگر اسمین اختلاف
ہی بعض کے نزدیک اٹھائیس ۲۸ اور بعض کے نزدیک اُنتیس ۲۹ ہین جنکے نزدیک اٹھائیس ہین
وہ الف کو چھوڑ دیتے ہین ہمزہ اور الف کو ایک ہی شمار کرتے ہین اور لام الف جو حرف
تہجی مین ہی وہ تو کوئی جُدا حرف نہین ہی وہ اصل مین دو حرف سے ملکر ایک حرف پڑھا جاتا ہی اور
لکھنا اور پڑھنا حروف تہجی مین سبب اسکا یہ ہی کہ الف ہمیشہ بے پیچیدگی زبان کے رہتا ہی یعنی اُسپر
حرکت نہین ہوتی ہی کہ جسکے سبب سے زبان مین پیچیدگی ہو اور جب وہ پڑھا جاتا ہے تو اپنے
ماقبل مفتوح کے ساتھ ساکن پڑھا جاتا ہے پھر جو چیز کہ ساکن ہی اُسکا تلفظ بغیر ملائے دوسرے
حرف کے محال ہی اور الف اور لام مین اتحاد قلبی ہی دوسرے کسی حرف مین نہین ہی اسیواسطے

Marfat.com

الف کو ساتھ لام کے تہجی مین لکھتے ہین اور لا ساتھ لام مفتوح کے تلفظ کرتے ہین اسیواسطے اس کو گنتی مین داخل نہین کیا اور مخرج مین بھی الف اور ہمزہ کے اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ الف اور ہمزہ کا مخرج ایک ہے اقصئ حلق سے اور بعض کہتے ہین الف کا مخرج جدا اور ہمزہ کا مخرج جدا ہے اور دونون حرف علیحدہ علیحدہ ہین فرق ان دونون مین یہ ہے کہ الف ہمیشہ ساکن رہتا ہے جیسا کہ ما اور جا اور لا وغیرہ مین اور ہمزہ پر کبھی حرکت ہوتی ہے اور کبھی جزم جیسا کہ اَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ ط اور يَاْمُرُ وغیرہ مین اب اس خاکسار کی تحقیق مین بھی ثابت ہوا ہے کہ اکثرون نے عمل اُنتیس ہی حرفون پر کیا ہے اور جدا مخارج لکھے ہین جیسا کہ جزری وغیرہ مین ہے **فائدہ** اول ایک آزمائش ادا کے واسطے لکھی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ جبکہ ادا کرین حرف کو اپنے مخرج سے تو اول حرف کو ساکن کرین اور ماقبل اسکے ہمزہ مفتوحہ یا اور کوئی حرف لاوین اور بغیر تکلف کے ادا کرین یعنے لب اور منھ کو ادا کرتے وقت کج اور دراز اور زور نہ کرین بعد اسکے دیکھین کہ وہ حرف اپنے مخرج سے نکلتا ہے یا دوسرے مقام سے اسی طرح ہر حرف کو ادا کرکے مشق کرلین خدا چاہے تو اچھی طرح معلوم ہو جائیگا مثال اسکی یہ ہے جیسے اُ اور اَبْ اور اَتْ وغیرہ اب بیان مخارج کا جدا جدا غور کرکے بگوش دل سنو اور یاد رکھو مخارج حرفون کے سترہ ہین الف اور غنہ کے مخرج کو لیکر اور یہ مطابق جزری اور اکثر قاری کے ہین یہان سے بیان اُنتیس حروف اور سترہ مخرج کا شروع ہوتا ہے **اول** مخرج الف کا جوف ہے یعنی حلق اور منھ کے خلا سے اور تمام ہوتا ہے ہوا پر اور بہنین بھی اوسکی یعنی واو اور یا ساکن جبکہ مدہ ہوتا ہے وہ بھی ہوا پہ تمام ہوتے ہین مانند الف کے اور نکلتے ہین اپنے مخرج سے اور بعض بعض کتابون مین لکھا ہے کہ اپنے مخرج اصلی کو چھوڑ کر نکلتے ہین الف کے مخرج سے یہ آزمایش ہین ٹھیک

Marfat.com

نہین ٹھہرتا اہل تمیز اسکوادا کے وقت دیکھ لیتین کہ واو دونون لب [illegible]
اور یا زبان کے بیچ سے مگر تینون تمام ہوتے ہین ہوا پر جیسے لَوچھُیَا وغیرہ [illegible]
اور ہا کا کہ وہ نکلتے ہین اقصے حلق سے یعنی جو سینہ کی طرف ہے سرا حلق کا اور اسی مخرج
سے الف کو بھی کہتے ہین مگر یہ ضعیف ہے جیسے یا اور آہ تیسرا مخرج عین اور حا کا کہ
وہ نکلتے ہین اوسط حلق سے یعنی بیچ حلق سے جیسے اَعْ اور اَحْ چوتھا مخرج غین اور
اور خا کا کہ وہ نکلتے ہین ادنی حلق سے یعنی مُنھ کے قریب سے جو اخیر حلق ہے جیسے اَغْ
اَخْ پانچوان مخرج قاف کا اقصی زبان یعنی اول لہات سے یعنی وہ زبان جو اس زبان کی
جڑ کے اوپر ایک گوشت کا تکونیا ٹکڑا لٹکتا ہے اور اُسکو اس ملک والے آلہ جیبھ کہتے ہین اور
اُردو مین کوّا اور فارسی مین مَلَازَہ اور گنج اور رکشرہ اور عربی مین لہات کہتے ہین جیسے اَقْ
چھٹا مخرج کاف کا اسی قاف کے مخرج سے کچھ نیچے اُترکے جیسا اَکْ ساتوان مخرج
جیم اور شین اور یا کا بیچو بیچ زبان اور بیچو بیچ تالو سے جیسے اَجْ اور اَشْ اور
اَیْ آٹھوان مخرج ضاد کا حافہ اور اَضراس سے اور مُنھ کے کُنج سے یعنی زبان کے کنارے
اور مُنھ کے کونے اور ڈاڑھ کے اوپر کے پانچ دانتون سے داہنے طرف سے ہو یا بائین طرف سے
جیسا اَضْ نوان مخرج لام کا ادنی حافہ اور ناب اور رباعیہ کے مسوڑے سے یعنی تمام کنارہ
زبان اور ڈاڑھ کے پانچون دانتون کے بعد دو دانت کے مسوڑے سے تالو سمیت جیسا
اَلْ دسوان مخرج نون کا زبان کی طرف یعنی کنارہ اور رباعیہ اور ثنایاے علیا کے
مسوڑے سے قریب مخرج لام کے جیسا اَنْ گیارھوان مخرج را کا زبان کی نوک اور ثنایاے
علیا کے بیچ سے جڑ کی طرف مگر پشت بھی کچھ داخل ہے زبان کی نوک کے مخرج کے قریب جیسا
اَرْ بارھوان مخرج طا اور دال اور تا کا زبان کے سر اور ثنایاے علیا کی جڑ سے مگر درمیان بیچ دو [illegible]

Marfat.com

اور آذ اور آث تیرھوان مخرج صاد اور زا اور سین کا زبان کے سر اور ثنایاے سفلی کے
دونون دانت کے اوپر کے کنارے سے یعنی ثنایاے علیا اور ثنایاے سفلی کے درمیان سے
یہ شاطبی اور جزری سے لکھا گیا جیسے اَصْ اور اَزْ اور اَسْ چودھوان مخرج ظا اور
ذال اور ثاے کا سر اور زبان اور ثنایاے علیا کے سرے جیسے اَظْ اور اَذْ اور اَثْ پندرھوان
مخرج فا کا نیچے کے لب کے پیٹ سے اور ثنایاے علیا کی نوک سے جیسا اَفْ سولھوان
مخرج واو اور با اور میم کا دونون لب سے لیکن واو ادا ہوتا ہے دونون لب کو غنچہ کرکے سوراخ
رکھنے سے اور با ادا ہوتا ہے دونون لب کے تری کے کنارے سے اور میم ادا ہوتا ہے دونون لب کے
خشکی کے کنارے سے جیسے اَوْ اور اَبْ اور اَمْ سترھوان مخرج غنے کا خیشوم یعنی ناک کے
بانسے سے اور اس مخرج سے خاص کر ایک ہی حرف نکلتا ہے وہ نون اخفا کا ہے جو اخفا اور
ادغام کی حالت مین پوشیدہ پڑھا جاتا ہے اپنے مخرج اصلی کو چھوڑ کر اور اسکی حقیقت کھلتی ہے
ناک کو بند کرکے آواز کرنے مین یعنی غنہ ادا نہین ہوتا ناک کے بند کرنے سے اور وہ نون زبان پر
ظاہر نہین ہوتا اپنے اصلی مخرج پر جیسا اَنْتَ یہ لکھا گیا ملا علی قاری کی شرح جزری سے قول پر
جاربردی کے اور اس حقیر کے نزدیک بھی آزمایش کرنے مین یہی ثابت ہوتا ہے اور جو اکثر
کتابون مین میم ساکن کو بھی حالت اخفا اور ادغام مین مخرج خیشوم سے لکھا ہے یہ کس
صورت سے ہے کچھ معلوم نہین ہوتا کیونکہ یہ وقت ادا کے اپنے مخرج اصلی سے نکلکر بسبب صفات
لازمی کے آواز خیشوم مین پہونچتی ہے اگر یہی صفت غنے کے اعتبار سے مخرج ہے تو امر ناجاری ہے،
کیونکہ ایسے ایسے حرف اور بھی ہین جیسے اطباق کے حروف نکلتے ہین اپنے اپنے مخرج سے اور
ادا ہوتے ہین زبان کے کسی قدر ٹکڑے اور تالو سے خلاصہ یہ ہے کہ سب مین اعتراض
لازم آتا ہے سواے نون اخفا کے اس لیئے کہ وہ اپنے اصلی مخرج سے کچھ تعلق نہین رکھتا

Marfat.com

دائرہ مخارج حروف مع صفات نرم و پُر وغیرہ کے

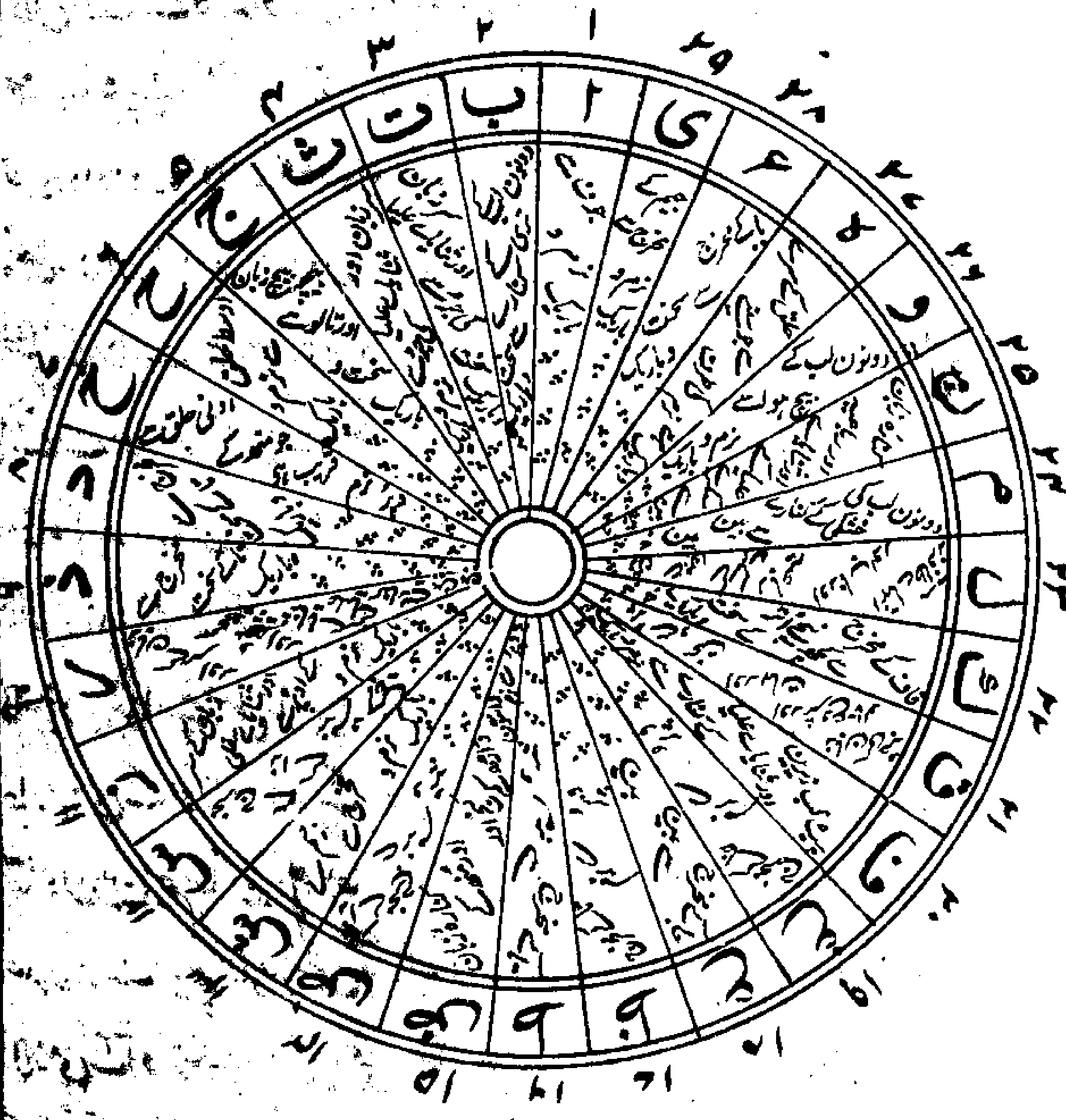

Marfat.com

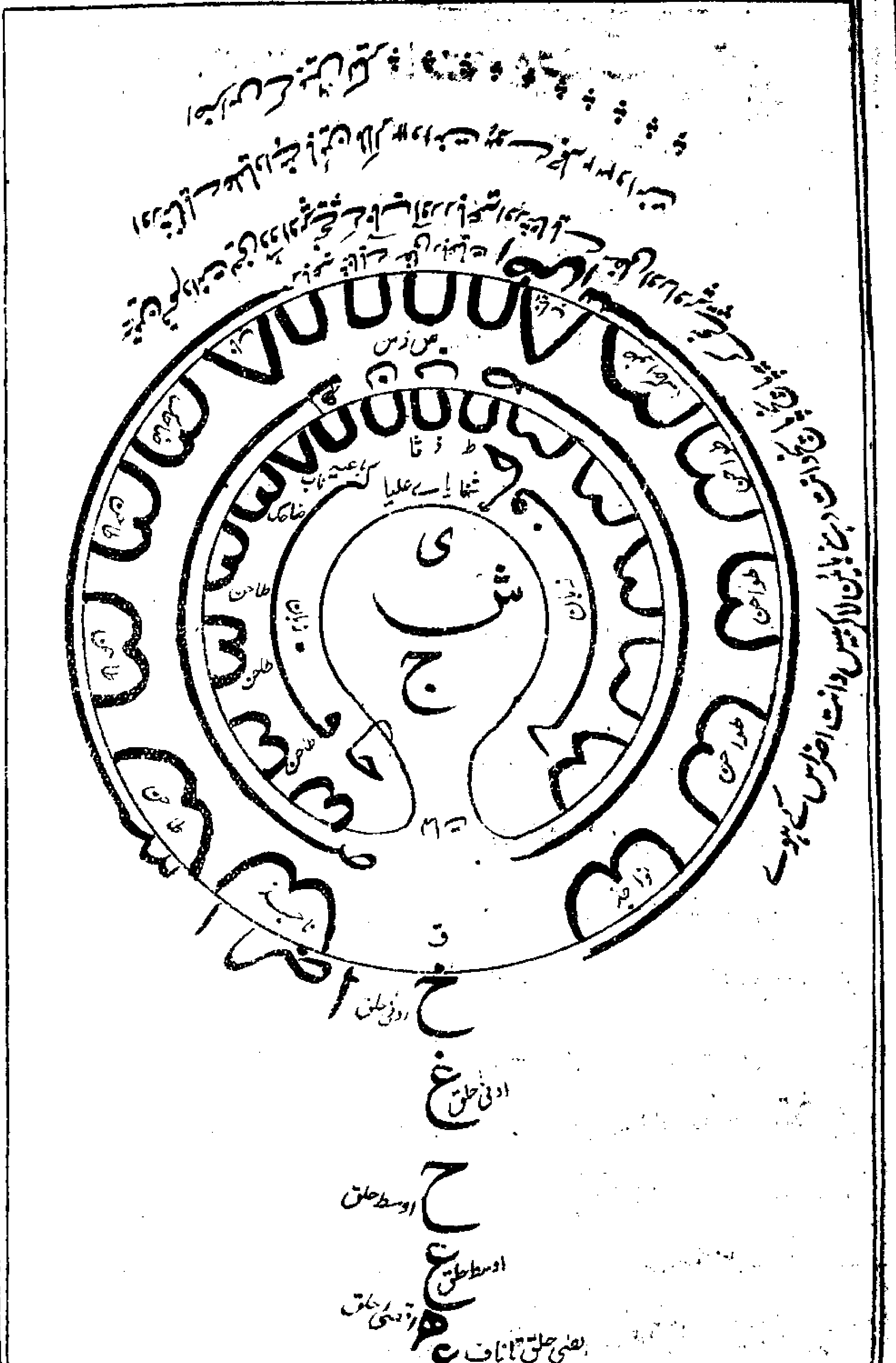

Marfat.com

دوسری فصل صفات حروف کے بیان میں

اے اخی جاننا چاہیئے کہ صفات حروف کے اقسام تو بہت ہیں لیکن یہاں دس قسمیں جو کہ ضروری ہیں بیان کرتے ہیں اور وہ صفتیں آپس میں ایک دوسرے کی ضد بھی ہیں اور خاص بھی مثلاً جہر اور رخوہ اور مستفلہ اور منفتحہ اور مصمتہ اور مہموسہ اور شدیدہ اور متوسطہ اور مستعلیہ اور مطبقہ اور مذلقہ اور صفیرہ اور قلقلہ اور لین اور منحرفہ اور مکررہ اور تفشی اور مستطیل اور مدہ اور غنہ اب اس بات کو معلوم کر لو کہ جو صفت جس کی ہوگی ضد اسکی اس میں ہرگز نہوگی اور ضد کے معنی اُلٹے اور ہر ایک ایک حرف میں صفتیں پانچ چھ سات بھی ہوا کرتی ہیں سب کا بیان مفصل سنو حروف مہموسہ دس ہیں ف ح ث ہ ش خ ص س ک ت ہمس کے معنی لغت میں دبی آواز ان حرفوں میں چونکہ دبی آواز ہوتی ہے اور ان کے مخارج پر ان کے ادا کے وقت سانس ٹھہر نہیں سکتی بلکہ جاری رہتی ہے حالت سکون اور حرکت میں بسبب کمزوری کے اسواسطے انکا نام مہموسہ رکھا گیا اور اکثروں نے بدن سہلانے اور شتر چلنے میں جو ایک آواز سبک نکلتی ہے اس سے بھی مثال دی ہے یہی پہچان ہے ان حرفوں کی اور وہ حروف اس ترکیب میں سب جمع ہیں فحثہ شخص سکت اور ضد ان حرفوں کی مجہورہ ہیں اور جہر کے معنی لغت میں بلند آواز کہ اُن کے ادا کے وقت اُن کے مخارج پر سانس ٹھہر جاتی ہے شروع میں وقت حرکت اور سکون کے پھر جاری ہوتی ہے اس سبب سے آواز بلند نکلتی ہے تو دس مہموسہ ہوئے باقی اُنیس حرف مجہورہ ہیں اور حروف شدیدہ آٹھ ہیں ء ج د ق ط ب ک ت شدید کے معنی سخت یعنے وہ حروف ایسے زور والے ہیں کہ انکی قوت کے سبب آواز اور سانس بالکل جاری نہیں رہتی بلکہ ٹھہر جاتی ہے وقت حرکت اور سکون کے اس سبب سے اُن کی آواز

Marfat.com

سخت نکلتی ہے اور حرف شدیدہ اس ترکیب مین سب جمع ہین اَجِدُ قَطٍّ بَکَتْ ضد شدیدہ حرفون کے رخوہ ہین یعنی نرم آواز یہ بھی قریب قریب مہموسہ کے ہین تو آٹھ شدیدہ ہوے اور باقی ۱۶ حروف رخوہ کے اور رخاوت اور شدت کے بیچ بیچ پانچ حروف ہین۔ لْ نْ عْ مْ رْ یہ حروف نہ نرے شدیدہ ہین نہ صرف رخوہ یعنی ان حرفون مین سکون کی حالت مین کسی قدر سانس جاری رہتی ہے کچھ بند ہوتی ہے یعنی اُن کے ادا کے وقت ایک طرح کی سانس نیچے کو بند ہوتی ہے اور ایک طرح کی اوپر کی آواز اوپر اوپر جاری رہتی ہے مثلاً اَلْ اَمْ اَنْ اَعْ اَرْ ان پانچون کے سوا باقی حرفون مین یا تو شدت ہے یا رخوت اور وہ پانچ حروف اس ترکیب مین سب جمع ہین لِنْ عُمَر اور انکو متوسط کہتے ہین اور استعلا کے سات حروف ہین خْ صْ ضْ غْ طْ قْ ظْ ان کو حرف استعلا کہتے ہین اسواسطے کہ اُن کے پڑھنے کے وقت فقط زبان مُنھ مین اوپر کی طرف چڑھتی ہے استعلا کے معنی اوپر کو جانا حروف استعلا اس ترکیب مین سب جمع ہین خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ اور ضد ان حرفون کی مستفلہ ہین مستفلہ کے معنی نیچے چونکہ مستفلہ حرفون سے نکلتے وقت زبان کے نیچے کی طرف ہوتی ہے اسواسطے اُنکو مستفلہ کہتے پس سات حروف استعلا کے ہوے ان ساتون کے سوا سب بائیس حروف مستفلہ کے ہین اور حروف مطبقہ چار ہین صْ ضْ طْ ظْ مطبقہ کے معنی تہ بہ تہ جمائے ہوے ان حرفون کو مطبقہ اسواسطے کہتے ہین کہ ان کے ادا کے وقت زبان کا کسی قدر ٹکڑا اوپر کے تالو مین مل جاتا ہے اور مطبقہ حرفون کو استعلا لازم ہے یعنی زبان کا بلند ہونا اور مستعلیہ حرفون کو زبان کا ملجانا لازم نہین اور مطبقہ کی ضد منفتحہ ہین اور منفتحہ کے معنی کشادہ تو انکے سوا پچیس حروف منفتحہ ہوے اور حروف مذلقہ چھ ہین فْ رْ مْ نْ لْ بْ مذلقہ کے معنی کنارے سے نکلنے والے تو ان حروف مین سے تین حروف شفویہ ہین یعنی ہونٹ کے کنارے سے

Marfat.com

نکلتے ہین اور تین حروف زبان کے کنارے سے نکلتے ہین اسی واسطے انکو مذلقہ کہتے ہین مذلقہ کے
معنی منع کرنے کے ہین یعنی نہ لاؤ ان حرفون کو کنارہ زبان اور کنارہ لب کے سوا اور
چھ حروف مذلقہ کے سوا تیئیس[23] حروف مصمتہ سے کہے ہوئے ہین اور حروف مذلقہ اس ترکیب مین
سب جمع ہین فَرَّ مِنْ لُبٍّ اور حروف صفیرہ کے تین ہین صٓ زٓ سٓ صفیرہ کے معنی لغت
مین چڑیا کی آواز کے ہین اور یہان چڑیا سے مراد کنجشک ہے یعنی وہ چڑیا جو گھرون مین اکثر
رہتی ہین اور ہمارے یہان اسکو گوریا کہتے ہین تو ان حرفون کو نکالتے وقت ایک آواز
چھوٹی سیٹی کی طرح ہوا کے ساتھ سنی جاتی ہے وہی چڑیا کی آواز ہے اسواسطے ان
تینون حرفون کو صفیرہ کہتے ہین اور ضد صفیرہ کا جرسیہ ہے جس کے معنی بڑی آواز کے ہین ان
تینون کے سوا چھبیس[26] حروف جرسیہ کے ہوئے اور حروف قلقلہ کے پانچ ہین قٓ طٓ بٓ جٓ
دٓ قلقلہ بمعنی جنبش ان حرفون کو قلقلہ اسواسطے کہتے ہین کہ ان کے ادا کے وقت مخرج مین
ایک جنبش ہوتی ہے سکون اور وقف کی حالت مین اور وقف مین زیادہ ظاہر ہوتی ہے
مگر ان حرفون کے ادا کرنے کی حقیقت یہ ہے کہ حالت سکون اور وقف مین انکو اچھی
طرح پورے مخرج سے مع صفت شدت اور جہر کے ادا کرین تا کہ مخرج پر ایک
ہلکی سی جنبش معلوم ہو مثلاً یَبْخَلُوْنَ مین جو با ہے اسکو ادا کرو اور دونون لب کو زور سے
بند کرو ہرگز نہ کھولو کھولنے سے مشدد یا حرکت کی آواز معلوم ہوگی پس بند کرنے سے
ایک جنبش مخرج پر معلوم ہوگی بسبب شدت اور جہر کے اسی جنبش کا نام قلقلہ ہے پس اسی
جنبش سے قلقلہ ادا ہوتا ہے یہ تجوید والے معتبر قاریون کی زبانی سننے سے معلوم ہوگا
اور ضد قلقلہ حرفون کے عدم قلقلہ ہے چوبیس حروف ہین جنمین کہ جنبش نہین ہے اور قلقلہ کے
پانچ حروف اس ترکیب مین سب جمع ہین قُطْبُ جَدٍّ اور مثال انکی یہ ہے حالت سکون مین

یقرؤن اور یطمعون اور ینقلون اور یجتنبون اور یدخلون اور مثال وقف کی جسطرح عتیق اور محیط اور بھیج اور عقاب اور عتید فقط اور حروف لین کے دو ہین واؤ اور یے ساکن ماقبل اُسکے مفتوح لین اس حرف کو اسواسطے کہتے ہین کہ یہ دونون بغیر رنج کے نکلتے ہین یعنی جیسے حروف مدمین ادا کے وقت اپنی طبیعت سے ایک کھینچ معلوم ہوتی ہی ایسے ہی حروف لین مین بھی درازی معلوم ہوتی ہے بغیر تکلف کے جسطرح ضیف اور خوف اور ضد اُ نکا رنج اور منحرفہ کے حروف دو ہین ل اور ر منحرفہ کے معنی پھر جانے کے انکو منحرفہ اسواسطے کہتے ہین کہ پڑھتے وقت اپنے مخرج سے پھر جاتے ہین لام تو اپنے مخرج سے پھر کر نون کے مخرج کے پاس پہونچتا ہے اور را اپنے مخرج سے پھر کر لام کے مخرج کے پاس پہونچتا ہے اور ضد منحرفہ کی ثابت ہے یعنی اپنے مخرج پر قائم رہنے والا سو لام اور را کے سوا ستائیس حروف ثابت ہین اور حروف تکرار کا ایک ہے ر یعنی تکرار کے معنی دُہرانے اور دوبار کہنے ہین اور ضد تکرار کی عدم تکرار ہے یعنی تکرار کا نہ ہونا تو را کے سوا اٹھائیس حروف عدم تکرار ہین اور حرف تفشی ایک ہے ش تفشی کے معنی کشادگی اور پھیلجانے کے ہین اور اس حرف کو تفشی اسواسطے کہتے ہین کہ پڑھتے وقت منھ مین ایک ظاہر آواز ہو کر زبان پر چھپر جاتی ہی اور ضد اُسکی غیر تفشی کہ جنکے پڑھنے مین آواز نہین چھپرتی اور نہ پھیلتی اور سوائے شین کے سب حرف غیر تفشی ہین اور حرف مستطیل ایک ہے ض مستطیل کے معنی دراز اس حرف کو مستطیل اسواسطے کہتے ہین کہ اسکے تلفظ کے وقت آواز اور مخرج مین اسقدر درازی ہوتی ہی کہ یہ حرف لام کے مخرج تک پہونچ جاتا ہی مستطیل اور مدوالے حرف مین یہ فرق ہی کہ حرف مستطیل اپنے مخرج مین دراز ہوتا ہی اور مدوالا حرف سانس مین دراز ہوتا ہی اور ضد مستطیل کا قصیرہ ہی اور حروف مد کے تین ہین واؤ الف یے

Marfat.com

ساکن انکو مدہ اُسوقت کہتے ہین کہ حرکت ما قبل [illegible]
ضمہ یعنی پیش ہو اور الف ساکن کے ما قبل فتحہ یعنے زبر اور [illegible]
یعنی زیر ہو مد کے معنی دراز یعنی کھینچ کے پڑھنا اور قصر کی [illegible] یعنی کھینچ
نہ پڑھنا اور سواے ان تینون حرفون کے چھبیس حرف مقصورہ [illegible] غنہ کے
حرف دو ہین مّ اور نّ غنہ کے معنی لغت مین نرم کرنا آواز کا [illegible]
آواز کو نرم کرنا اور ضد غنہ کی سخت کرنا آواز کا منہ مین یعنی ظاہر کرنا [illegible]
سے آب جاننا چاہیئے اس بات کو کہ غنہ ایک صفت ہے کہ میم اور نون کی [illegible]
ہر حالت مین دونون متحرک ہون یا ساکن اظہار کی حالت مین ہون یا اخفا کی [illegible]
اور غنہ حرکت کی حالت مین کم ہوتا ہے اور سکون کی حالت مین پورا [illegible]
کی حالت سے اخفا کی حالت مین زیادہ ہوتا ہے اور اخفا کی حالت سے ادغام
کی حالت مین خوب زیادہ ہوتا ہے ایک اخفا اظہار کی ضد اور ایک اخفا ادغام کی [illegible]
ہے اور جاننا چاہیئے اس بات کو کہ مجودین نے کہا ہے کہ قاری پر واجب ہے [illegible]
تکرار ہے یعنی دُہری آواز اسکو چھپاوے کیونکہ جب دُہری آواز ظاہر کریگا تو جہان
تشدید نہ ہو گی وہان را دو نکلین گے جسطرح ابتر اور جسپر تشدید ہوگی تو چار را نکلینگے
جسطرح الرَّحِیم اور یہ غلطی اور خطا ہے اب ایک دائرہ صفات حروف [illegible]
پہچاننے اور جلد یاد کرنے کے لئے لکھتا ہون اُس سے یہ معلوم ہو گا کہ کس حرف
مین کتنی صفتین ہین

دائرہ شناخت صفات حروف صفحہ اُنیس مین درج ہی ملاحظہ کیجے

Marfat.com

دائرہ یہ ہے

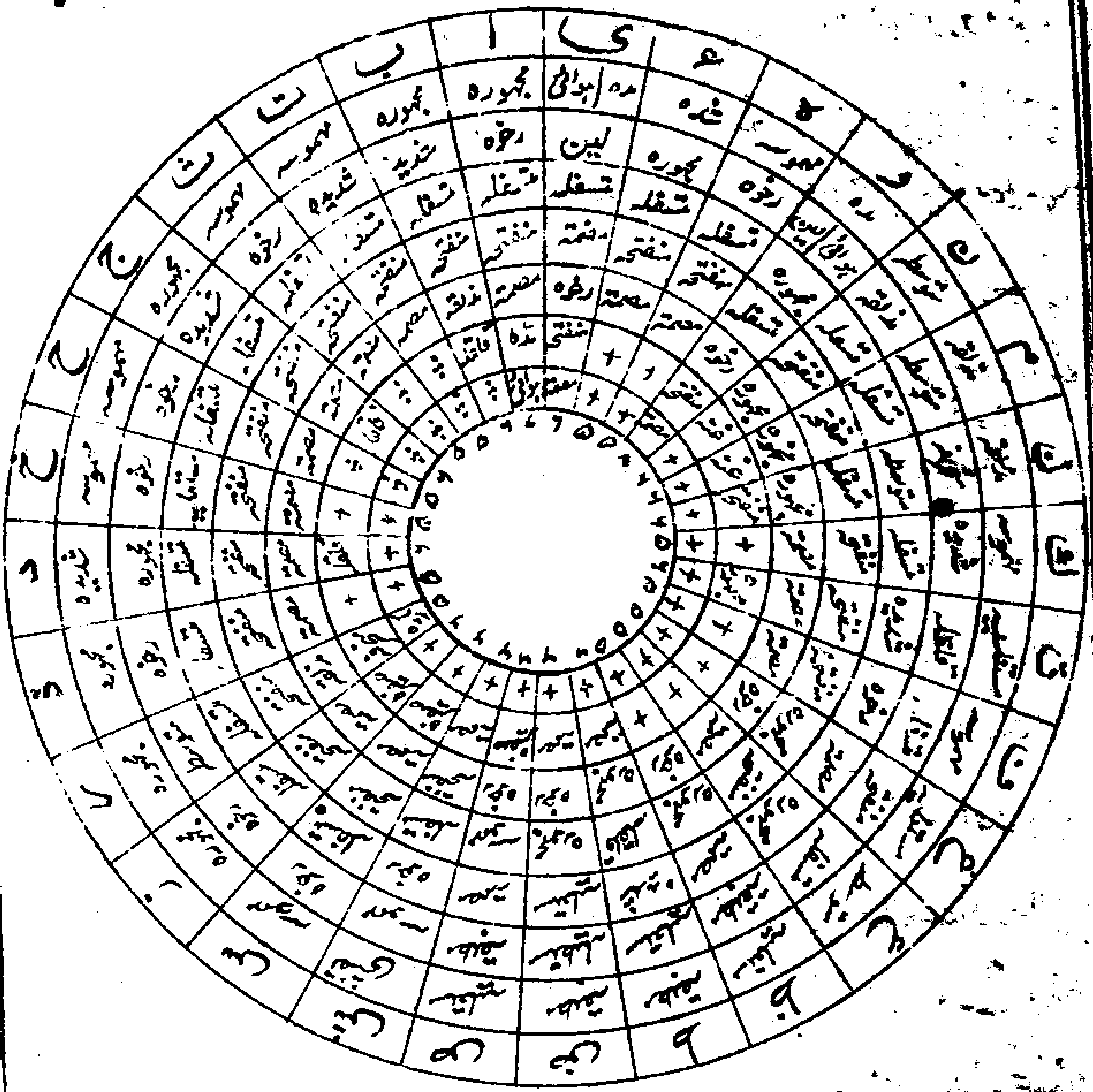

تیسری فصل رعایت حروف کے بیان مین

اے عزیز تمیز کرنا چاہیئے ان حرفون مین جیسا کہ ثا اور سین اور صاد ہے اور ذال اور زا ہے اور ضاد اور ظا اور دال ہے اور تا اور طا ہے اور حا اور ہا ہے اور قاف اور غین ہے خوب خیال رہے اسواسطے کہ اُن کے مخرج اور صفات قریب ہین

Marfat.com

آپس مین نہ مل جاوین اور ایک مثل نہ ہو جاوین اور جب [illegible]
ایک ہی صفت کے ایک لفظ مین آوین یا دو لفظ مین مگر [illegible]
وَجْہَہٗ اور فَطُبِعَ عَلٰی کے تو ان مقامون کو ایسا ادا کرین کہ ادغام نہو اور [illegible]
سے ایک گر نہ جاوے اور دونون ایک نہ ہو جاوین [illegible]
کہ دونون قریب المخرج کے ہون جیسا کہ ہمزہ و عین و ہا اور عین و حا جس طرح [illegible]
اور تَطَوَّعَ خَیْرًا کے اُنکو بھی صاف صاف خوب ادا کرین اور [illegible]
حرف کے پاس آوین تو خوب خیال کرکے ادا کرین جب قریب [illegible]
ایسا نہ ہو کہ وہ بھی پ ہو جاوین جسطرح بَطَلَ اور بَغٰی اور [illegible]
مُسْتَقَرًّا اور مُسْتَطِیْرًا اور تَظُنُّ اور تَصْلٰی اور جیم کو خوب نگاہ [illegible]
چ یا ش یا زای فارسی کی معلوم نہو خاص کر جس وقت کہ ساکن ہو [illegible]
نگاہ رکھے کہ مشابہ تا کے نہ ہو جاوے خاص کر جبکہ ساکن ہو اور با کو خوب نگاہ رکھے کہ [illegible]
پ کے نہو جاوے خاص کر جبکہ ساکن ہو اور اُسکے بعد تاے متحرک ہو اور [illegible]
خوب نگاہ رکھے جبکہ ساکن ہو تا پڑھتے وقت آخر مین آوا [illegible] اور مثال بھی
یہ ہے جسطرح یَجْتَنِبُوْنَ اور یَدْخُلُوْنَ اور یَبْتَغُوْنَ اور اِذَا کُبَّ وغیرہ کے اور [illegible]
رکھنا چاہیئے شدت کو کاف مین اور تا مین خصوصاً ایسی لفظون مین مثل [illegible]
تَتَوَفّٰنَا اور فِتْنَتَنَا کے کیونکہ یہ دونون حرف صفت ہمس کی [illegible]
جا کر خالص ہمس ہو جاوے اور ہمزہ کو چار مقام مین خوب [illegible]
کے ساتھ پڑھے پہلے حا کے پاس مانند اَحَطْتُ وغیرہ کے دوسرے عین [illegible]
وغیرہ کے تیسرے ہا کے پاس جیسے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ [illegible]

Marfat.com

کے پاس جو اللہ کے لفظ مین ہے اتّصل لام بسبب پُر ہونے لام کی ہمسائگی کے اور باریک کر لام ثانی کو لفظ وَلْيَتَلَطَّفْ مین اور لام اوّل لفظ عَلَى اللّٰهِ اور لام اوّل وَلَا الضَّالِّين کا بسبب ہمسائگی حرف پُر کے یعنی طا اور لام تعریف جو لفظ اللہ مین علی اللہ کے ہے اور ضاد کے اور باریک کر میمون کو لفظ مَخْمَصَةٍ اور مَرَضٌ کے لفظ مین جو حرف پُر ہے یعنی خا اور ضاد اور را کے ہمسائگی کے سبب سے اور ضاد کو خوب اپنی صفت استطالت اور اپنے مخرج سے ادا کرے تاکہ مشابہ ظا اور ذال اور زا کے نہو جاوے خاصکر اسطرح کی لفظون مین جیسا کہ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ اور فَمَنِ اضْطُرَّ اور يَعَضُّ الظَّالِمُ اور بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ اور يَغْضُضْنَ وغیرہ کے اور قاف کو ایسا ادا کرنا چاہیئے کہ صفت استعلا نہ جانے پاوے اور کاف کے مشابہ نہو جاوے خاصکر جسوقت کہ بعد اُسکے کاف آوے اور دونون متحرک ہون مانند خَلَقَكُمْ اور خَلَقَكَ وغیرہ کے اور تجویدوالون نے کہا ہی کہ ہمزہ کے ادا کرتے وقت چاہیئے کہ نفث الجاؔ اور یہ صفت اُسوقت پائی جاتی ہی جبکہ ساکن ہوتا ہی اور جب دو ہمزہ ایک کلمہ مین آوین اور دونون مفتوح ہون تو دونون کو خوب برابر ادا کرین جسطرح ءَاَنْذَرْتَهُمْ اور ءَاَنْتُمْ کے مگر اس صورت مین حفصؒ کی روایت مین تسہیل سارے قرآن مین ایک لفظ آیا ہے جو چوبیسوین پارہ سورہ حٰم سجدہ مین لفظ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ہی اور اسمین ثانی ہمزہ کو تسہیل کرتے ہین تسہیل کے معنی سہل کرنا اور جب کہ حرف مطبقہ اور حرف منفتحہ ایک لفظ مین ادغام ہو پہلا طا ساکن اور دوسرا تا متحرک تب طا کے اطباق اور تا کے انفتاح کو جدا کر کے پڑھین مانند بَسَطْتَ اور اَحَطْتُ کے اس لفظ کو ادا کرنے کی حقیقت یہ ہی کہ طا پوری پوری نہ ادا ہو اور اُسکی صفت اطباق فقط ظاہر ہو یعنی بغیر قلقلہ کے کچھ ٹکڑا زبان کا تالو مین لگے اور تا اپنے مخرج سے پوری پوری ادا ہو اور لام کو باریک اور نازک ادا کرنا چاہیئے جبکہ وہ حرف استعلا کے بعد آوے

Marfat.com

جسطرح ظَلَّ اور ضَلَّ اور تَعجلُ کے ادغام اور [illegible]
کرساکن ہو مانند جَعَلْنَا اور قُلْنَا اور [illegible] وغیرہ [illegible]
اور حرکت کی بو آجاوے اور اختلاف کیا گیا ہو لفظ [illegible]
کے بعد قاف کی صفت استعلا کی باقی رہنے اور نہ رہنے [illegible]
معمول ہو یعنی قاریون کا اور جاننا چاہیے کہ الف جسکو مدہ [illegible]
آوے تو خوب خیال رکھے کہ حرف پر کے ساتھ الف [illegible]
وغیرہ مین کیونکہ عاجز نے کسی معتبر کتاب مین نہین دیکھا اگر کسی صاحب [illegible]
اور معتبر بھی ہو تو عاجز کو دکھا دین اور عمل مین بھی [illegible]
اس کتاب مین لکھ دین اسوقت اہل ادا کو لازم ہے ان لفظون کو [illegible]
مستعلیہ جب حروف مدہ سے ملکر پڑھا جاتا ہے یعنی واو اور یا اور الف [illegible]
طُوَا اور قُوَا اور طِی اور غَی اور ظَا اور قا وغیرہ کے سب کا [illegible]
جیسا کہ بُو اور بِی اور بَا مین کیونکہ حروف مدہ مین [illegible]
وہ سب کے سب مستفلہ ہین اور جو الف کو پر حرف کے ساتھ [illegible]
سمجھتے ہین کہ الف بھی پر ہوتا ہے ایسا اور اگر ناخطا ہے چاہیے کہ [illegible]
صفت پر ادا کرین کیونکہ الف تو ایک ہوا ہے جب وہ کسی [illegible]
تو وہ ہوا نیچے کی طرف اُترے گی جب نیچے کی طرف معلوم ہوا [illegible]
مستعلیہ ہے اوپر کی طرف جانا اہل تمیز ادا کرکے دیکھ لین [illegible]
الفاظ ان کو غنہ سے مانند اَلِيمًا اور ظُنُونًا اور [illegible]
اور يَفْعَلُونَ کے اکثر الف اور واو مین غنہ پڑھتے ہین [illegible]

86071

Marfat.com

چوتھی فصل میم ساکن کے بیان مین

اول یہی جاننا چاہیے کہ میم ساکن کے بعد جب حرف با آوے جو حرف بوف مین سے ہے تو اختلاف ہی قاریون کا بعض اس میم کو اخفا پڑھتے ہین بعض اظہار لیکن اخفا پڑھنے مین جمہور یعنی ہماری جماعت والے ہین اور اسی پر عمل ہی قاریونکا جسطرح وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ اور جب میم ساکن میم کے پاس آوے اُسوقت ضرور ہی ادغام یعنی ایک حرف کو دوسرے حرف مین داخل کرنا اور چھپانا غنے کے ساتھ جسطرح فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ اور کم مِّن ذٰلِکَ کے اور اظہار کر میم ساکن کو با اور میم کے سوا باقی سب حرفون مین لیکن زیادہ خیال رکھ میم ساکن کو واؤ اور فا کے نزدیک جو حرف بوف مین سے ہی یعنی واؤ اور فا سو واسطے اسکے میم کو بچاوے اخفا سے بسبب ایک ہونے مخرج میم اور واؤ کے اور قریب ہونے مخرج میم اور فا ایسا ہو کہ کوئی شبہہ کرے کہ میم بیے بار کے پاس اخفا کی مثال پر ہو ویسے ہی یہان بھی مثال ہو اخفا کے چاہیے اور حقیقت میم اخفا کی یہ ہی کہ میم اپنے اصلی مخرج سے نکلکر خیشوم سے ادا ہو جیسا کہ حروف مدہ کے واؤ اور یا آپنے مخرج سے نکلکر تمام ہوتے ہین ہوا پر اور میم اخفا مانند نون اخفا کے نہین ہی کہ اپنے مخرج اصلی کو چھوڑ کر خیشوم سے نکلے اور جب میم ساکن حرف بوف مین سے کوئی ایک حرف کے بعد آوے یعنی جو بار اور واؤ اور فا ہی اشارہ کرتے اس میم ساکن کو ضمے کی طرف یعنی دونون لب کو غنچہ کرتے ہین پیش پڑھنے کی صورت پر انعمت علیهم ولا الضالین لهم فیها وغیرہ کے مگر اس مین اختلاف ہے فقط

پانچوین فصل نون ساکن اور تنوین کے بیان مین اور وہ چار حکم پر ہی اول حکم بیان مین اظہار کے

اول یہی جاننا چاہیے کہ نون ساکن اور نون تنوین کے بعد جب حرف حلقی آوے یعنی ہمزہ

Marfat.com

اور عَلِیْن اور عَلِیْن ما نب ہین
پیش کو خوب ظاہر کرکے زبان پر ادا کیجا
اگر ایسا نہ ہو کہ اخفا ہو جاوے اب
اِنْ اَجْرِیَ اور اِنْ ھٰذَآ اَنَا اور اِنْ جَآءَکُمْ اور
اور مثالین نون تنوین کی جسطرح بَغْتَۃً اَوْ جَھْرَۃً اور
عَلَیْھِمْ اور عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ اور عَزِیْزٌ غَفُوْرٌ اور

دوسرا حکم بیان مین اخفا کے

اور اخفا کرکے پڑھین اُسی نون ساکن اور نون تنوین کو
لیجا کر ادا کرین اپنے مخرج خیشوم سے مخرج اصلی کو چھوڑ کر
مگر وقت ادا کے واجب ہے قاری پر کہ مد نہ کرے زیادہ یعنی
کے جبکہ اسکے بعد یہ پندرہ حروف مین سے کوئی حرف آوے
ص ض ط ظ ف ق ک اور وقت ادا کے ان حروف
بھی نگاہ رکھنا ضروری ہے تاکہ اخفا ہر حرف کی
ورنہ اخفا ہر جگہ مین برابر ہو جائے گا چاہیے
ہو ایسا ہی کہ شریف کے معتبر قاریون اُستادون
سب کی مثالین جدا جدا سنو مثال نون ساکن
انْدَادًا اور مِنْ جِبَالٍ اور مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اور
اور یَنْسِلُوْنَ اور یُنْزِفُوْنَ اور یَنْصُرُوْنَ
اور یَنْظُرُوْنَ اور یُنْفِقُوْنَ اور

Marfat.com

مثال نون تنوین کی جسطرح نِعْمَةٍ تَجْزٰی اور مَاءً ثَجَّاجًا اور بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ اور دَكًّا دَكًّا اور عَزِیْزٌ ذُوانْتِقَامٍ اور یَوْمَئِذٍ زُرْقًا اور زُلْفَةً سِیْئَتْ اور صَبَّارًا شَكُوْرًا اور رِیْحًا صَرْصَرًا اور وَكُلًّا ضَرَبْنَا اور قَوْمًا طَاغِیْنَ اور ظِلًّا ظَلِیْلًا اور كِتٰبًا فَخُذُوْهُ اور شَاعِرٍ قَلِیْلًا اور كِرَامًا كَاتِبِیْنَ فقط اور معلوم ہو کہ لفظ اَنْجَا اور جیون مین جیسا نون اخفا پڑھا جاتا ہے زبان سے کچھ تعلق نہین رکھتا صرف خیشوم سے ادا ہوتا ہے اسی طرح نون اخفا کو پڑھنا چاہیئے اسلیئے کہ اُسکا مخرج خیشوم ہے اور جو لوگ غنہ کے طور پر کھینچتے اور غنغناتے ہین اور زبان کی نوک اور سامنے کے دانت سے ادا کرتے ہین یہ ہرگز اخفا نہین بلکہ نون کو اظہار پڑھتے ہین ایسا پڑھنا ہرگز نہین چاہیئے فقط۔

تیسرا حکم بیان مین ادغام کے

اور ادغام کر نون ساکن اور نون تنوین کو حرف یَرْمَلُوْنَ مین مگر جو چار حرف یُوْمِنُ ہین یعنی یا اور واو اور میم اور نون اُنکے پاس جب نون ساکن اور نون تنوین آوے تو ملاکے غنے کے ساتھ پوشیدہ کرکے پڑھین مثال نون ساکن کی جسطرح اَنْ یَّخْرُبَ اور مَنْ وَّلِیٍّ اور مِنْ مَّالٍ اور مَنْ نَّشَآءُ اور مثال نون تنوین کی جسطرح قَوْمٌ یَّعْلَمُوْنَ اور ظُلُمٰتٌ وَّ نُوْرًا اور صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا اور سَبْعًا نَّعْفِرُ لَكُمْ مگر صِنْوَانٍ اور بُنْیَانٍ اور قِنْوَانٍ اور دُنْیَا مین ادغام درست نہین ہے نادرست ہونیکا سبب یہ ہے کہ ادغام ملانے بعد دو حرف کے ہوتا ہے نہ گرادینے کے اور جو ایک کلمے مین ادغام مشکل ہوتا ہے اور دوسرے یہ کہ ایک لغت دوسرے لغت سے ملجاتا ہی اگر ملادین صورت اُسکی یہ ہو جس طرح صَوَّانٍ اور بُنْیَانٍ اور قِوَّانٍ اور دُیَّا اور یہ ہرگز درست حفص کی روایت مین اور قاری امام عاصم کی قرأت مین فقط اور جب فیرلون

مین سے جو باقی رہا را و لام وہ اگر نون ساکن و نون تنوین [illegible]

کرین جسطرح مثال راکی مِنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ اور غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ [illegible]

جسطرح مِنْ لَّدُنْ اور رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ اور جو انکے باقی [illegible]

اور اخفا اور ادغام مین یہ فرق ہی کہ اظہار کی حالت مین [illegible]

نکلتے ہین اور آواز انکی خیشوم مین پہونچتی ہی اور اخفا کی حالت مین نون ساکن [illegible]

سے نکلتے ہین اور آواز انکی اظہار اور ادغام کے درمیان رہتی ہی [illegible]

اور ادغام کی حالت مین نون ساکن اور تنوین خیشوم سے نکلتے ہین اور آواز [illegible]

اور نون ساکن اور تنوین اظہار کیا جاتا ہی ان حرفون کے پاس جنکا مخرج انکے [illegible]

کیا جاتا ہی ان حرفون کے پاس جنکے مخرج قریب اور دور ہونے مین میانہ ہین اور ادغام [illegible]

مین جنکا مخرج قریب ہی اور نون ساکن اور تنوین کو با کے پاس آنے سے میم سے [illegible]

یہ ہوا کہ جب نون ساکن اور تنوین با مین ادغام نکیا گیا بسبب اختلاف مخرج کے [illegible]

اظہار کا یا یا گیا تب مقرر کیا گیا اخفا اور وصل کیا گیا با مین اس حرف کے ساتھ [illegible]

مخرج مین با اور نون کا شریک ہی صفت غنہ مین اور وہ حرف میم ہی [illegible]

ہین ان سے چھ گئے حرف حلقی کے اور پندرہ رہ گئے اخفا کے [illegible]

یرملون سے اور قلب کا ایک حرف ہے جو حرف با ہی یہ سب [illegible]

باقی رہا الف وہ نون ساکن کے ساتھ اکٹھا نہین ہوتا

چوتھا حکم بیان مین بار قلب کے یعنی ایک حرف کو دوسرے حرف [illegible]

اور جب نون ساکن اور نون تنوین کے بعد با آوے تب وہ نون ساکن [illegible]

سے بدل کرکے غنہ کے ساتھ مانند اخفا کے پڑھتے ہین مثال [illegible]

Marfat.com

اور رَؤُفٌ بِالعِبَادِ اور جو اسکے مثل ہو مگر میم اخفا اور نون اخفا مین فرق یہ ہے کہ میم خفا نہین ہوتا اپنے مخرج اصلی کو چھوڑ کر اور نون اخفا ہوتا ہی اپنے مخرج اصلی کو چھوڑ کر اب ادا کرتے وقت ان سب کو دیکھو میم اخفا کے وقت دو نون لب ملتے ہین اور آواز خیشوم مین پہونچتی ہی بسبب صفت لازمی کے اور نون اخفا کے وقت زبان سے نہین نکلتا بلکہ خیشوم سے نکلتا ہی اور وہین ادا ہوتا ہے نون تنوین کا ایک قاعدہ خاص یہ ہے کہ جب نون تنوین کے بعد کوئی حرف ساکن آوے تو بسبب اجتماع ساکنین کے اُس نون تنوین کو کسرہ دیکر ساکن حرف مین ملاتے ہین مثال اسکی یہ ہی جسطرح نُوحُ نِ ابْنَهُ اور اَلِيمُ نِ الَّذِي اور بِغُلَامٍ نِ اسْمُهُ اور جو مانند انکے ہون اصل نُوحٌ اور اَلِيمٌ اور بِغُلَامٍ تھا اور یہ جو نون لکھا ہوا ہی کسرے کے ساتھہ یہی نون تنوین ہی اور اس نون کو نون قطنی بھی کہتے ہین مگر سب قرآن شریف مین یہ نون لکھا نہین قاعدے پر چھوڑ دیا فقط تنوین لکھی ہے رسم خط کا دستور یہی تھا فقط

چھٹی فصل نون اور میم مشدد کے بیان مین

اے اخی جاننا چاہیے کہ جب نون مشدد یا میم مشدد ہو تب واجب ہوتا ہے غنہ یعنی نون یا میم پر تشدید ہو تو نزدیک قاریون کے واجب ہی کہ اُسکو خوب اچھی طرح سے غنے کیساتھ ٹھہر کر ادا کرین اخفا سے زیادہ مثال اُسکی یہ ہے جیسے اِنَّ الَّذِيْنَ اور جَنَّتَ اور عَمَّ اور ثُمَّ اور مِمَّ وغیرہ کے ف اکثر جاہل قاری اسپر مد کرتے ہین یہانتک کہ ایک حرف پیدا ہو جاتا ہی جیسا کہ اِنَّ مین اِینَّ اور مِمَّ مین مِیمَّ یا پیدا ہو جاتا ہے ایسا مد کرنے سے پرہیز کرنا بھی واجب ہے جدا ایسے پڑھنے سے بچاوے کیونکہ ایسا پڑھنا غلط ہے فقط

ساتوین فصل حرف نون سے کے ادغام کے بیان مین

اے اخی جاننا چاہیے کہ ادغام لغت مین داخل کرنا اور چھپانا ہے یہ بات عرب کی اس بات سے

نکلی ہو اَدْغَمْتُ اللِّجَامَ فِیْ فَمِ الْفَرَسِ یعنی داخل کیا مین نے [illegible] کے منھ مین اور مجودین کی اصطلاح مین ادغام کی یہ شرح ہو کہ ادغام [illegible] دوسرا عضو دو حرف کے ادا کے وقت ایکبارگی اسطرح پر کہ اُن دونون حرفون کے درمیان فصل اور جدائی نہ معلوم ہو یعنی دونون حرف ایک ہو کے نکلین [illegible] حرف مدغم غُنَّہ نہو اور اطباق نہ ہو یعنی اگر حرف مدغم غُنَّہ ہوگا تو اُسوقت حرف مدغم کے ادا کے وقت آواز خیشوم مین پہونچے گی اور پھر مدغم فیہ کے مخرج مین آویگی [illegible] ایک فصل معلوم ہوگا اسی طرح حرف مدغم کے اطباق کے ظاہر کرنیکے سبب زبان تالو مین لپٹے گی اور پھر مدغم فیہ کے مخرج مین آویگی اس سبب سے ایک فصل معلوم ہوگا [illegible] اور بَسَطْتَّ کے اور جب حرف مدغم غُنَّہ اور اطباق کا حرف نہوگا تب اُسوقت [illegible] حرف مشدد کے ساتھ ادا ہوگا مانند قُلْ لَّکُمْ اور عَبَدْتُّمْ کے مشدد معنی تشدید والا حرف

فَائِدَہ پہلا حرف جو ادغام ہوتا ہے اُسکو مدغم کہتے ہین اور دوسرا حرف جسمین پہلا حرف ادغام ہوتا ہے اُسکو مدغم فیہ کہتے ہین اور ادغام کرنے کو پہلا حرف دوسرے [illegible] ہوتا ہے ادغام کہتے ہین اور جو ادغام نہین ہوتا ہو دونون حرف ظاہر رہتے ہین اسکو اظہار کہتے ہین اب جاننا چاہیئے کہ ادغام تین قسم پر ہے اوّل مثلین دوسرا [illegible] تیسرا متقاربین مثلین اُن دونون حرفون کو کہتے ہین کہ مخرج مین ایک ہون [illegible] بھی ایک ہون جیسا کہ ب ب اور ت ت وغیرہ اور متجانسین اُن دو حرفون کو کہتے ہین کہ مخرج مین تو ایک ہون اور صفت مین جدے مثلاً طا اور تا اور دال [illegible] وغیرہ مخرج مین تو ایک مگر صفت مین متفاوت اور متقاربین اُنکو کہتے ہین [illegible] قریب اور صفت مین بھی قریب ہون مانند لام اور [illegible] اور را وغیرہ کے

Marfat.com

متجانسین بھی قریب المخرج کہلاتا ہے وہ یہ ہی کہ جب نکالتے ہین حرفون کو متجانس کے اپنے
مخرج سے تو ایک کے بعد ایک نکلتا ہے اور کچھ کچھ فرق ہوتا ہے مثلاً پہلے نکلتا ہے طا
بعد اسکے دال بعد اسکے تا ایسا ہو نہین سکتا کہ سب حروف اکٹھا نکل آوین اس نکلنے کی ترتیب
کے سبب سے وہ متقارب کہلاتا ہے اور قاعدہ ادغام کا یہ ہی کہ جب ان سب حروف مین سے کوئی حرف
ساکن ہو اور دوسرا حرف متحرک تب ساکن حرف متحرک مین ملجاوے مگر مثل لفظ قَالُوْا وَهُمْ
اور اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ وغیرہ مین ادغام نہین اسواسطے کہ اگر ان حرفون مین ادغام کرین
تو صفت مدے کی واو اور یا مین لازمی ہین وہ جاتی رہین اب مثالین انکی سنو مثال مثلین
انکی جسطرح اِذْ ذَّهَبَ اور قُلْ لَّكُمْ اور ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ اور جو اس کی
مثال پر ہو اور مثال متجانسین کی جسطرح لَئِنْ بَسَطْتَّ اور وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ اور قَدْ
تَبَيَّنَ اور اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا اور اِذْ ظَّلَمْتُمْ وغیرہ کے مثال متقاربین کی جسطرح
قُلْ رَّبِّيْ اور مِنْ لَّا اور جو اسکی مثال پر ہو اور بَلْ رَانَ جو سورہ مطففین مین ہی حفص جو راوی
ہین قاری امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کے انکی روایت مین ادغام نہین بلکہ یہان سکتہ کرتے ہین
اور سورہ قیامہ مین جو لفظ مَنْ رَّاقٍ کا ہے اسمین ادغام اور سکتہ دونون درست ہے ان کی
روایت مین مگر اکثر قاریون کا عمل سکتے پر ہے ادغام نہ کر کے لام اور نون پر سکتہ کرتے ہین
اور را سے شروع کرتے ہین لیکن سکتہ کرنے مین سانس نہ توڑے اس حرف پر آکر تھوڑا ٹھہر جاوے
جس سے کہ دم کو کچھ فرحت حاصل ہو اور ثا اور ذال مین جو سورہ اعراف کے بائیسوین رکوع
مین يَلْهَثْ ذٰلِكَ اور با اور میم مین جو سورہ ہود کے چوتھے رکوع مین يٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا
ہے اس دو جگہ مین قاری امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دونون درست آیا ہے ادغام اور
عدم ادغام یعنی اگیا اتحاف سے اور جو زینۃ القاری مین لکھا ہے کہ ثا ذال مین اور با میم مین ادغام کیا جاتا ہے

فقط عاصم کے نزدیک یہ محض غلط ہی دوسری کسی کتاب معتبر مین ... ادغام پر ہی اسمین سے ایک مقام مین جیسا کہ صاحب بیضاوی اپنی تفسیر بیضاوی مین ... ادغام کیا یا ر کو میم مین اس لفظ مین ابو عمرو اور کسائی اور حفص نے ... کے جو سورۂ ہود مین ہے باقی ایک مقام جو سورۂ اعراف مین ہے ... مطلق لکھا ہوا ہے اور عمل اسی پر ہے اور را لام مین اور ظا دال مین اور ... ادغام نہین کیا قاریون نے ایسا ہی معلوم ہوتا ہی کیونکہ اس کمترین نے ... یا قرآن شریف مین مثال انکی نہین دیکھی اور نہ کسی سے سنی اگر کسی صاحب کی نظر مین کہین آوے تو اس کتاب مین لکھدے فقط

آٹھوین فصل ادغام مین دوسرے قراؤن کے سواے قاری امام عاصم وابن کثیر وقالون رحمۃ اللہ علیہم کے

اے اخی معلوم کرنا چاہیئے کہ اس ادغام سے اس ملک والے کو زیادہ فائدہ نہین ہی کیونکہ اس ملک مین قاری امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کی قرات اور روایت حفص کی مشہور اور عمل مین ہی لیکن نہ جاننے سے جاننا بہتر ہی اب جاننا چاہیئے کہ دال قد کے آٹھ حرفون مین ادغام ہوتی ہی وہ حروف یہ ہین ج ذ ز س ش ص ض ظ جس طرح کہ لقد جاءکم اور وَلَقَدْ ذَرَأْنَا اور وَلَقَدْ زَيَّنَّا اور قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ اور قَدْ شَغَفَهَا اور لقد صَرَّفْنَا اور وَلَقَدْ ضَلَّ اور وَلَقَدْ ظَلَمَكَ اور تاے ساکنہ کو چھ حرفون مین ادغام کرتے ہین وہ حرف یہ ہین ث ج ز س ص ظ جس طرح کَمَا بَعِدَتْ ثَمُودُ اور نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ اور خَبَتْ زِدْنَاهُمْ اور اَنْبَتَتْ سَبْعَ اور حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ كَانَتْ ظَالِمَةً اور دال کا چھ حرفون مین ادغام ہوتا ہی وہ یہ ہین ث ج ذ ...

Marfat.com

جس طرح اِذْ تَبَرَّاَ اور اِذْ جَعَلْنَا اور اِذْ دَّخَلُوا اور اِذْ زَيَّنَ اور اِذْ تَّسْمَعُوْنَهٗ اور
اِذْ ظَّلَمُوْٓا اور لام ساکن بَلْ اور هَلْ اور قُلْ کا آٹھ حروف میں ادغام ہوتا ہے وہ حروف
یہ ہیں ل ت ث ز س ض ط ظ ن جس طرح بَلْ لَّا تَاْتِیْھِمْ اور هَلْ تَّعْلَمُ اور هَلْ ثُّوِّبَ
الْكُفَّارُ اور بَلْ زُیِّنَ اور بَلْ سَوَّلَتْ اور بَلْ ضَّلُّوْا اور بَلْ طَّبَعَ اللّٰهُ اور بَلْ ظَنَنْتُمْ
اور بَلْ نَّحْنُ اور هَلْ نُّنَبِّئُكُمْ اور قُلْ تَعَالَوْا کے اور جو ان مثالوں کے مانند ہوں فقط

نویں فصل لام کے تفخیم یعنے پُر اور ترقیق یعنے باریک کے بیان میں

اے اخی معلوم کرنا چاہیے کہ لام کو سب جگہ میں باریک پڑھتے ہیں مگر وہ لام جو لفظ اللہ میں ہے
پُر پڑھتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ ماقبل اس لام کے فتحہ یا ضمہ ہو یعنی زبر یا پیش ہو جس طرح اَللّٰهُمَّ
اور عَلَی اللّٰهِ اور عَبْدُ اللّٰهِ کے اور اگر کسرہ ہو یعنی زیر ہو تو باریک جس طرح بِسْمِ اللّٰهِ اور لِلّٰهِ
کے اب جاننا چاہیے اس بات کو کہ بعض بعض جاہل قاری وقت پُر پڑھنے لفظ اللہ کے ہمزے
کے ساتھ لام اول لام کو بھی باریک پڑھتے ہیں یہ اُنکی غلطی اور خطا ہے کیونکہ اس حقیر نے اسکی
بڑی تحقیق کی نہ کسی کتاب میں دیکھا نہ کسی قرار عرب سے سنا ہاں البتہ ہمزہ کی باریکی میں کوشش
کرنا چاہیے جیسا کہ رعایت حروف میں لکھا گیا ہے فقط

دسویں فصل را کی تفخیم یعنے پُر اور ترقیق یعنی باریک کے بیان میں

را پُر پڑھا جاتا ہے پانچ قسم پر پہلی قسم یہ کہ را مفتوح یا مضموم ہو جیسا کہ رُزِقُوْا اور رَكَّزْنَا
دوسری قسم یہ کہ را ساکن ہو اور ماقبل اُسکے مفتوح یا مضموم ہو جیسے قَرْیَةً اور قُرْاٰنٌ
تیسری قسم یہ کہ را ساکن اور ماقبل اُسکے مکسور اور مابعد اُسکے حرف استعلا کا ہو مثل
مِرْصَادٍ اور قِرْطَاسٍ اور فِرْقَةٍ کے اس تین لفظ کے سوا قرآن شریف میں نہیں آیا مگر
لفظ فِرْقٍ کا جو سورہ شعرا کے تیسرے رکوع میں ہے قراؤں کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں

کہ اسکے ماقبل اور مابعد کسرہ ہی باریک پڑھنا چاہیے اور بعض کہتے ہین کہ بالمعنی [illegible]
استعلا، کا ہے پُر پڑھین گے لیکن عمل قراؤن کا یہی ہے یعنی پڑھتے کا چوتھی [illegible]
یہ کہ رائے ساکن ماقبل کسرۂ عارضی یعنی وہ کسرہ جو اصل نہو پیچھے سے آیا ہو جیسے
رَبِّ ارْجِعُوْنِ ہے مضارع سے امر بنا اسکے سبب سے ہمزہ وصل بیچ سالن [illegible]
کے کہ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ہوا اسی طرح پر مَنِ ارْتَضٰی اور اَمِ ارْتَابُوْا اور اِنِ ارْتَبْتُمْ [illegible]
مین بھی کسرہ پیچھے سے آیا پانچوین قسم یہ کہ رائے مفتوح یا مضموم یا مکسور ہو اور حالت
اُسکے سوائے یا کے اور کوئی حرف ساکن اور اُس ساکن کے ماقبل مفتوح یا مضموم ہو
حالت وقف مین پڑھا جاوے جس طرح تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور شَهْرٍ اور اَمْرٍ اور خِوان
سب کے مثال پُر ہو سوائے لفظ یَسْرِ کے کیونکہ اس لفظ مین اختلاف ہے یا ہونے بعد
را کے اصل اس لفظ کا یَسْرِی ہے عامل کے سبب یا گر گئی مگر اکثرون کے نزدیک باریک سا
اور را باریک پڑھی جاتی ہے آٹھ صورت پر پہلی صورت یہ کہ را مکسورہ ہو خواہ لازمی
یا عارضی اور وہ را لفظ کے اول مین ہو یا درمیان مین یا آخر مین یا ماقبل اور مابعد اسکے
حرف ساکن یا مابعد حرف استعلا کا ہو یا اُن مین تنوین ہو ہر حالت مین وہ را باریک
پڑھی جاویگی جسطرح رِزْقًا اور عٰارِفِيْنَ اور فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ اور وَاصْحٰبًا اور
فِي الرِّقَابِ اور وَلَيَالٍ عَشْرٍ اور خِوان سب کے مانند ہو دوسری صورت یہ کہ رائے
ساکن لازمی ہو یا عارضی ماقبل اسکے کسرۂ لازمی یعنی اصلی کسرہ ہو خواہ وہ وقف کی حالت میں یا
یا وصل کی فعل مین ہو یا اسم مین ہر صورت مین یہ را باریک پڑھی جاویگی جسطرح مِرْيَةٍ اور فِرْعَوْنَ
اور اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اور فَانْتَصِرْ تیسری صورت یہ کہ رائے مفتوح یا مضموم یا
مکسور ہو اور اسکے ماقبل یائے ساکن اور اُس یائے ساکن کے ماقبل مفتوح یا مضموم ہو

Marfat.com

بحالت وقف مین باریک پڑھتے ہین جسطرح خَبِیْرٍ اور بَصِیْرٍ اور قَدِیْرٌ چوتھی صورت یہ کہ اُس را کے ماقبل یاے ساکن کے سوا دوسرا کوئی حرف ہو اور اُس حرف کے ماقبل کسرہ ہو جسطرح عَیْنَ الْقِطْرِ اور حِجْرٍ - پانچوین صورت یہ کہ را پر کسرۂ ناقصہ ہو یعنی ایسا کسرہ کہ پورا نہ پڑھا جاوے جیسا کہ روم مین جسطرح نَکِیْرٍ وغیرہ مین چھٹی صورت یہ کہ راے مفتوح یا مضموم یا مکسورہ ہو اور وہ را حالت وقف مین ساکن پڑھی جاوے اور اُس را کے ماقبل کا حرف امالہ کیا گیا ہو جسطرح قَرَارٍ اور دَارٍ وغیرہ کے اور امالہ سوا الف کے دوسرا حرف نہین ہوتا ساتوین صورت یہ کہ راے ساکن ہو اور ماقبل اُس راے کے حرف استعلا ساتھ کسرہ کے ہو جسطرح فَانْتَصِرْ آٹھوین صورت یہ کہ راے مکسورہ کا کسرہ ناقصہ ہو بسبب امالے کے مانند فَاِنَّ الذِّکْرٰی وغیرہ کے اور جبکہ راے مشدد یعنی اُسکے اوپر تشدید ہو تب اُسکے باریک اور پُر پڑھنے مین راے دوم کا اعتبار ہے پس اگر راے دوم مفتوح یا مضموم ہو تو دونون پُر پڑھے جاوینگے جسطرح شَیْطَانِ الرَّجِیْمِ اور غَفُوْرٌ الرَّحِیْمُ اور یُبَشِّرُوْنَ اور اگر مکسور ہو تو باریک پڑھینگے جسطرح الرِّجَالُ مِنْ شَرٍّ اور مثل اُسکے کے فقط

گیارھوین فصل ہاے ضمیر کی یعنے وہ ہا جو اشارے کے واسطے لکھتے ہین اور اُس کے معنی اس اور اُس کے ہوتے ہین اُس کے بیان مین

اے اخی معلوم کرنا چاہیے جو ہا کہ اشارے کے واسطے آتی ہین اُسکے قواعد یہ ہین کہ اُس ہا کے ماقبل اور مابعد متحرک ہو اور اُس ہا پر پیش ہو تو واؤ سے ملا کر پڑھتے ہین یعنی اس ہا کے پڑھتے وقت ایک واو زیادہ کرتے ہین بسبب دراز ہونے پیش ہا کے اور اگر زیر ہو تو یا زیادہ کرتے ہین جس طرح مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا کَسَبَ ٥ اور لِرَبِّهٖ لَکَنُوْدٌ اور جو اسکے مانند ہو اور اگر اُس ہا کے ماقبل سکون ہو تو پڑھتے وقت واؤ اور یا زیادہ نہین کرتے جس طرح

Marfat.com

عَنْهُ تَلَهّٰى اور فِيْهٖ اور جو مانند اسکے ہو سکین حفص ؒ جو ... علیہ کے وہ قاری امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کے موافق اس صورت ... جو سورۂ فرقان کے آخر رکوع مین ہی لفظ فِيْهٖ مُهَانًا اور یہ شاذ ہی قرآن ... لفظ کے سوا دوسرا اور کسین حفص ؒ کی روایت مین صلہ نہین آیا ہو ... ابن کثیرؒ صاحب تو ہر جگہ مین وصل کرتے ہین اور سورۂ ہود کے آٹھوین رکوع مین نَفْقَهُ ... سورۂ مومنون کے پہلے رکوع مین فَوَاكِهُ اور سورۂ مریم کے تیسرے رکوع مین لَمْ تَتَّقْ ... سورۂ علق مین لَمْ يَنْتَهِ ان چارون لفظ مین وصل نہین کرتے کیونکہ یہ ہا ضمیر کی نہین ہی بلکہ اصل لفظ کی ہی نَفْقَهُ اور فَوَاكِهُ اصل پر ہی اور لَمْ تَتَّقْ لَمْ يَنْتَهِ اصل مین لَمْ تَنْتَهِي ... تھا بسبب حرف جازم کے حرف علت گر گیا اور سورۂ زمر کے تیسرے رکوع مین لَمْ يَرَهُ ... لَكُمْ اس مین بھی وصل نہین کرتے کیونکہ ماقبل اس ہا کے الف ساکن تھا بسبب حرف جازمہ کے الف ساقط ہوا قاعدۂ سکون باقی رکھکر وصل نہین کیا اور یہ شاذ ہی سکے سوا قرآن شریف مین نہین آیا اور وصل کرتے ہین اسی طرح کے الفاظون مین جسطرح نُؤْتِهٖ اور يُؤَدِّهٖ اور نُوَلِّهٖ اور نُصْلِهٖ کے اصل ان لفظون کی یہ ہی نُؤْتِيْهِ اور يُؤَدِّيْهِ اور نُوَلِّيْهِ اور نُصْلِيْهِ حرف علت یا تھا بسبب عامل کے گر گیا اسوقت قاعدہ اصلی کی چھوڑکر قاعدۂ عارضی کو ... وصل کیا یہ کئی الفاظ مستثنیٰ ہین اور اگر ہا کے ماقبل متحرک ہوا اور مابعد اسکے ساکن اس حالت مین بھی وصل نہین کرتے بلکہ وہ خود ساکن حرف مین ملجاتا ہی جس طرح لَهُ الْمُلْكُ ... الَّذِیْ اور جو اسکے مثال پر ہی فقط

بارھوین فصل مدات کے بیان مین

اے اخی معلوم کرنا چاہیئے کہ حرف مد کے تین ہین یعنی واو الف یا ساکن ... صفات حرف

یعنی کھینچنا ... کے منہ وحلق کو تا یعنی آواز اور سانس کا کہ حرف مد اور حرف لین کھینچی جاتی ہے
وہ تین طرح پر ہے اول قصر یعنی ایک الف کے برابر دوسرا توسط یعنی دو الف کے
برابر تیسرا طول یعنی تین الف کے برابر اور کھینچنے کا اندازہ یہ ہے کہ ہر ایک الف کیواسطے
ایک ایک انگلی بند کرے نہ آہستہ نہ جلد درجۂ اوسط مین اور ایک طریقہ بہت اچھا یہ ہی کہ
ایک زبر یا ایک زیر یا ایک پیش کو پڑھتے وقت جتنی دیر ہو اسکو خیال رکھے اور ہر ایک کو
دونا کرے ایک ایک الف ہوتا جائیگا یعنی ایک زبر کے اندازے کو دونا کرنے سے ایک الف ہوتا
ہے اسی طرح سب کو اندازہ کرے اور یہی اصل ہی کیونکہ حرکت کے اشباع یعنی دراز کرنے
سے ایک حرف پیدا ہوتا ہی جیسے زبر کے اشباع کرنے سے یا اور پیش کے اشباع سے واو پیدا
ہوتا ہی تو دیکھو بغیر اشباع کے جو حرکت پڑھی جاوے تو یہ ہو جیسے بِ تِ اور اگر اشباع کرین تو
بی تی ہوا اب خیال کرو جب بِ تِ سے بی تی ہوا تو ایک حرکت کے انداز کو دونا کرنے سے اسی
ایک الف کے اندازہ دراز ہوا ہی یا نہین اور قصر کا اندازہ بھی یہی ایک الف ہی اور جاننا چاہیے کہ قاریون
کے نزدیک مد فرعی کے مقدار مین اختلاف ہی مگر بعض بعض شرح جزری اور بعض بعض رسالون مین ہی
کہ قاری امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کی قرأت بموجب مد کی مقدار چار الف برابر ہی زیادہ نہین ہی بلکہ
ایک روایت مین اڑھائی الف بھی ہی اب جو قاریون کی مد کی مقدار مین اختلاف ہی اس سبب سے
قاریون نے لکھا ہی کہ یہ سب اندازی بات ہی کہ تلاوت کرنے والے کا اندازہ اور قیاس کفایت
کرتا ہے کہ یہ مد اس مقدار الف کے برابر ہوا تحدید نہین ہی یعنی مد کی مقدار کیواسطے کوئی حد مقرر اور
واجب نہین ہی کہ اس حد سے کم وبیش کرنا درست نہین ہی اور یہ سب مقدار ضبط نہین
ہوتا ہے مگر معتبر قاریون سے یعنی تجوید کے عمل والے استاد سے مشق کرنے اور سننے سے علاقہ رکھتا ہے
جیسا لکھا گیا شرح جزری سے مختصر کلام یہ ہی کہ جب واو ساکن ماقبل اسکے مضموم یا یاء ساکن ماقبل

اسکے مکسور یا الف ما قبل اُسکے مفتوح [illegible]
تینون کو ایک ایک الف کے برابر کھینچتے ہین [illegible]
مد تمکین تمکین کے معنی جگہ دینا اعراب کا اور مد فرعی [illegible]
ہوتا ہی فرعی کے معنی شاخ اور وہ تین قسم پر ہے مد لازم [illegible]
تینون کا جدا جدا سنو مد لازم کی تین قسمین ہین پہلی قسم یہ کہ [illegible]
ساکن آوے کہ جسکا سکون لازم ہو اور وہ ساکن حرف مدغم [illegible]
کہ جسکا ادغام واجب ہو اور جسکا ادغام واجب نہین [illegible]
کے لازم ہونے کی قید سے نکل گیا مانند اَلرَّحِيْمِ مَّلِكِ [illegible]
مد سکون اور جائز ہے قصر ساتھ ادغام کے بسبب سکون [illegible]
اور مد مدغم کھینچا جاتا ہے چار الف کے برابر مد طبعی کو لیکر اور قصر [illegible]
نہین قراؤن کے نزدیک اور نام اس مد کے تین ہین مد ضروری اور مد لازمی [illegible]
اُسکی یہ ہی ضَآلِّيْنَ اور دَآبَّةً وغیرہ کے دوسری قسم یہ [illegible]
پاس ایسا ساکن آوے کہ مدغم ہو یا غیر مدغم ہو اور حالت وقف [illegible]
تو اُس مد کو بھی چار الف کے برابر کھینچتے ہین اور اس مد کے [illegible]
مد لازم اور مد بدل مثال اُسکی یہ ہے جسطرح آٰلْـٰٔنَ اور [illegible]
وصل نہ ہوا دوسری مثال وصل کی کہ لام اول ساکن ہوکے وصل ہو گیا [illegible]
ءَآلْـٰٔنَ و ءَآللّٰهُ تھا ہمزۂ ثانی کو الف سے بدلنے کے [illegible]
یہ کہ جب حرف مد کے بعد ایسا ساکن آوے کہ اصلی ہو کہ [illegible]
اور وصل مین دونون صورتون مین جدا نہ ہو جیسا کہ [illegible]

Marfat.com

اہل ادا نے اتفاق کیا ہے کہ بقدر دو الف کے دراز کیا جاوے تو اس صورت مین مد اصلی کو لیکر تین الف کے برابر ہوتا ہے اور نام اس مد کا چار ہے مد لازم خفیف اور مد لازم مظہر اور مد فواتح السور اور مثال حروف مقطعات یہ ہے جس طرح الٓمٓ اور الٓمٓصٓ اور الٓرٰ اور الٓمٓرٰ اور صٓ اور حٰمٓ اور حٰمٓ عٓسٓقٓ اور قٓ اور نٓ اور جو ان کے مانند ہون اور یہ حروف جب وصل ہوتے ہین جیسے نٓ وَالْقَلَمِ حالت وقف اور وصل دونون صورت مین نون مین سکونیت باقی رہتی ہے اور جو نون ہے اُسکی آواز مین مانند غنہ کے سکون معلوم ہوتا ہے ان سب حرفون مین جہان وصل یا ادغام کے قواعد پائے جاوین ہان دونون درست ہین چاہو وقف کرو چاہو وصل کرو اور جاننا چاہیئے کہ ان حرفون مین جسپر مد ہے وہ حروف مد کے ساتھ پڑھا جاتا ہے اور بعد حرف مد کے میم یا دال یا نون یا فا جو پڑھا جاتا ہے اُسپر سکون ہے اسی طرح سب حرفون کو جان لو اور ان حرفون مین مد ہونے کا سبب سکون ہے اور اس مد مین قصر جائز نہین اس لیے کہ مد فرعی کا سبب جو سکون ہے وہ کسی صورت سے جدا نہین ہوتا اور ان تینون قسم مد کو مد لازم کہنے کا سبب سکون کے لازم ہونے کے سبب ہے لازم کے معنی جو ایک چیز کی ذات سے لگا رہے اور ہرگز جُدا نہ ہو اور مد لازم ہے دو ساکن کے درمیان مین فرق کرنے اور جدا کرنے کے واسطے تاکہ دونون ساکن کا سکون جدا جدا معلوم ہو پڑے دوسری قسم مدون سے مد واجب ہے اور وہ ایک قسم پر ہے اس طرح سے کہ اگر آوے بعد حرف مد کے ہمزہ اور وہ دونون ایک لفظ مین ہون تو اس صورت مین بھی چار الف کے برابر کھینچتے ہین اور قصر یہان جائز نہین اسواسطے کہ حرف مد اور ہمزہ متصل ہے ایک لفظ مین جاننا چاہیئے کہ اس مد مین سب قرا کا اتفاق ہے مد فرعی کرنے پر اسواسطے کہ حرف مد کا ضعیف اور خفیف ہے اور ہمزہ حرف قوی ہے حرف ضعیف کو قوت

Marfat.com

وہی ہے ساتھ مد کے تا کہ حرف ضعیف ہو گیا [illegible]
دو ہین مد واجب اور مد متصل مثال اُسکی ہے جیسے [illegible]
جِیْٓءَ اور جو اس کے مانند ہو تیسری قسم مدون سے [illegible]
اگر حرف مد پہلے لفظ کے آخر مین ہو اور ہمزہ دوسرے لفظ کے [illegible]
طول یعنی ایک الف کے برابر اور تین الف کے برابر اور قصر [illegible]
حالت وقف مین ہمزہ کا اثر جاتا رہتا ہی یہی وجہ ہی قصر کے جائز [illegible]
کہ حالت وصل مین ہمزہ کا باقی رہنا اور سبب کہ دونون لفظ کے وصل [illegible]
ہمزہ حرف مد کے ساتھ پڑھتے وقت متصل ہوتا ہے [illegible]
یہی سبب ہے مد کے جائز ہونے کا اس واسطے اس قسم کو [illegible]
مد کے نام دو ہین مد جائز اور مد منفصل مثال یہ ہی جسطرح [illegible]
اَمْرُہٗٓ اِلَى اللّٰهِ اور فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ اور جو اسکے مثال پر ہو اور مثال [illegible]
اور اگر وصل کرے جیسے خَالِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا دوسری قسم [illegible]
ایسا ساکن ہو کہ عارضی ہو اصلی نہو اور وہ حالت وقف مین [illegible]
مین تین طرح پر مد کرنا جائز ہی اول قصر یعنی ایک الف کے برابر [illegible]
تیسرا طول یعنی تین الف کے برابر اور یہان مد جائز ہونیکا سبب [illegible]
باقی رہتا ہی اور وصل مین نہین اور اسی مد کے دو نام ہین [illegible]
اُسکی یہ ہی جسطرح اَنْدَادًا اور بَصِيْرٌ اور نَعْبُدُوْنَ [illegible]
کی جیسے يَعْلَمُوْنَ الَّذِيْنَ وغیرہ کی تیسری قسم یہ ہے کہ [illegible]
ساکن آوے کہ حالت وقف مین ہو اور وصل مین [illegible]

Marfat.com

اور طول اسمین بھی منسبت سکون عارضی کا ہے اور نام اس مد کا مدلین ہے جسطرح بَیْتْ اور خَوْفْ اور خوف اور جو اس کے مانند ہے اور جاننا چاہیئے کہ مد فرعی کیواسطے دو سبب ہین ایک سبب تو ہمزہ کہ دونون مین سے ایک حرف مد کے بعد آوے جیسا کہ اوپر گذرا اور یہان دونون یعنی ہمزہ کے بعد حرف مد کا آوے تو اس صورت مین سب قراء کی نزدیک مد فرعی نہین ہے یعنی کہیان مد کا سبب نہ پایا گیا جسطرح اٰمَنَ اور لِلْاِیْمَانِ اور اُوْتِیَ اور جو اس کے مانند ہو مگر اس صورت مین قصر کو نہ چھوڑنا چاہیئے کیونکہ حرف مد ہے اور حرف مد کا حکم اوپر گذر چکا لیکن جہان قصر کا حکم کیا گیا وہان ایک الف کے اندازے سے کم کرنا بڑی خطا ہے گویا قرآن شریف کا ایک حرف گر جاتا ہے یعنی مد اصلی جسکو مد طبعی کہتے ہین وہ بھی ایک حرف ہے وہ گرا تو قرآن شریف کا ایک حرف گرا ایسی ایسی غلطیون سے خدا محفوظ رکھے سب بھائی مسلمانون اور دیندارونکو فقط

تیرھوین فصل رموزات وقف کے بیان مین

اے اخی معلوم کرنا چاہیے کہ عرب کی زبان مین یہ دستور ہے کہ جب ایک جملہ تمام ہوتا تھا وہان ذرا ٹھہر جاتے ہین کہ جسکو وقف کہتے ہین اگرچہ ہر ایک آیت ایک کلام تمام ہے اسپر وقف ہے مگر آیت کبھی ایسی ہوتی ہے کہ اسمین دو یا کئی جملے ایسے ہوتے ہین کہ جسپر وقف کرنا ضرور ہے پھر اگلے آیات اور اُنکے درمیانی جملون پر جس طرح اعراب کی حاجت نہ تھی رموزات و اشارات وقفون کے بھی مقرر کرنے کی حاجت نہ تھی وہ اپنے سلیقہ زبان دانی سے صحیح پڑھتے تھے ہر ایک جملون کے معانی پر لحاظ کرکے وقف کرتے تھے لیکن جب قرآن شریف ہر ہر شہر اور ہر ہر مقام مین پہونچا اور ہر زبان یعنی فارسی اور اردو وغیرہ زبان کے لوگون سے عربی زبان والون کا اختلاط ہوا تب ضرور ہوا کہ غلطی سے بچنے کے لیے وقف کی کوئی علامت مقرر کیجاوے کیونکہ اگر وقف کے مقام پر وقف نہ کیا جائے اور دو جملون کو ملا دیا جاوے تو کلام کے معنی

Marfat.com

سمجھنے مین فرق آجاوے مثلاً کوئی وَلَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ [illegible]
مین قَوْلُهُمْ پر وقف نہ کر کے اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا پڑھے تو [illegible]
کفار کا مقولہ ہو جاتا ہے جس کے یہ معنی سمجھے جاتے ہین [illegible]
اور وقف کرنے سے یہ معنی سمجھے جاتے ہین کہ کفار کی بات [illegible]
اور یہان یہی مراد ہے ایسے ایسے مقام اکثر ہین اس سے بچنا چاہیے چنانچہ آگے [illegible]
انشاء اللہ تعالیٰ جاننا چاہیے کہ وقف وصل کبھی حرام ہوتا ہے [illegible]
ورنہ وقف وصل نہ حرام ہے نہ واجب کیونکہ دونون معنی نہین [illegible]
ہونے اور نہ ہونے سے معنی مین خلل پڑے گا اور گنہگار ہوگا اتنا ہی ہے کہ وقف
اور وصل دونون سے قرآن شریف کے لفظ مین خوبی اور زینت [illegible]
اور یہ دونون کلام کے تمام اور ناتمام ہونے پر ہوشیار کر دیتے ہین اسی لحاظ پر تفسیر
اتقان مین ایسے وقفون کو اور ان کے رمزون کو جو سجاوندی نے نکالا [illegible]
لکھا ہے لیکن یہ بدعت حسنہ ہے مانند حرکات وسکنات وغیرہ کے [illegible]
حدیث شریف کے سنت ہی ہر آیت کو جدا جدا کر کے پڑھنا چنانچہ اسکی اصل آگے [illegible]
تعالیٰ معلوم ہوگی اور وقف اور شروع کرنے مین بعد کے لفظ سے بعضے [illegible]
معنی کا لحاظ رکھتے ہین جیسا کہ امام نافع مدنی اس کے قائل ہین اور بعضے [illegible]
جیسا کہ امام ابن کثیر مکی و امام حمزہ کوفی اسکے قائل ہین مگر سوا ہے [illegible]
کلام کے پورا ہونے کا جیسا کہ امام عاصم کوفی اور امام کسائی [illegible]
بعضے جہان آیت تمام ہوتی ہے وہان وقف کرتے ہین جیسا کہ امام [illegible]
قائل ہین اور اسی کو وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کہتے [illegible]

Marfat.com

قصداً وقف کرتے تھے اور قراؤن نے کیفیت وقف مین بھی اختلاف کیا ہے اُن مین سے
نو صورتین جو نہایت معتبر ہین بیان کیجاتی ہین وہ یہ ہین رَوم اشمام اسکان ابدال
ادغام اثبات الحاق نقل حذف اِسکا خلاصہ کسیقدر چودھوین فصل مین خدا چاہے تو
معلوم ہوگا اب معلوم کرو کہ وقف کے معنی لغت مین منع کرنے اور باز رکھنے کے ہین اور
مجودین کی اصطلاح مین جدا کرنا اور موقوف کرنا آواز کا ایک لفظ پر اتنی دیر تک کہ جسمین
سانس قرار پکڑے اور متقدمین کہتے ہین کہ وقف اور قطع اور سکتہ کا ایک ہی حکم ہے مگر متاخرین
کہتے ہین کہ تینون حکم علٰحدہ ہین مثلاً وقف ٹھہر جانے کو اور سانس کے توڑ دینے کو بالکل
اور بغیر پڑھے ہوے اعوذ باللہ کے بعد کے لفظ سے شروع کرنے کو کہتے ہین اور قطع جدا
کرنے کو اور سانس توڑنے کو بالکل اس طور پر کہ پھر جب شروع کرین بعد کے لفظ سے
پھر اعوذ باللہ پڑھنا ضرور ہو مثلاً پڑھکر چپ ہو رہے چند لحظہ یا کسی سے بات کرے کچھ
اور ارادہ اُسوقت پڑھنے کا نہ رہے اور سکتہ کہتے ہین تھوڑا سا ٹھہر جانے کو بغیر سانس
توڑے ہوے کے اب خلاصہ سب کا سُنو وقف چار قسم پر ہے پہلی قسم وقف تام دوسری
قسم وقف کافی تیسری قسم وقف حسن چوتھی قسم وقف قبیح وقف تام اُسکو کہتے ہین کہ کلام تمام
ہو اور چپ رہے اور اُس کلام سے مطلب پورا سمجھا جاوے دوسرے کلام کی حاجت نہ ہو
ایسی جگہ پر وقف کرین نہ معنی کی راہ سے کچھ علاقہ ہو نہ لفظ کی راہ سے مانند هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ کے جو سورہ
بقرہ کے اول رکوع مین ہے اس لفظ کو بعد کے لفظ سے جو اِنَّ الَّذِیْنَ ہے کچھ علاقہ نہین کیونکہ
مُفْلِحُوْنَ تک مومنون کی صفت تمام ہوئی دوسرا جملہ جو اِنَّ الَّذِیْنَ ہے کافرون کی صفت شروع
ہوئی پس یہ وقف تام ہے اور وقف کافی کہتے ہین اُسکو کہ معنی کی راہ سے تعلق ہو اور لفظ کی راہ سے نہو
مانند یَکْذِبُوْنَ کے جو سورہ بقرہ کی دوسرے رکوع مین ہے اُسکے بعد کے لفظ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ سے معنی کی راہ سے تعلق ہے اور لفظ

کی راہ سے نہین کیونکہ یَکْذِبُوْنَ کے لفظ پر منافقون کا حال کا قصہ تمام ہوا [illegible]
مین ایک تعلق باقی ہو اسواسطے کہ وَاِذَا قِیْلَ لَہُمْ مین بھی دوسرا قصہ منافقون کی بیان [illegible]
سواِن دونون صورت مین وقف کرنا چاہیئے اور شروع کرنا چاہیئے اس کے بعد کے لفظ [illegible]
دُہرائے اوپر کے لفظ سے یہ حکم وقف تام اور وقف کافی کا ہے اور وقف حسن [illegible] معنی کی
راہ سے علاقہ ہو اور لفظ کی راہ سے بھی ہو تو ایسے مقام پر وقف کرنا نچاہیئے مگر آیت [illegible]
جائز ہی مانند یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ کے لفظ کو اُسکے مابعد مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ ۝ سے معنی اور
لفظ دونون کی راہ سے تعلق ہی چونکہ یہان آیت کا سر ہے اسواسطے اُسپر وقف کرنا اور [illegible]
مابعد شروع کرنا سنت ہے بلاقید کے اس دلیل سے کہ روایت کیا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا نے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جب قرات کرتے تب جدا کرتے تھے آیت
اسطور سے کہ پڑھتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ پھر وقف کرتے پھر پڑھتے الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
اسی طرح ہر ایک آیت پر ٹھہرتے تھے اور یہ حدیث وقف کے باب مین اصل ہی اور وقف قبیح اسکو
کہتے ہین جو کہ وقف حسن کے اُلٹا وقف ہو مانند اَلْحَمْدُ کی یا مٰلِكِ کی اور یہ وقف کرے سو بہت [illegible]
مگر قاریون نے اختیار دیا ہی کہ ایسے مقام پر بھی وقف کرے سو کب جب حالت بیقراری اور [illegible]
دم بھر جانے کے سبب سے ہو ورنہ نہین اور جب ایسے مقام پر ٹھہرے تو پھر اسطرح پڑھے [illegible]
کیا تو دُہراوے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اسیطرح جہان بسبب دم بھر جانے وغیرہ کے وقف [illegible]
وہان دہرالیوے یہ دہرانا واجب ہی نزدیک قرا کے اور جو عادت کرلی ہی بعض بعض نے ایسے [illegible]
موجود ہی اسپر ٹھہر کر سامنے کے لفظ پر ٹھہرتے ہین اور لوگونکو مشق کراتے ہین جیسا کہ [illegible]
سافِلِیْنَ اِلَّا اور جہان یہ تبیح ہی مانند لَنُفِدَ الْبَحْرُ کے پھر ٹھہر کر پڑھتے ہین [illegible]
اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ [illegible]

درست نہین ہی سوا بے اختیاری وغیرہ کے اور جو سات مقام پر سکتہ کرتے ہین سورۂ فاتحہ مین بخوف نام ہوجانے شیطان کے یہ بھی بے سندی بات ہی اسکی کچھ اصل نہین ہی اور جو کوئی واسطے اسکے سند لایا ہی اس حدیث کو عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان فی الفاتحۃ سبعا من اسماء الشیاطین پس یہ حدیث بقول ملا علی قاری اور ملا جلال الدین سیوطی رحمہما اللہ کے وضعی ہی جسکا دل چاہے وسیلۃ القاری کے صفحہ باسٹھ کے حاشیے سے لیکر صفحہ چوسٹھ تک دیکھے طول کے ساتھ بحث لکھی ہوئی ہے وہ سات مقام یہ ہین ذال ہمزہ ب کوں کنغ کنس تعلی بجلی مگر ایسا بھی نہ چاہیئے کہ ایک کلمہ کا حق دوسرے کلمہ کو دیدیوے بلکہ لفظ لفظ کو جدا جدا کھولکر پڑھے جہان کہین ہو ورنہ بعض بعض مقام مین ملجانے سے خوف کفر کا ہے فقط منحصر سورہ فاتحہ کے ان مقامون پر نہین ہے اور فرمایا صاحب شرح منیہ نے اگر ایاک اور وایاک کی کاف کو دوسرے کلمہ سے ملاوے تو نماز جاتی رہیگی لازم ہی کہ ایسی غلطیون سے بچکر ترتیل کے ساتھ لفظ لفظ جملہ جملہ جدا کرکے مثل لڑی تسبیح کے پڑھنے مین معلوم کراوے جیسا دانے پڑھتے وقت الگ الگ ہوتے ہین پیچھے سے پھر لہر بندھی ہوئی معلوم ہوتی ہے اسی صفت کے ساتھ قرآن شریف کے الفاظون کو بھی پڑھنا لازم ہی جہان وقف ہو وہان وقف کرے جہان وصل ہو وہان وصل کرے کیونکہ تمام قرآن شریف مسلسل ہی اور اللہ تعالی نے ترتیل کے ساتھ پڑھنے کو فرمایا ہے یعنی کھول کھولکر صاف صاف کر حرف حرف لفظ لفظ جملہ جملہ جہان وقف وہان وقف جہان وصل وہان وصل اور معلوم ہو کہ جو بعضے مصحفون مین لکھا ہی وقف منزل سو اُسکی وجہ ظاہر نہین ہی مگر سجاوندی نے جو وقفون کے مراتب ترتیب دیے ہین وقف لازم اور وقف مطلق اور وقف جائز اور وقف مجوز اور وقف مرخص سے سو یہ داخل اور شامل ہین اوپر کے وقفون کے تینون قسمون مذکورہ مین سے اوقاف قبیح سے اب ہم ایک دائرہ لکھتے ہین کہ اُسمین رموز وقفون کے اور حکم سبھون کے جدا جدا معلوم ہونگے وہ دائرہ یہ ہی

دائرہ

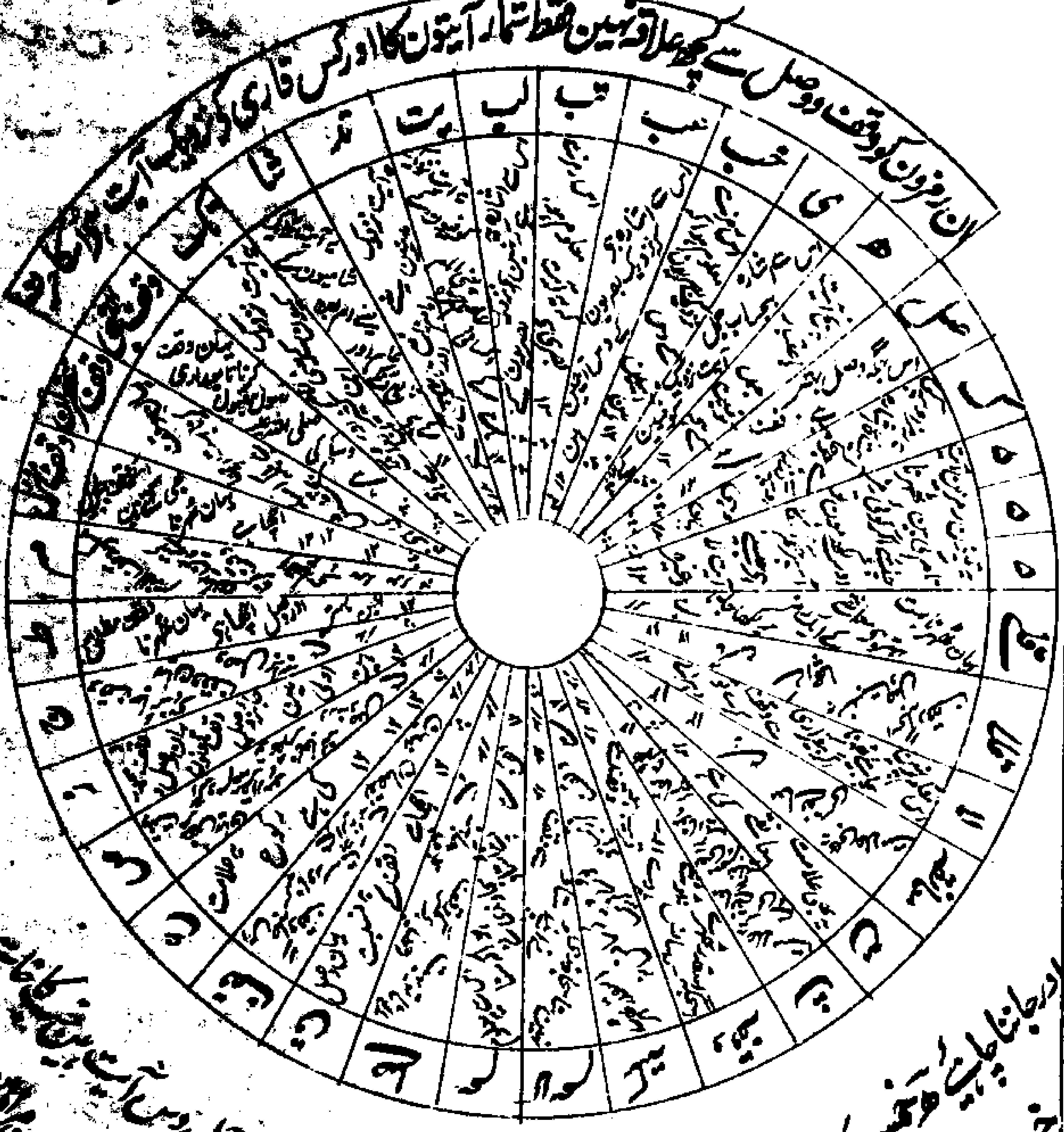

اور جاننا چاہئے آیت بیچ کیا جاتا ہے
ہ خمسہ کا آخیر حرف ہے اس سے مراد پانچ آیت ہین ی اس سے مراد بحساب جمل دس آیت ہین
خمسہ یعنی پانچ آیت بصورت ہ مراد ہین عب کا عین سے عشرہ با سے بصورت ب مراد ہین تب کا تا سے آیت ایک بصورت ب مراد ہین
لب کلام سے بیس با سے بصورت ب مراد ہین بیت کا یا سے کوئی نہیں تل سے آیت مراد ہین تد کا تا سے آیت والے
شا کا شین سے شا یعنی الف سے آیت مراد ہین تک کا کاف سے آیت کا فن

جاننا چاہیئے کہ رموزات وقف کے جو اس دائرہ مین لکھے گئے ہین اُن مین سے موافق سجاوندی
اور مدلل کے چھ قدیم ہین جیسے م ط ج ز ص لا اور بعد ان کے سات رموز
وقف جدید ظاہر ہوے اور وہ یہ ہین ق قف قلا وقفہ صلی صلے
لکھے تو مجموع رموز وقف بلالحاظ قدیم وجدید تیرہ ہوے ان کے سوا اور جو رموز
فرقان حمید مین پائے جاتے ہین وہ بذات خاص یعنی بغیر ضم ہونے کسی رمز مذکورۃ الصدر
کے وقف و وصل مین دخل نہین رکھتے اور صاحب سجاوندی نے اپنے اُستاد سے
بیان وقف سنا ہے یا نہین یا معانقہ یا سکتہ ہے یا نزدیک قرا بصری وکوفی وشامی
ومکی ومدنی کے آیات ہین یا نہین یا مانند قلے کے کہ مخفف وقف اولیٰ کا ہے یعنی
وقف کرنا بہتر ہے یہ رمز معانقے کے دو وقفون سے ایک وقف پر ہوتا ہے پس جس جگہ پر یہ رمز
لکھا ہو اُس جگہ وقف کرنا بہتر ہے مثلاً لا ریب ج فیہ ج اس جگہ لا ریب پر وقف کرنے سے فیہ پر
وقف کرنا بہتر ہے یا مانند سنم یا لا سم یا سکتہ یا مع یا معانقہ یا تین نقطے یا ہ یا ی
یا عب یا خب یا تب یا یت یا قد یا شا یا تك جیسے ان سب کے احکام دائرہ مین مندرج ہین
جو چاہے دیکھ سکتا ہے جاننا چاہیے کہ ابو جعفر بن طیفون بن السجاوندی قدس روحہ نے
وقفون کو وضع کیا پانچ مراتب پر اور ہر ایک مرتبہ وقف تام ظاہر دلیل سے وہ یہ ہے اول مرتبہ
وقف لازم جسکا رمز م ہے دوسرا مرتبہ وقف مطلق علامت اسکی ط ہے تیسرا مرتبہ وقف جائز
علامت اسکی ج ہے چوتھا وقف المجوز علامت اسکی ز ہے پانچوان مرتبہ وقف المرخص علامت ص ہے
ان پانچون سے ہر ایک کا وقف تام ہونا اسلیے ہے کہ ہر ایک سے فائدہ معنی کا تمام حاصل ہوتا ہے
اور جدا ہوتا ہے نفس بھی اب خلاصہ سب موز کے جُدا جُدا لکھتا ہون دیکھو اور سنو اور یاد رکھو وقف
لازم کی یہ تین علامتین ہین ہ ہ ہ جس جگہ ان تین رمزون سے کوئی ہو وہان ٹھہرجانا چاہیئے

Marfat.com

اگر اُسپر کوئی دوسرا رمز ہو تو ان آیتون کو اُسکے تابع جانین اور اُس رمز کے موافق عمل کرین مثلاً
اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰکِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ۝ اس آیت پر بموجب قرأۃ الحلوانی الزلاقی کے یہیں
یہان ضرور وقف چاہیے اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ یہ آیت بصری وشامی ومدنی ہے کوفی نہین
اس پر رمز لا ہے بس لا پر عمل کرنا چاہیے حَمَّالَۃَ الْحَطَبِ ۝ یہ آیت مدنی ہے کل قرأت کی ثابت
ہی اور اسپر رمز ہے ج بس بلحاظ ج کے کہ علامت وقف جائز ہے وصل ووقف اسجگہ
برابر ہے چاہے ٹھہرے چاہے نہ ٹھہرے رمز م اُس جگہ ہوتا ہے جہان وصل سے معنی باطل
ہونے کا احتمال ہوتا ہی مثلاً وَمَا ھُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ ۝ یُخٰدِعُوْنَ اللہَ یہان اگر وصل کرین تو یہ معنی ہونگے
کہ نہین ہین وہ مومن مخادع بخدا یعنی مومن ہین اور مخادع نہین یہ سراسر باطل ہین کیونکہ
غرض یہ ہے کہ وہ مومن نہین بلکہ فریب کرتے ہین اللہ سے یہ رمز روایات صحیحہ سے موافق
سجاوندی ـ مدلل ـ منہاج النشر اور خلاصۃ الوقف کے قرآن مجید مین بیاسی جگہ واقع ہوئے ہین
رمز ط اُس جگہ پر ہوتا ہے جہان بہ سبب نہ پائے جانے سبب اتصال کے ابتدا مابعد موقوف
علیہ سے مستحسن ہو اور ترک وقف سے معنی بھی باطل ہون مثلاً مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ط اِیَّاکَ نَعْبُدُ کہ
جملۂ اول سے ذکر صفات باری تعالیٰ عز اسمہ ہی اور اس آیت پر ختم ہو چکا اب جملۂ ثانی سے
سوال خاص بندے کا شروع ہوا اسلیے مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ پر وقف کرنا بہتر ہے اور اِیَّاکَ سے
شروع کرنا مستحسن ہی رمز ج یہ اُس جگہ ہوتا ہی جہان وقف ووصل دونون برابر ہون ایک نا
راجح دوسرا مرجوح نہ ہو مثلاً وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ ج وَبِالْاٰخِرَۃِ واو عطف وصل کو چاہتا ہے
اور تقدیم مقتضی قطع ہی اور دونون وجہین درجے مین برابر ہین ایک غالب اور دوسری مغلوب
نہین اور جو اکثر کتابون مین وقف اولیٰ لکھا ہے سجاوندی مین یہ نہین پایا گیا رمز ز
اُس جگہ ہوتا ہے جہان وصل ووقف دونون کی وجہ موجود ہو لیکن وقف کی وجہ ضعیف ہو وصل

Marfat.com

وجہ قوی ہو مثلاً اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَۃِ فَلَا یُخَفَّفُ وقوع فا مقتضی
وصل ہی او نظم فعل بطریق استیناف وقف کو چاہتا ہی اور رکاکت وجہ ثانی کی ظاہر ہی پھر ضعیف
ہونے مین کیا شک ہی رمز ص اُس مقام پر ہوتا ہے جہان دو کلام تام اس طرح کے واقع
ہون کہ کلام ثانی اول سے بسبب کسی علاقے کے مستغنی نہو تو ما بین اُنکے یہ رمز واقع ہوگا مثلاً وَالسَّمَآءَ
بِنَآءً ص وَّاَنْزَلَ کلام آخر کلام اول سے مستغنی نہین اسلیئے کہ اَنْزَلَ کا فاعل جو ضمیر مستتر ہے
اپنے قبل کی طرف راجع ہی اس جگہ وصل اولیٰ ہے اور چونکہ ہر واحد افادہ معنی مین فی نفسہ کلام
تام ہی بدین نظر حالت اضطراری مین اعادۂ ماقبل کی کچھ ضرورت نہین رمز وقف اُس جگہ
ہوتا ہے جس جگہ وقف کرنا درست ہی اور وصل مین کچھ نقصان نہین مثلاً لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا
اللّٰہَ قف وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا مگر اِلَّا اللّٰہَ پر وقف کرین تو درست ہی مگر ین تو کچھ نقصان
نہین اسواسطے کہ جملۂ ثانیہ کا عطف جملۂ اولیٰ پر ہو جائیگا بہ تقدیر عبارت وَاَحْسِنُوْا بِالْوَالِدَیْنِ
اِحْسَانًا کے رمز ق اُس جگہ ہوتا ہی جہان وصل وقف سے بہت اچھا ہو مثلاً هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ
لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ق ثُمَّ اسْتَوٰی نزدیک اکثر علما کے اس جگہ وصل ہی اور بعض کے
نزدیک وقف اسلیئے وقف سے وصل بہتر ہی رمز صلے اُس جگہ ہوتا ہی جہان وصل بہتر ہی گو وقف بھی تجویز ہو مثلاً کُلُّ
مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ صلے وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ اُس جگہ وقف سے ذات باری تعالیٰ کی بقا مین تجدد و حدوث
کا گمان ہوگا اسواسطے کہ جملۂ فعلیہ دلالت کرتا ہے تجدد و حدوث پر بخلاف وصل کے کہ اس حالت میں
جملۂ اسمیہ معطوف ہوگا اور جملۂ اسمیہ دلالت کرتا ہی استمرار دوام پر رمز صلے کا حکم [illegible]
اُس جگہ ہوتا ہی کہ دم لینے سے دیر کم ہو اور سانس نہ ٹوٹے اور وقف سے بہت قریب ہی جہاں [illegible]
بھی کہتے ہین مثلاً وَاعْفُ عَنَّا وقفہ وَاغْفِرْ لَنَا وقفہ وَارْحَمْنَا وقفہ اَنْتَ مَوْلٰنَا اور اکثر مصاحف [illegible]
بھی لکھا ہی رمز لا اُس مقام پر ہوتا ہے جہان ملا کر پڑھنا بہتر ہی اور ٹھہرنا بہت برا ہی اگر بیقراری سے سانس

ٹوٹ جاوے تو پھر اول سے ملا کر پڑھیں مثلاً اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً
اُخْرٰی لَتَشْهَدُوْنَ پر ہرگز وقف نہ چاہیے بلکہ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ سے ملا کر پڑھنا چاہیے اسی طرح
مبتدا پر بدون خبر کے شرط پر بدون جزا کے موصوف پر بدون صفت کے موصول پر بدون صلہ
کے مستثنیٰ منہ پر بدون مستثنیٰ کے مبدل منہ پر بدون بدل کے وعلیٰ ہذا القیاس جن جن جگہ
وقف سے معنی مین نقصان ہو جیسے مَا وَ لَا وَ حَافِيَة پر بدون کلمۂ مدخول علیہا کے ایسے
مقامات پر وقف بہت بُرا ہے بلکہ اکثر جگہ حد کفر کو پہونچا دیتا ہے نعوذ باللہ من ذالک اور
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لفظ العالمین کو الرحمن سے
اور لفظ الرحیم کو مالک سے ملا کر پڑھنا اولیٰ ہے کیونکہ دونون الفاظ اللہ کی صفت مین
نازل ہوے ہین اور ایک صفت کو دوسری سے کچھ تعلق نہین ہے اسلیے رمز لا لکھا ہے و لفظ
لا یعنی اس جگہ وقف بھی درست ہے مگر قرا کے نزدیک افضل یہی ہے کہ وقف نہ کرے لیکن فقہا و محققین
نے یہان ٹھہرنا جائز رکھا ہے اور جس جگہ کوئی علامت علامات مذکورۃ الصدر سے نہین اور جس
جگہ صرف لا لکھا ہوا ہے اُن دونون جگہون کا حکم ایک ہے کچھ فرق نہین لیکن لا کے لکھنے مین
ایک تاکید پائی جاتی ہے کہ اس جگہ وقف نہین دوسری جگہ ٹھہرنا چاہیے رمز قلا اس
جگہ ہوتا ہے جس جگہ مین وصل سے وقف اولیٰ ہو یہ رمز کمیاب ہے اکثر مصاحف مین نہین
دیکھا اس لیے اسکی مثال بھی قلم انداز ہوئی رمز مع و معانقہ اور تین نقطے یا اس شکل کے تینون
معانقے کی علامتین ہین معانقہ باب مفاعلہ کا مصدر ہے اور اُسکو مراقبہ بھی کہتے ہین لغوی
معنی معانقے کے بغلگیر ہونا اور اصطلاحی معنی دو وقف ہم پہلو ایک دوسرے کے اسطور پر واقع ہون
کہ ایک پر وقف کرین اور دوسرے کو ملا دین تو معنی مین کسی طرح کا خلل نہ آوے یہ رمز دو جگہ
لکھی جاتی ہے اسکے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک جگہ ٹھہرین اور دوسری جگہ [illegible]

Marfat.com

جگہ وقف بھی نہ چاہیئے دونون جگہ وصل بھی نہ چاہیئے مؤلف نے اکثر حفاظ کو دیکھا ہے
کہ بسبب عدم وقوف کے مقدم او رموخر کر ڈالتے ہین اس لیئے یہ عاجز علماے دین اور قرار
محققین کی راے کے موافق بیان کردیتا ہی اور ایسے جمیع مقامات کو لکھدیتا ہی جس سے سب
ظاہر ہوجاوے کہ کہان وقف اولی ہی آب جاننا چاہیئے کہ معانقہ سارے قرآن مین عند المتقدمین
سولہ جگہ اور عند المتاخرین اٹھارہ جگہ آیا ہی پیشتر متقدمین کے نزدیک جو ہی اسکا بیان ہوتا ہی
اول سورۃ البقرہ کے چوبیسوین کوع مین اِلَى التَّهْلُكَةِ ج وَاَحْسِنُوْا ج اَحْسِنُوْا پر وقف اولی ہی دوم
آل عمران کے سترھوین رکوع کے اخیر اور اٹھارھوین رکوع کے شروع مین لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
پر الْقَرْحُ ط سے اولی ہی سوم سورۂ مائدہ کے چھٹے رکوع مین وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ج پر وَمِنَ الَّذِيْنَ
هَادُوْا ج سے اولی ہی چہارم سورۂ اعراف کی گیارھوین رکوع مین جِئْتَهُمْ بِبَيِّنٰتٍ سے كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ج
پر اولی ہے پنجم سورۂ توبہ کے تیرھوین رکوع مین مُنٰفِقُوْنَ ط پر وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قف
سے اولی ہے ششم سورۂ ابراہیم کے دوسرے رکوع مین وَعَادٍ وَّثَمُوْدَ ط سے وَالَّذِيْنَ
مِنْ بَعْدِهِمْ ط پر اولی ہی ہفتم سورۂ فرقان کے تیسرے رکوع مین جُمْلَةً وَّاحِدَةً ج پر كَذٰلِكَ ج
سے اولی ہے ہشتم اسی سورہ کے پانچوین رکوع مین بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرَا ج سے عَلَى الْعَرْشِ ج
پر اولی ہے نہم سورۂ شعرا کے گیارھوین رکوع مین مُنْذِرُوْنَ ج سے ذِكْرٰى قف پر اولی ہی
دہم سورۂ احزاب کے دوسرے رکوع مین عَوْرَةٌ ج سے وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ج پر اولی ہی یازدہم سورہ
زخرف کے شروع حٰمٓ ج پر الْمُبِيْنِ لا اولی ہی دوازدہم سورۂ دخان کے شروع مین حٰمٓ ج پر
الْمُبِيْنِ لا سے اولی ہے سیزدہم سورۂ محمد کے پہلے رکوع مین اَوْزَارَهَا قف سے ذٰلِكَ ط پر اولی
ہی چہاردہم سورۂ طلاق کے دوسرے رکوع مین الْاَلْبَابِ ج صلے الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ج پر اولی ہی پانزدہم
سورۂ نون کے دوسرے رکوع مین زَعِيْمٌ ج سے اَمْ لَهُمْ شُرَكَاۤءُ ج پر اولی ہی شانزدہم سورۂ

Marfat.com

مدثر کے دوسرے رکوع میں اِلَّا اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ ط [illegible]
کے نزدیک ان اٹھارہ مقامات مندرجۂ ذیل میں معانقہ ہے اول [illegible]
میں لَا رَیْبَ ج سے فِیْہِ ج پر اولیٰ ہے دوم اسی سورۃ کے گیارھویں [illegible]
پر وَ مِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا ج سے اولیٰ ہے سوم اسی سورۃ کے اٹھائیسویں رکوع میں
تَهْتَدُوْنَ لا سے تَعْلَمُوْنَ ۃ پر اولیٰ ہے چہارم سورۂ آل عمران کے تیسرے رکوع میں
مِنْ خَیْرٍ مُّحْضَرًا ج سے وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ج پر اولیٰ ہے پنجم سورۂ مائدہ کے پانچویں
رکوع میں مِنَ اللّٰہِ مِبَیْنٌ لا سے مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ ج پر اولیٰ ہے ششم سورۂ اعراف کے
اکیسویں رکوع میں لَا تَاْتِیْھِمْ ج سے کَذٰلِکَ ج پر اولیٰ ہے ہفتم اسی سورۃ کے [illegible]
رکوع میں قَالُوْا بَلٰی ج سے شَھِدْنَا ج پر اولیٰ ہے ہشتم اسی سورۃ کے تیئیسویں رکوع میں
مِنَ الْخَیْرِ ج سے وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ ج پر اولیٰ ہے نہم سورۂ یونس کے دسویں رکوع میں
وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ج پر کَذٰلِکَ ج سے اولیٰ ہے دہم سورۂ ہود کے چوتھے رکوع میں مِنْ قَبْلِ ھٰذَا
سے فَاصْبِرْ ط پر اولیٰ ہے یازدہم سورۂ فرقان کے پہلے رکوع میں قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ج سے
ظُلْمًا وَّ زُوْرًا ج پر اولیٰ ہے دوازدہم سورۂ قصص کے چوتھے رکوع میں [illegible]
اِلَیْکُمَا ج پر بِاٰیٰتِنَا ج سے اولیٰ ہے سیزدہم سورۂ احزاب کے آٹھویں رکوع میں [illegible]
مَلْعُوْنِیْنَ ج پر اولیٰ ہے چہاردہم سورۂ مومن کے آٹھویں رکوع میں [illegible]
رُسُلَنَا قف پر اولیٰ ہے پانزدہم سورۂ دخان کے تیسرے رکوع میں [illegible]
سے کَالْمُهْلِ ج پر اولیٰ ہے شانزدہم سورۂ فتح کے چوتھے رکوع میں [illegible]
التَّوْرٰىةِ ج سے وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ج پر اولیٰ ہے ہفدہم سورۂ انشقاق میں اَنْ
لَّنْ یَّحُوْرَ ج سے بَلٰی ج پر اولیٰ ہے ہیجدہم سورۃ القدر میں مِنْ کُلِّ اَمْرٍ [illegible]

Marfat.com

پر اولیٰ ہے مگر اسمین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ اَمْرٍ ط پر وقف کرنا بہتر ہے اور بعض کہتے ہین کہ بِاِذْنِ رَبِّہِمْ ج پر اولیٰ ہے اور بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سَلٰمٌ ط پر اولیٰ ہے مگر رموز القرآن مین لکھا ہے کہ سورہ انشقاق مین اَن لَّن یَّحُوْرَ بَلٰٓی ج سے اور سورۃ القدر مین اَمْرٍ ط پر سَلٰمٌ قف سے بہتر ہے اب قاریون کو اختیار ہے جہان چاہے ٹھہرین فقط جاننا چاہیئے کہ بروایت حفص امام عاصم رحمہ اللہ کے نزدیک تمام قرآن شریف مین سکتات معنوی چار مقام پر ہین اول سورہ کہف کے شروع مین عِوَجًا سکتہ دوم سورہ یٰس کے چوتھے رکوع مین مِنْ مَّرْقَدِنَا سکتہ سوم سورہ قیمہ کے پہلے رکوع مین وَقِیْلَ مَنْ سکتہ رَاقٍ چہارم سورہ مطففین مین کَلَّا بَلْ سکتہ رَانَ اور جاننا چاہیئے کہ وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قول صحیح سے گیارہ مقام پر ہے اول سورہ بقرہ کے اٹھارھوین رکوع مین فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ ط دوم اسی سورہ کے پچیسوین رکوع مین مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ سوم سورہ آل عمران کے پہلے رکوع مین وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ ط چہارم سورہ مائدہ کے پانچوین رکوع مین مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ج پنجم اسی سورۃ کے ساتوین رکوع مین فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ ششم اسی سورۃ کے آخر رکوع مین مَا لَیْسَ لِیْ بِحَقٍّ ط ہفتم سورہ یونس کے پہلے رکوع مین قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ط ہشتم اسی سورۃ کے پانچوین رکوع مین اَحَقٌّ هُوَ ط نہم سورہ رعد کے دوسرے رکوع مین لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى دہم سورہ قدر مین مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ط یازدہم سورہ نصر مین وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّ گیارہ مقامون پر اکثر قرا کا اتفاق ہے اور جو بعض کے نزدیک ہین انکو عاجز نے چھوڑ دیا اور وقف غفران مطابق حدیث شریف کے تمام قرآن مین دس جگہ ہین قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من وقف علی عشرۃ المواضع فی القرآن ضمنت لہ

بِالْجَنَّةِ یعنی جس نے وقف کیا دسؔ مقام پہ قرآن میں [illegible]
ساتھ جنت کے اور وہ یہ ہین اوّل سورۂ مائدہ کے آٹھویں [illegible]
اَوْلِيَآءَ م دوؔم سورۂ انعام کے تیسرے رکوع میں اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ [illegible]
سورۂ سجدہ کے دوسرے رکوع مین كَانَ فَاسِقًا ط چہارؔم اسی رکوع [illegible]
پنجم سورۂ یٰس کے پہلے رکوع مین وَاَنْذَرْتَهُمْ ششم اسی سورۃ کے [illegible]
مین عَلَى الْعِبَادِ ہفتم اسی سورۃ کے چوتھے رکوع مین مِنْ مَّرْقَدِنَا م ہشتم اسی [illegible]
وَاَنِ اعْبُدُوْنِیْ ط نہم اسی سورۃ کے اخیر رکوع مین عَلٰۤى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ [illegible]
ملک کے دوسرے رکوع مین وَيَقْبِضْنَ م پر اور جاننا چاہیے کہ جو حدیث [illegible]
اوسکی سند کتب احادیث سے نہین پائی جاتی بعض بعض رسالون مین ہے اس [illegible]
عاجز نے اُسکو لکھدیا بہرحال اگرچہ صحت مین حدیث کے گفتگو ہے مگر ایسے مقامون
مین ٹھہرنا فائدے سے خالی نہین اور جاننا چاہیے کہ تمام قرآن مین وقف منزل [illegible]
قول معتبر کے چھ مقام پر ہے اور ایک روایت مین نو اور ایک روایت مین [illegible] مقام
پر ہے پہلے مطابق قول معتبر کے چھ مقام یہ ہین اوّل سورۂ بقرہ کے چودھوین رکوع
مین مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ دوم سترھوین رکوع مین لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ
سوم اٹھائیسوین رکوع مین وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ہ چہارم سورۂ حج کے چھٹے رکوع
مین صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ اگرچہ اس جگہ ظاہر مین کوئی وقف نہین مگر وقف
منزل کے اعتبار سے ٹھہرنا بھی اچھا ہے پنجم سورہ یٰس کے چوتھے رکوع مین [illegible]
ششم سورۂ مومن کے پہلے رکوع مین اَصْحٰبُ النَّارِ اور بعض کے نزدیک
نو جگہ ہین چھ کا تو بیان ہو چکا ہفتم سورۂ مائدہ کے آٹھوین رکوع مین [illegible]

Marfat.com

اَوْلِيَآءُ هُمْ هشتم سورہ انعام کے تیسرے رکوع مین اِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؔ نہم سورہ اعراف کے اُنیسوین رکوع مین اُصِيبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ج اور چودہ مقام مین اُن مین سے نو مقام ہو چکے اور پانچ مقام درج ذیل ہوتے ہین دہم سورہ آل عمران کے پہلے رکوع مین تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ م یازدہم سورہ انعام کے پندرھوین رکوع مین رُسُلُ اللّٰهِ ط دوازدہم سورہ اعراف کے تیئسوین رکوع مین يُوْحٰٓى اِلَيْهِ هُوَ م سیزدہم سورہ ملک کے دوسرے رکوع مین وَيَقْبِضْنَ ط چہاردہم قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اور انکو وقف جبرئیل بھی کہتے ہین اسلیئے کہ جب جبرئیل علیہ السلام نے جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین قرآن شریف کو پڑھا تھا ان مقامون مین وقف کیا تھا بدون اسکے کہ وحی منقطع ہو پس ایسی جگہ وقف اچھا اور موجبِ حسنات ہے واللہ اعلم بالصواب

چودھوین فصل روم اور اشمام اور اسکان اور ابدال کے بیان مین

اے اخی معلوم کرنا چاہیئے کہ روم اور اشمام اور اسکان اور ابدال وقف مین سے ہین اور وہ اس طرح سے ہین روم حالت وقف مین ہوتا ہے اور وہ قاریون کے نزدیک اور اُن کی اصطلاح مین تھوڑی سی حرکت دینا حرف موقوف پر اسطرح کہ خود سنے اور جو نزدیک بیٹھا ہو وہ سنے دور کا نہ سنے اور اُس کو اندھا معلوم کر سکتا ہے بہرہ نہین لیکن حقیقت ادا کی یہ ہے کہ حرکت کے تین حصے کر کے دو حصے چھوڑ کر ایک حصہ ادا کرے اور یہ وقف پیش یا زیر یا دو پیش یا دو زیر دونون حالت مین ہوتا ہے مانند نَسْتَعِيْنُ ۝ اور يَوْمِ الدِّيْنِ اور عَلِيْمٌ اور خَبِيْرٍ وغیرہ کے اور روم اسم فعل مبنی معرب سب مین ہوتا ہے زبر کی حالت مین نہین اور حرف بھی نہین ہوتا اس واسطے کہ زبر بولنے مین ایک

Marfat.com

بِالْجَنَّةِ ۃ یعنی جس نے وقف کیا دس مقام پر قرآن میں [illegible]
ساتھ جنت کے اور وہ یہ ہیں اول سورۂ مائدہ کے آٹھویں [illegible]
اَوْلِيَاۤءَ م دوم سورۂ انعام کے تیسرے رکوع میں اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ [illegible]
سورۂ سجدہ کے دوسرے رکوع میں كَانَ فَاسِقًا ط چہارم اسی [illegible]
پنجم سورۂ یس کے پہلے رکوع میں وَانَادَهُمْ ط ششم اسی سورۃ کے [illegible]
میں عَلَى الْعِبَادِ ج ہفتم اسی سورۃ کے چوتھے رکوع میں مِنْ مَّرْقَدِنَا م ہشتم اسی [illegible]
وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ط نہم اسی سورۃ کے اخیر رکوع میں عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ [illegible]
ملک کے دوسرے رکوع میں وَيَقْبِضْنَ م ۔ اور جاننا چاہیے کہ جو حدیث اوپر لکھی گئی ہے
اوسکی سند کتب احادیث سے نہیں پائی جاتی بعض رسالوں میں ہے اس لیے
عاجز نے اسکو لکھدیا بہرحال اگرچہ صحت میں حدیث کے گفتگو ہے مگر ایسے مقاموں
میں ٹھہرنا فائدے سے خالی نہیں اور جاننا چاہیے کہ تمام قرآن میں وقف منزل بطابق
قول معتبر کے چھ مقام پر ہے اور ایک روایت میں نو اور ایک روایت میں چودہ مقام
پر ہے پہلے مطابق قول معتبر کے چھ مقام یہ ہیں اول سورۂ بقرہ کے چودھویں رکوع
میں مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ م دوم سترھویں رکوع میں لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ج
سوم اٹھائیسویں رکوع میں وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۰ چہارم سورۂ حج کے چھٹے رکوع
میں صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ اگرچہ اس جگہ ظاہر میں کوئی وقف نہیں مگر وقف
منزل کے اعتبار سے ٹھہرنا بھی اچھا ہے پنجم سورہ یس کے چوتھے رکوع میں مِنْ مَّرْقَدِنَا
ششم سورۂ مومن کے پہلے رکوع میں اَصْحٰبُ النَّارِ ۶ اور بعض نسخے کے نو جگہ
نو جگہ میں چھ کا تو بیان ہو چکا ہفتم سورۂ مائدہ کے آٹھویں رکوع میں [illegible]

اَفَلَیاً توم ہشتم سورۂ انعام کے تیسرے رکوع مین اِنَّمَا یَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ یَسْمَعُوْنَ دہم سورۂ اعراف کے اُنیسوین رکوع مین اُصِیْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ج اور چودہ مقام مین اُن مین سے نو مقام ہوچکے اور پانچ مقام درج ذیل ہوتے ہین دہم سورۂ آل عمران کے پہلے رکوع مین تَاْوِیْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ م یازدہم سورۂ انعام کے پندرھوین رکوع مین رُسُلُ اللّٰهِ ط دوازدہم سورۂ اعراف کے تیئسوین رکوع مین لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ م سیزدہم سورۂ ملک کے دوسرے رکوع مین وَیَقْبِضْنَ چہاردہم قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اور انکو وقف جبرئیل بھی کہتے ہین اسلیئے کہ جب جبرئیل علیہ السلام نے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین قرآن شریف کو پڑھا تھا ان مقامون مین وقف کیا تھا بدون اسکے کہ وحی منقطع ہو پس ایسی جگہ وقف اچھا اور موجب حسنات ہے واللہ اعلم بالصواب

چودھوین فصل روم اور اشمام اور اسکان اور ابدال کے بیان مین

اے اخی معلوم کرنا چاہیئے کہ روم اور اشمام اور اسکان اور ابدال وقف مین سے ہین اور وہ اس طرح سے ہین روم حالت وقف مین ہوتا ہے اور وہ قاریون کے نزدیک اور اُن کی اصطلاح مین تھوڑی سی حرکت دینا حرف موقوف پر اسطرح کہ خود سنے اور جو نزدیک بیٹھا ہو وہ سنے دور کا نہ سنے اور اُس کو اندھا معلوم کرسکتا ہی بہرہ نہین لیکن حقیقت ادا کی یہ ہے کہ حرکت کے تین حصے کرکے دو حصے چھوڑ کر ایک حصہ ادا کرے اور یہ وقف پیش یا زیر یا دو پیش یا دو زیر دونون حالت مین ہوتا ہے مانند نَسْتَعِیْنُ ۝ اور یَوْمِ الدِّیْنِ اور عَلِیْمٌ اور خَبِیْرٍ وغیرہ کے اور روم اسم فعل مبنی معرب سب مین ہوتا ہے زبر کی حالت مین نہین اور حرکت بھی نہین ہوتا اس واسطے کہ زبر بولنے مین ایک

Marfat.com

ہلکا پن اور جلد پنا رکھتا ہی اور حرف مین اسواسطے نہین کہ حرکت کا آخر دینا ...
یہ وقت قریب وصل کے ہوتا ہے اشمام قاریون کی اصطلاح مین ہونٹا دونون ...
پیش پڑھنے کے طور پر ہے اور یہ وقت پیش یا دو پیش کی حالت مین ہوتا ہی انکو ...
کر سکتا ہی اندھا نہین لیکن ایک حالت مین اندھا بھی معلوم کر سکتا ہی وہ یہ کہ ...
کرتے وقت اندھے کا ہاتھ پکڑکے دونون لبون کو غنچہ کرکے معلوم کروا دے ...
معلوم کرسکے گا اور قاریون کے نزدیک اشمام کے چار معنے ہین پہلا وہ جو ...
کو دوسرے حرف مین داخل کرنا تیسرا یہ کہ ایک حرکت کو ساتھ دوسری حرکت ... داخل کرنا
قصد کرنا پیش کا ادا کرنا زیر سے چوتھا یہ کہ پوشیدہ کرنا حرکت کا یعنی ایسا ادا کرنا حرکت ...
معلوم نہ ہو مگر اثر اسکا کچھ باقی رہے ان تینون کو ہر قاری کا کام نہین کہ ادا کرسکے ...
نَسْتَعِیْنُ اور قَدِیْرٌ وغیرہ کے اور یہ وقت قریب وقت کے ہی اسکان اصطلاح مین
قاریون کی یہ ہے کہ گرانا حرکت کا وقف مین آخر کلمے سے سوائے اشمام اور روم کے یعنی
اس حرف کو ساکن پڑھنا خالص جس طرح یَعْلَمُوْنَ ۰ وغیرہ کے یعنی نون کے
زبر کو کچھ نہ پڑھکر خالص ساکن پڑھنا واو یا اور کوئی حرف ماقبل کے ساتھ اور ابدال یہ
کہ آخر کلمے مین اگر دو زبر ہین تو حالت وقف مین الف کے ساتھ بدل کرکے پڑھین گے
جس طرح شَیْئًا کو شَیْئَا اور سوءً کو سوءَا الف کے ساتھ لفظ

پندرھوین فصل مقطوع اور موصول کے بیان مین

اے اخی معلوم کرنا چاہیئے کہ تمام قرآن شریف قواعد پر عرب کے لکھا ہوا ہے مگر بعض بعض
جگہ ایک ہی لفظ کو کہین جدا لکھا ہے اور کہین ملا کر اس کی وجہین بہت ہین ایک یہ
ہے کہ کلام اللہ سیکھنے پڑھنے کی چیز ہے ممکن نہین ہے کسی بشر کو کہ بغیر سنے اور بے استاد

Marfat.com

پڑھ سکے جیسا کہ مقدور نہین ہے کسی شخص کو کہ اپنی عقل سے بغیر نقل کے اسکی تفسیر کرے اسواسطے قرآن شریف بھی ایسی وجہ پر لکھا کہ کسی شخص کو اسوجہ کے ساتھ قرأت کرنا ممکن نہو مگر اُس کے سننے اور اُس کے رسم خط سیکھنے کے بعد اس سے معلوم ہوا کہ قرآن شریف پڑھنا بغیر سننے اور سیکھے ہوے اُستاد کے خطا ہے اگرچہ وہ صحیح پڑھتا ہو کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہے من قال فی القرآن برائہٖ فاصاب فقد اخطاء یعنی جو شخص کہ کہے قرآن مین اور اُس مین بات کرے اپنی عقل سے پھر ٹھیک اور درست کہے جو حق معنی ہین سو ہی کہے سو اُس نے خطا کی اب قاریون کو ضرور ہے اُن مقامون کا پہچاننا کہ وقف کرین وقف اضطراری مقطوع پر اُس کے قطع کے مقام مین اور وقف کرے موصول پر جہان موصول تمام ہوا ہے اور جس وقت کہ مضطر نہو اُسوقت اگر ایسے مقام مین مقطوع یا موصول پر وقف کرے اس خیال سے کہ سننے والا خبردار اور ہوشیار ہو جاوے کہ مصحف امام مین یہ کلمہ جدا لکھا ہوا ہے۔ یا موصول یعنے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن شریف اپنے وقت مین لکھوایا تھا اُس مین سے ایک مصحف اپنے واسطے بھی رکھا تھا اُسی مصحف کو مصحف امام کہتے ہین اگر قاری چپکے سے خود پڑھے تو مقطوع اور موصول پر وقف کرنا کچھ احتیاج نہین ہان اگر یہ مطلب ہو کہ یہان وقف کرنے سے ہمین یاد رہیگا تو وقف کرے لیکن پھر دُہرا کے ابتدا کرنا واجب ہے جیسا کہ رموزات وقف کے بیان مین گذرا ایسا ہی عرب کے قاریونکا دستور ہے اب سبکا خلاصہ سنو اَنْ مفتوحہ مخففہ لا نہی سے جدا ہے دس مقام مین پہلا سورۂ اعراف کے تیرھوین رکوع مین اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَی اللّٰہِ اِلَّا الْحَقَّ دوسرا بھی اسی سورۃ کے اکیسوین رکوع مین اَنْ لَّا یَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ تیسرا سورۂ توبہ کے چودھوین رکوع مین

Marfat.com

اَن لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰہِ چوتھا سورہ ہود کے دوسرے رکوع میں وَاَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ پانچواں
بھی اسی سورۃ کے تیسرے رکوع میں اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰہَ چھٹا سورہ حج کے چوتھے
رکوع میں اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِیْ شَیْئًا ساتواں سورۂ یٰسٓ کے چوتھے رکوع میں اَنْ لَّا
تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ آٹھواں سورۂ دخان کے پہلے رکوع میں اَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَی اللّٰہِ
نواں سورۂ ممتحنہ کے دوسرے رکوع میں اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا دسواں سورۂ نون کے
پہلے رکوع میں اَنْ لَّا یَدْخُلَنَّهَا الْیَوْمَ اور سورۂ انبیا کے چھٹے رکوع میں جو اَنْ لَّآ اِلٰہَ
اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ہے اسمین اختلاف ہے قراء کا لیکن اکثر
کے نزدیک مقطوع ہے ان گیارہ مقامون کے سوا سب موصول ہین بالاتفاق اور اِنْ کسور
مخففہ جو شرطیہ ہے ما موکدہ سے جدا ہے ایک مقام مین وہ سورۂ رعد کے آخر رکوع میں ہے
وَ اِنْ مَّا نُرِیَنَّكَ پس اسکے سوا سب موصول ہین اور حرف عَنْ ما سے جدا ہے ایک
مقام مین وہ سورۂ اعراف کے بیسوین رکوع مین ہے عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ اس کے سوا سب
موصول ہین مانند عَمَّا یَعْمَلُوْنَ وغیرہ کے اور حرف مِنْ مَّا سے جدا ہے دو جگہ مین پہلے
سورۂ نسا کے چوتھے رکوع مین فَمِنْ مَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُكُمْ دوسرے سورۂ روم کے چوتھے
رکوع مین مِنْ مَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَکَآءَ اور سورۂ منافقون کے دوسرے رکوع
مین جو وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ ہے اسمین اختلاف ہے بعضے مصحف مین مقطوع اور بعض
مین موصول ہے مگر اکثر مصحفون مین مقطوع لکھا ہوا ہے ان تینون مقام کے سوا سب موصول ہے
اور اَمْ مَّنْ سے جدا ہے چار مقام مین پہلے سورۂ نسا کے سولھوین رکوع مین اَمْ مَّنْ
یَّکُوْنُ عَلَیْهِمْ وَکِیْلًا دوسرا سورۂ توبہ کے تیرھوین رکوع مین اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْیَانَهٗ
تیسرا سورۂ فصلت یعنی حم سجدہ کے پانچوین رکوع مین اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْٓ اٰمِنًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ

Marfat.com

چوتھا سورۂ صافات کے اول رکوع مین اَمْ خَلَقْنَا ان چار مقام کے سواسب موصول ہین اور لفظ حَیْثُ مَا سے قطع ہے دو مقام مین وہ سورۂ بقرہ کے سترھوین رکوع اور اٹھارھوین رکوع مین ہی وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ باقی ان دو کے سواسب موصول ہین اور اَنْ مفتوحہ مخففہ لَمْ سے جدا ہے دو جگہ مین اول سورۂ انعام کے سولھوین رکوع مین اَنْ لَمْ یَکُنْ رَبُّکَ دوسرا سورۂ بلد مین اَنْ لَمْ یَرَہٗ اَحَدٌ ان دو مقام کے سواسب موصول ہین اور اِنَّ مشددہ مکسورہ قطع ہے مَا موصولہ سے ایک مقام مین وہ سورۂ انعام کے سولھوین رکوع مین ہے اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ اِس مقام کے سواسب موصول ہین اور اَنَّ مشددہ مفتوحہ مَا موصولہ سے جدا ہے دو مقام مین اوّل سورہ حج کے آٹھوین رکوع مین وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ ھُوَالْبَاطِلُ دوسرا سورۂ لقمان کے تیسرے رکوع مین وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہِ الْبَاطِلُ اور اختلاف ہے دو مقام مین پہلا سورہ انفال کے پانچوین رکوع مین وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ دوسرا سورہ نحل کے تیرھوین رکوع مین اِنَّمَا عِنْدَاللّٰہِ ھُوَخَیْرٌ لَّکُمْ اکثر مصحفون مین ان دونون کو موصول لکھا ہے ان چارون کے سواسب موصول ہین بالاتفاق اور لفظ کُلِّ مَا سے جدا ہی ایک مقام مین وہ سورۂ ابراہیم کے پانچوین رکوع مین ہے وَاٰتٰکُمْ مِّنْ کُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْہُ اور اختلاف ہے چار مقام مین پہلا سورہ نساء کے بارھوین رکوع مین کُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَی الْفِتْنَۃِ اُرْکِسُوْا فِیْھَا دوسرا سورۂ اعراف کے چوتھے رکوع مین کُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّۃٌ لَّعَنَتْ اُخْتَھَا تیسرا سورۂ مومنون کے تیسرے رکوع مین کُلَّمَا جَآءَ اُمَّۃً رَّسُوْلُھَا چوتھا سورۂ ملک کے پہلے رکوع مین کُلَّمَآ اُلْقِیَ فِیْھَا فَوْجٌ یہ چارون مقام اکثر مصحفون مین موصول ہین ان مقامون مذکور کے سواسب موصول ہین بالاتفاق اور ایسا ہی اختلاف ہی

Marfat.com

لفظ بئس کی جدا ہین مَا سے جو سورۂ بقرہ کے گیارھوین رکوع مین ہے قُلْ بِئْسَمَا یَأْمُرُکُمْ بِهٖٓ اِیْمَانُکُمْ مگر اکثر مصحفون مین موصول لکھا ہے باقی ان کے سوا سب موصول ہین بالاتفاق اور علیحدہ گیارہ مقام مین فِیْ مَا موصول ہے پہلا سورۂ بقرہ کے اکیسوین رکوع مین فِیْ مَا فَعَلْنَ فِیْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ دوسرا سورۂ مائدہ کے ساتوین رکوع وَلٰکِنْ لِّیَبْلُوَکُمْ فِیْ مَآ اٰتٰکُمْ تیسرا سورۂ انعام کے اٹھارھوین رکوع رکوع مین قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ چوتھا بھی اسی سورۃ کے بیسوین رکوع مین دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَکُمْ فِیْ مَآ اٰتٰکُمْ پانچوان سورۂ انبیا کے ساتوین رکوع مین فِیْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ۔ چھٹا سورۂ نور کے دوسرے رکوع مین فِیْ مَآ اَفَضْتُمْ فِیْهِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ساتوان سورۂ شعرا کے آٹھوین رکوع مین فِیْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِیْنَ آٹھوین سورۂ روم کے چوتھے رکوع مین فِیْ مَا رَزَقْنٰکُمْ نوان سورۂ زمر کے اول رکوع مین فِیْ مَا هُمْ فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ۔ دسوین بھی اسی سورۃ کے پانچوین رکوع مین فِیْ مَا کَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ۔ گیارھوین سورۂ واقعہ کے دوسرے رکوع مین فِیْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ان گیارہ مقامون کے سوا سب موصول ہین اور وصل ہے لفظ اَیْنَ مَا سے دو مقام مین ایک سورۂ بقرہ کے چودھوین رکوع مین فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۔ دوسرا سورۂ نحل کے دسوین رکوع مین اَیْنَمَا یُوَجِّهْهُّ لَا یَاْتِ بِخَیْرٍ اور اختلاف اس لفظ کا تین مقام مین پہلے سورۂ نساء کے گیارھوین رکوع مین اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ دوسرا سورۂ شعرا کے پانچوین رکوع مین اَیْنَ مَا کُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ تیسرا سورہ احزاب کے آٹھوین رکوع مین اَیْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِیْلًا مگر ان تینون مقام پر اکثر مصحفون مین قطع لکھا ہوا ہے ان کے سوا سب قطع ہین

Marfat.com

بالاتفاق اور اِنْ مکسورہ شرطیہ وصل ہے لفظ لَمْ کے ساتھ ایک مقام مین وہ سورہ
ہود کے دوسرے رکوع مین ہے فَاِلَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَکُمْ اِس جگہ کے سوا سب مقطوع ہین
اور وصل ہے اَنْ مفتوحہ مخففہ دو مقام مین پہلا سورہ کہف کے چھٹے رکوع مین اَلَّنْ
نَّجْعَلَ لَکُمْ مَّوْعِدًا دوسرا سورہ قیامت کے اول رکوع مین اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَہٗ
ان دونون مقام کے سوا سب مقطوع ہین اور وصل ہے لفظ کَیْ لفظ لَا سے چار جگہ مین اول
سورہ آل عمران کے سولھوین رکوع مین لِکَیْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ دوسرا سورہ حج کے پہلے رکوع
مین لِکَیْلَا یَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَیْئًا تیسرا سورہ احزاب کے چھٹے رکوع مین لِکَیْلَا یَکُوْنَ عَلَیْکَ
حَرَجٌ چوتھا سورہ حدید کے تیسرے رکوع مین لِکَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ ان چار لفظون کے سوا
سب مقطوع ہین اور اتفاق قارین کا قطع پر ہے حرف عَنْ مَّنْ مفتوحہ سے دو مقام مین ایک
سورہ نور کے چھٹے رکوع مین وَیَصْرِفُہٗ عَنْ مَّنْ یَّشَآءُ دوسرا سورہ والنجم کے دوسرے
رکوع مین عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی ان دونون کے سوا سب موصول ہے اور اتفاق ہے قارین کا
قطع پر لفظ یَوْمَ کے لفظ ھُمْ سے دو جگہ مین ایک سورہ مومن کے دوسرے رکوع
مین یَوْمَ ھُمْ بَارِزُوْنَ دوسرے سورہ ذاریات کے اول رکوع مین یَوْمَ ھُمْ
عَلَی النَّارِ یُفْتَنُوْنَ سوا اِن دو کے سب موصول ہین اور اتفاق ہے قطع پر لام جار کے
اُسکے مجرور سے یعنی لام کو ھٰذَا وغیرہ سے چار جگہ مین ایک سورہ کہف کے چھٹے رکوع
مین مَالِ ھٰذَا الْکِتٰبِ دوسرا سورہ فرقان کے اول رکوع مین وَقَالُوْا مَالِ ھٰذَا
الرَّسُوْلِ تیسرا سورہ معارج کے دوسرے رکوع مین فَمَالِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا چوتھا سورہ
نساء کے گیارھوین رکوع مین فَمَالِ ھٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ ان چارون کے سوا سب موصول
ہین اور اختلاف ہے وَلَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ کی تا مین بعضے مصحف مین جو اس تا کو مقطوع

Marfat.com

لکھا ہے یہ محض غلطی ہے کیونکہ مصحف امام مین اس تا کو موصول لکھا ہے حِینَ کیساتھ
اور مصحف امام کے سوائے حجازی اور شامی اور عراقی مصحفون مین بھی موصول لکھا ہے
لَاتَ حِینَ کی تا کو اور اختلاف کیا ہے قاریون نے وقف کرنے مین سو امام کسائی وقف
کرتے ہین لَاتَ پر ہا کے ساتھ بسبب اصل ہونے ہا کے تانیث کے واسطے کیونکہ تانیث
کی صورت لکھنے مین ہا کی صورت تا لکھتے ہین اور وقف کرنے مین ہا کے ساتھ بدل جاتی
ہے باقی جملہ قاری وقف کرتے ہین تا کے ساتھ اور ابو عبیدہ کے نزدیک وقف کرنا کا
پر ہے اور شروع کرنا تَحِیْنَ سے اور وہ کہتے ہین کہ مین نے اس لفظ کو مصحف امام مین تَحِیْنَ دیکھا
ہے اور یہ تا زیادہ کیجاتی ہے لفظ حِیْنَ مین مگر اکثر لوگون کے قول مین اس لفظ کے اور جو لا ہے
وہ لا نافیہ ہے اور اسپر تاے تانیث کلمے کی نشانی کیواسطے داخل ہوئی ہے اس کلمے کو
فعل کے ساتھ مشابہ کرنے کو اور اتفاق قاریون کا ہے وصل پر ان لفظون کے جو سورہ
مطففین وغیرہ مین ہے جس طرح اَوْ وَّزَنُوْا اور كَالُوْا کے لفظ کو ھُمْ سے اور ال یعنی تعریف
کیواسطے جو الف لام ہے اور لفظ ہا جو خبردار کرنے کے واسطے بولتے ہین اور جو حرف ندا
کیواسطے مقرر ہے جس لفظ پر یہ سب آوین اُن لفظون کو ان سے لکھنے اور پڑھنے مین
جدا مت کرو مانند وَاِذَا كَالُوْھُمْ اور اَوْ وَّزَنُوْھُمْ اور وَالْاَرْضِ اور ھٰذَا اور ھٰٓؤُلَاۤءِ
اور یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اور یٰبَنِیْٓ اور جو ان سب کے مانند ہین اور وقف نہ کیا جاوے ان حرفون پر
اور شروع نہ کیا جاوے اُنکے مابعد کے اسمون سے اور جو رسم خط ہے زیادتی حرفون مین مانند
زیادتی الف کے مثل لَاْاَذْبَحَنَّهٗ کے اور مانند زیادتی واو کے مثل سَاُورِیْكُمْ
اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور مشکوٰۃ وغیرہ کے اور مانند گرا دینے الف کے بعض
اسماء مین سے مانند اسمٰعیل کے اور مانند ان سب کے یہان بیان اس رسم خط کا نہین کیا گیا

Marfat.com

اصول کہ یہ رسم خط تجوید سے علاقہ نہیں رکھتا اور جو تجوید سے علاقہ رکھتا ہے سو مقطوع اور موصول ہے فقط

سولھوین فصل تاے تانیث کے بیان مین

اے اخی معلوم کرنا چاہیئے کہ تاے تانیث کی وہ نشانی ہے مونث کی اسکے لکھنے کا دستور عرب مین گول یعنی مدوّر ہے مثل ہا ہوز کی شکل کے حالت وقف مین اس تا کو ہا پڑھتے ہین اور وصل مین تا جس طرح رَحْمَةٌ اور رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اور اس تا کو تاے دراز جو بعض مقام مین لکھتے ہین وہ خلاف دستور عرب کے ہے اور اس تا کو حالت وقف اور وصل دونون حالتین تا پڑھتے ہین جسطرح سَمٰوٰتٍ اور وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ وغیرہ کے اور معلوم کرنا چاہیئے کہ تا سارے قرآن مین کس کس مقام پر ہے اور اور کس مقام پر اختلاف ہے قراء کا جاننا چاہیئے کہ لفظ رحمت سات مقام مین تاے دراز کے ساتھ لکھی گئی ہے پہلا سورہ بقرہ کے ستائیسوین رکوع مین اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
دوسرا سورہ اعراف کے ساتوین رکوع مین اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝
تیسرا سورہ ہود کے ساتوین رکوع مین رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ
چوتھا سورہ مریم کے شروع مین ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّآ ۚ
پانچوان سورہ روم کے پانچوین رکوع فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا چھٹوان و ساتوان دو مقام سورہ زخرف کے تیسرے رکوع مین اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ اور اسی آیت مین آگے بڑھکے ہے وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ اور نعمت کی تا گیارہ مقام مین دراز مرقوم ہے اول سورہ بقرہ کے انتیسوین رکوع مین وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ دوسرا آل عمران کے گیارھوین رکوع مین وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً تیسرا سورہ مائدہ کے دوسرے رکوع مین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

Marfat.com

اذکروا نعمت اللہ چوتھا و پانچوان دو مقام سورہ ابراہیم کے پانچویں رکوع میں
بدلوا نعمت اللہ کفرا واحلوا قومھم اور وان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوھا
چھٹوان سورہ نحل کے دسوین رکوع مین وبنعمت اللہ ھم یکفرون ہ ساتوان
اسی سورۃ کے گیارھوین رکوع مین یعرفون نعمت اللہ ثم ینکرونھا آٹھوان اسی سورۃ کے
پندرھوین رکوع مین واشکروا نعمت اللہ نوان سورہ لقمان کے چوتھے رکوع مین تجری
فی البحر بنعمت اللہ لیریکم من ایتہ دسوان سورہ فاطر کے اول رکوع مین یایھا الناس اذکروا
نعمت اللہ گیارھوین سورہ طور کے دوسرے رکوع مین فما انت بنعمت ربک بکاھن ولا مجنون اور لفظ
لعنت کا دو مقام مین ہے تاے دراز سے پہلا آل عمران کے ساتوین رکوع مین فنجعل لعنت اللہ علی
الکذبین دوسرا سورہ نور کے اول رکوع مین والخامسۃ ان لعنت اللہ اور امرات
کی تا سات مقام مین دراز ہے پہلا سورہ آل عمران کے چوتھے رکوع مین وقالت امرات
عمران دوسرا سورہ یوسف کے چوتھے رکوع مین وقال نسوۃ فی المدینۃ امرات العزیز
تیسرا بھی اسی سورۃ کے ساتوین رکوع مین قالت امرات العزیز الان چوتھا سورہ قصص کے
پہلے رکوع مین وقالت امرات فرعون قرت عین لی ولک پانچوان اور چھٹوان
اور ساتوان سورہ تحریم کے دوسرے رکوع مین اول کفروا امرات دوسرا نوح وامرات
لوط تیسرا امنوا امرات فرعون اور لفظ معصیت مین چو تاے دراز ہے وہ خاص کر کے سورہ
مجادلہ کے دوسرے رکوع مین دو بار مکرر آئی ہے ایک ومعصیت الرسول دوسرے
ومعصیت الرسول وتناجوا بالبر والتقوی اور لفظ شجرت ایک جگہ مین تاے دراز سے
ہے وہ سورہ دخان کے تیسرے رکوع مین ہے ان شجرت الزقوم اور لفظ سنت پانچ
مقام مین تاے دراز سے ہے پہلا سورہ انفال کے پانچوین رکوع مین فقد مضت

Marfat.com

سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ دوسرا اور تیسرا اور چوتھا سورہ فاطر کے پانچویں رکوع میں ہے پہلا فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ دوسرا فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا تیسرا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا پانچوان سورہ مومن کی آخر میں سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ اور لفظ قُرَّتُ کا ایک مقام مین آیا ہے وہ سورہ قصص کے پہلے رکوع مین ہے قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ اور لفظ جَنَّتُ کا تاے دراز سے ایک مقام مین آیا ہے وہ سورہ واقعہ کے تیسرے رکوع مین ہے فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ اور لفظ فِطْرَتَ کا تاے دراز سے ایک مقام مین آیا ہے وہ سورہ روم کے چوتھے رکوع مین ہے فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا اور لفظ بَقِيَّتُ کا وہ بھی ایک مقام مین سورہ ہود کے آٹھوین رکوع مین آیا ہے بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اور لفظ ابْنَتَ کا کہ وہ ایک مقام مین سورہ تحریم کے دوسرے رکوع مین آیا ہے وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِيْ اور لفظ كَلِمَتُ کا کہ وہ ایک مقام مین سورہ اعراف کے سولھوین رکوع مین آیا ہے وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى یہ کئی الفاظ جو گذرے ہین سب تاے دراز سے ہین اور چند الفاظ لکھے جاتے ہین کہ اسمین قاریون کا اختلاف ہے جمع اور مفرد ہونے مین وہ نو مقام مین آئے ہین اور مصحفون مین لکھے ہوے ہین تاے دراز کے ساتھ پہلا سورہ انعام کے تیرھوین رکوع میں وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا دوسرے سورہ یونس کے چوتھے رکوع مین وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْا تیسرا سورہ یوسف کے دوسرے رکوع مین اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ چوتھا بھی اسی سورۃ کے دوسرے رکوع مین وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ پانچوان اسی سورۃ کے اسی رکوع مین اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ چھٹا سورہ عنکبوت کے چوتھے رکوع مین وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ

Marfat.com

ساتوان سورہ سبا کے پانچوین رکوع مین وَهُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ آٹھوان سورہ فاطر کے پانچوین رکوع مین عَلٰی بَیِّنَتٍ مِّنْهُ نوان سورہ مرسلات کے اول رکوع مین جِمٰلَتٌ صُفْرٌ فقط

استرھوین فصل وقف کفران کے بیان مین

جاننا چاہیئے کہ وقف کفران کو صاحب مقنع ودرۃ الفرید نے بہتر جگہ تجویز کیا ہے کہ اگر اتنی جگہ عمدًا وقف کرے تو کفر ہے اور وقف سے مراد ٹھہر جانا یا دم توڑنا ہے پہلا فاتحہ مین صِرَاطَ الَّذِیْنَ پر وقف کیا پھر ابتدا کی اَنْعَمْتَ سے دوسرا سورہ بقرہ کے بارھوین رکوع مین عَلٰی مُلْكِ سُلَیْمٰنَ وَمَا پر پھر شروع کیا كَفَرَ سُلَیْمٰنُ سے تیسرا اسی سورۃ کے تیرھوین رکوع مین وَقَالُوا پر پھر شروع کیا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ سے چوتھا بھی اسی سورۃ کے چودھوین رکوع مین وَقَالُوا پر پھر شروع کیا اتَّخَذَ اللّٰهُ سے پانچوان سورہ آل عمران کے چھٹے رکوع مین لَا تَعْلَمُوْنَ مَا پر پھر شروع کیا كَانَ اِبْرَاهِیْمُ یَهُوْدِیًّا سے چھٹا اسی سورۃ کے انیسوین رکوع مین لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوا پر پھر شروع کیا اِنَّ اللّٰهَ سے ساتوان بھی اسی سورۃ کے بیسوین رکوع مین رَبَّنَا مَا پر پھر شروع کیا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سے آٹھوان سورہ نسار کے دوسرے رکوع مین یُوْصِیْكُمُ پر پھر شروع کیا اللّٰهُ فِیْ اَوْلَادِہٖ سے نوان اسی سورۃ کے تیئیسوین رکوع مین سُبْحٰنَهٗ اَنْ یَّكُوْنَ پر پھر شروع کیا لَهٗ وَلَدٌ سے دسوان سورہ مائدہ کے تیسرے رکوع مین وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ پر پھر شروع کیا وَالنَّصٰرٰی سے گیارھوان اسی سورۃ کے پانچوین رکوع مین مِنَ الْخٰسِرِیْنَ فَبَعَثَ پر پھر شروع کیا اللّٰهُ غُرَابًا سے بارھوان بھی اسی سورۃ کے آٹھوین رکوع مین یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا پر پھر شروع کیا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ سے تیرھوان بھی

Marfat.com

[illegible] پھر شروع کیا یَدُ اللهِ مَغْلُوْلَةٌ سے
[illegible] اسی سورة کے دسوین رکوع مین لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْا پر پھر شروع کیا
اِنَّ اللهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ سے پندرھوان بھی اسی سورة کے گیارھوین رکوع مین وَمَا لَنَا
پر پھر شروع کیا لَا نُؤْمِنُ بِاللهِ سے سولھوان بھی اسی سورة کے سولھوین رکوع مین
ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ پر پھر شروع کیا اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللهِ سے
سترھوان سورۂ انعام کے دوسرے رکوع مین ءَاِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ پر پھر شروع کیا
مَعَ اللهِ اٰلِهَةً اُخْرٰی سے اٹھارھوان اسی سورة کے تیرھوین رکوع مین بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ اَنّٰی پر پھر شروع کیا یَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ سے انیسوان اسی سورة کے انیسوین رکوع
مین مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَیْكُمْ اَلَّا پر پھر شروع کیا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئًا سے بیسوان سورہ اعراف
کے [illegible]ھوین رکوع مین عَلَی اللهِ كَذِبًا اِنْ پر پھر شروع کیا عُدْنَا فِیْ مِلَّتِكُمْ سے اکیسوان
سورۂ توبہ کے پانچوین رکوع مین وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ پر پھر شروع کیا عُزَیْرُ ابْنُ اللهِ سے
بائیسوان بھی اسی رکوع مین وَقَالَتِ النَّصٰرٰی پر پھر شروع کیا الْمَسِیْحُ ابْنُ اللهِ
سے تیئسوان بھی اسی سورة کے بارھوین رکوع مین وَقَعَدَ الَّذِیْنَ پر پھر شروع کیا
كَذَبُوا اللهَ وَرَسُوْلَهٗ سے چوبیسوان سورۂ یونس کے ساتوین رکوع مین اَلَآ اِنَّ
اَوْلِیَآءَ اللهِ لَا پر پھر شروع کیا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ سے پچیسوان سورۂ ہود کے
تیسرے رکوع مین وَلَا پر پھر شروع کیا اَقُوْلُ لَكُمْ سے چھبیسوان اسی سورة کے
[illegible] رکوع مین وَلَآ پر پھر شروع کیا اَعْلَمُ الْغَیْبَ سے ستائیسوان اسی سورة کے
[illegible] مین وَلَآ اَقُوْلُ پر پھر شروع کیا اِنِّیْ مَلَكٌ سے اٹھائیسوان سورۂ یوسف کے
پہلے رکوع مین لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنِ پر پھر شروع کیا اقْتُلُوْا یُوْسُفَ سے انتیسوان

Marfat.com

اسی سورۃ کے تیسرے رکوع میں [illegible]
لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ سے [illegible]
شروع کیا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ [illegible]
شروع کیا تَسْتَوِی الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ [illegible]
وَجَعَلُوْا پر پھر شروع کیا اللّٰهُ [illegible]
مین قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِی پر پھر شروع کیا اللّٰهُ [illegible]
رکوع مین بِمُصْرِخِكُمْ پر پھر شروع کیا [illegible]
اسی رکوع مین اِنِّیْ كَفَرْتُ پر پھر شروع کیا [illegible]
اسی سورۃ کے ساتوین رکوع مین وَلَا تَحْسَبَنَّ [illegible]
سینتیسوان بھی اسی رکوع مین فَلَا تَحْسَبَنَّ [illegible]
اڑتیسوان سورۂ حجر کے پہلے رکوع مین یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْ نُزِّلَ [illegible]
شروع کیا اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ سے انتالیسوان سورۂ نحل [illegible]
اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْا پر پھر شروع کیا اِلٰهَیْنِ اثْنَیْنِ [illegible]
چودھوین رکوع مین وَاَنَّ اللّٰهَ [illegible] پر پھر شروع کیا [illegible]
اکتالیسوان وَاللّٰهُ [illegible] پر پھر شروع کیا [illegible]
بیالیسوان سورۂ بنی اسرائیل کے چوتھے رکوع [illegible]
شروع کیا وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا سے تینتالیسوان [illegible]
وَیُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا پر پھر شروع کیا اتَّخَذَ اللّٰهُ [illegible]
مریم کے چھٹے رکوع مین عِنْدَ الرَّحْمٰنِ [illegible]

Marfat.com

[illegible] طٰہٰ کے پہلے رکوع مین لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا
[illegible] سورہ کے چوتھے رکوع مین فَقَالُوْا پر
[illegible] سورہ نور کے پانچوین رکوع مین
[illegible] پھر شروع کیا شَرْقِیَّةٍ وَّلَا غَرْبِیَّةٍ سے
[illegible] کے پانچوین رکوع مین لَھُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا
[illegible] وَمَا الرَّحْمٰنُ سے انچاسوان سورہ شعراء کے دوسرے رکوع مین
[illegible] پھر شروع کیا وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ سے پچاسوان سورہ قصص کے
[illegible] مین یٰھَامٰنُ عَلَی الطِّیْنِ پھر شروع کیا فَاجْعَلْ لِّیْ صَرْحًا لَّعَلِّیْ
[illegible] اکاونوان سورہ یٰسٓ کے چوتھے رکوع مین مِنْ مَّرْقَدِنَا
[illegible] پھر شروع کیا ھٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ سے باونوان
[illegible] کے پانچوین رکوع مین مِنْ اِفْکِھِمْ لَیَقُوْلُوْنَ پھر شروع کیا
[illegible] ترپنوان سورہ صٓ کے پہلے رکوع مین وَقَالَ الْکٰفِرُوْنَ پھر شروع
[illegible] چوونوان سورہ زمر کے پہلے رکوع مین نَسِیَ مَا کَانَ
[illegible] پھر شروع کیا لِلّٰہِ اَنْدَادًا لِّیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِہٖ
[illegible] کے تیسرے رکوع مین اِلٰی فِرْعَوْنَ وَھَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا
[illegible] کَذَّابٌ سے چھپنوان بھی اسی رکوع مین وَقَالَ فِرْعَوْنُ
[illegible] اَقْتُلْ مُوْسٰی وَلْیَدْعُ رَبَّہٗ سے ستاونوان بھی اسی سورۃ
[illegible] تَدْعُوْنَنِیْ لِاَکْفُرَ بِاللّٰہِ وَاُشْرِکَ بِہٖ پھر شروع کیا مَا لَیْسَ
[illegible] نوان سورہ فصلت کے تیسرے رکوع مین وَلٰکِنْ ظَنَنْتُمْ

Marfat.com

پر پھر شروع کیا اَنَّ اللّٰہَ لَا یَعْلَمُ [illegible]

مین قُلْ اِنْ کَانَ پر پھر شروع کیا [illegible]

چوتھے رکوع مین وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ پر پھر شروع [illegible]

سے اکسٹھوان سورۂ طور کے پہلے رکوع مین [illegible]

شروع کیا لَغْوٌ فِیْھَا سے باسٹھوان سورۂ والنجم [illegible]

مِّنْ یَّحْمُوْمٍ پر پھر شروع کیا بَارِدٍ وَّلَا کَرِیْمٍ سے [illegible]

مین اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ پر پھر شروع کیا اکْفُرْ فَلَمَّا کَفَرَ سے [illegible]

رکوع مین فَامْتَحِنُوْا پر پھر شروع کیا ھُنَّ اللّٰہُ [illegible]

رکوع مین لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ پر پھر شروع کیا [illegible]

سورۂ والنازعات کے پہلے رکوع مین فَحَشَرَ فَنَادٰی [illegible]

الْاَعْلٰی سے سرسٹھوان سورۂ والضحیٰ مین وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی پر پھر [illegible]

رَبُّکَ سے ارسٹھوان بھی اسی سورۃ مین رَبُّکَ وَمَا پر پھر شروع [illegible]

خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی سے انہترواں سورۂ ماعون مین [illegible]

شروع کیا وَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ سے ستروان [illegible]

الْکٰفِرُوْنَ لَا پر پھر شروع کیا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ سے [illegible]

اَعْبُدُ وَلَا پر پھر شروع کیا اَنَا عَابِدٌ سے بہتروان [illegible]

پر پھر شروع کیا لَہٗ کُفُوًا اَحَدٌ سے نعوذ باللّٰہ من [illegible]

سے وقف کفران اور بھی بہت ہین اگر قیاس کر [illegible]

ہوسے پر تاکید جملہ علماے دین وفضلاے محققین کی ہے [illegible]

[illegible] عظیم سے بچین اور اس عاجز نے
[illegible] ہر ہر لفظ پر سکتہ کرکے پڑھتے ہین اور
[illegible] سے ایسی غلطی سننے مین نہین آئی فقط

[illegible] فصل بیان مین اُن الفاظ کے جو حرکت اور مخرج [illegible] صفات کے فرق پڑھنے سے دہشت کفر کی ہی اور نماز بھی فاسد ہوتی ہی بسبب بگڑنے معنی کے

[illegible] معلوم کرنا چاہیے کہ قرآن شریف کے پڑھتے وقت عوام الناس سے تو بہت [illegible] ہوا کرتی ہین مگر اس زمانے کے خاص بھی بعض بعض ایسے ہین [illegible] پڑھتے ہین اس سبب سے اس عاجز نے چند الفاظ کو بعض بعض کتابون سے انتخاب کرکے اس رسالہ مین مندرج کیا تا کہ اُن الفاظ کو پڑھتے وقت ہوشیار [illegible] اس بلائے عظیم سے بچین ۱۸ اٹھارہ مقام ایسے ہین کہ زیر کو پیش [illegible] کو زیر یا زیر کو پیش یا زبر پڑھین تو خوف کفر کا ہوتا ہے اور نماز بھی [illegible] ہے اور چھ مقام ایسے ہین کہ مخارج اور صفات کے فرق پڑنے سے بھی خوف [illegible] ہے اور نماز بھی فاسد ہوتی ہے اب اُن مقامون کو شمار کرو اور الفاظ کو دل مین [illegible] پہلا مقام سورۂ فاتحہ مین اَنْعَمْتَ کی تا کے اوپر زبر ہے اگر پیش پڑھے [illegible] بقرہ کے پندرھوین رکوع مین وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ رَبُّه کی با [illegible] اگر زبر پڑھے تیسرا بھی اسی سورۃ کے تینتیسوین رکوع مین وَقَتَلَ [illegible] دالِ ثانی پر پیش ہے اگر زیر پڑھے چوتھا بھی اسی سورۃ کے

Marfat.com

پینتیسوین رکوع مین وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ [illegible]
نساء کے بائیسوین رکوع مین [illegible]
اگر زبر پڑھے چھٹا سورہ توبہ کے اول رکوع [illegible]
وَرَسُوْلُہٗ کی لام پر پیش ہے اگر زیر پڑھے [illegible]
اسرائیل کے دوسرے رکوع مین وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ [illegible]
آٹھوان سورہ طٰہٰ کے ساتوین رکوع مین وَعَصٰی اٰدَمُ رَبَّہٗ کی [illegible]
پیش پڑھے نوان سورہ انبیاء کے چھٹے رکوع مین اِنِّیْ کُنْتُ [illegible]
تا پر پیش ہے اگر زبر پڑھے دسوین سورہ شعراء کے [illegible]
مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ کی ذال مین زیر ہے اگر زبر پڑھے گیارھوان [illegible]
رکوع مین اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ کی ہا پر زبر ہے اگر پیش پڑھے [illegible]
کے دوسرے رکوع مین وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِیْہِمْ مُنْذِرِیْنَ کی [illegible]
اگر زبر پڑھے تیرھوان سورہ حشر کے [illegible]
کے واو مین زیر ہے اگر زبر پڑھے چودھوان سورہ [illegible]
یَاْکُلُہٗ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ کی ہمزہ پر پیش ہے [illegible]
کے اول رکوع مین فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ [illegible]
سولھوان سورہ مرسلات کے دوسرے رکوع مین [illegible]
زبر پڑھے سترھوان سورہ والنازعات کے [illegible]
مُنْذِرُ کی ذال مین زیر ہے اگر زبر پڑھے [illegible]
لفظ مِنْ مین اگر زبر پڑھے اور جب [illegible]

Marfat.com

[illegible] بلاں کر وہ نماز جتنے کہ الفاظ نہ پڑھے

[illegible] مطلب چوطلب ہے نہیں ہے اگر ذا سے پڑھے

[illegible] بیلف یا پانچوان لفظ تَوَّابًا جو تا

[illegible] وَلَا الضَّالِّينَ [illegible] جو صاد سے ہے اگر سین سے

[illegible] لگتی ہے الف پڑھے تو اُسمین بھی نماز کو فاسد لکھا ہے فقط

[illegible]	[illegible] ضاد معجمہ کی بحث مین	

[illegible] ضاد معجمہ کا قصہ چلا آتا ہے زمانہ حضرت امیر المومنین عمر رضی

[illegible] آخر تک وہ قصہ یون ہے کہ جس وقت حضرت عمر رضی فتحیاب

[illegible] روم پر تو ہزار ہا غلام اور لونڈی لوٹ مین آئے

[illegible] کسی کا باپ عجمی تھا اور اکثر وہی مان عجمی تھی پھر

[illegible] ضاد معجمہ فصیحہ کا مشکل زیادہ ہوا اسی سبب سے اختلاف

[illegible] ذال معجمہ یا ذال یا زا ر بلام مفخمہ یا بہ تشبیہ ظا یا خالص ظا

[illegible] حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان سب کو شرح

[illegible] نعیم بدخشانی رح نے فرید الفواد مین جو کہ شرح جزری ہے

[illegible] کی شرح مین بیت

[illegible]	مخرج	میز من الظاء وکلها تجی

[illegible] ملقب ابو عمرو لدانی عالم ربانی نے اخیر

[illegible] دوسری کتاب تیسیر اور سب امام القراء

[illegible] بعض الفقهاء من اصحابنا لا یقرء الصلوۃ

Marfat.com

خلف من لم یتغیر الضاد من الظاء وذلک الخ
اور تحقیق تھے بعض فقہا اصحاب ہمارے سے کہ ...
کے جو نہین تغیر دیتا تھا ضاد کو ظار سے امر ...
اور یہی مراد ہے فساد نماز سے اب اگر کوئی سکہ کہ ہم ...
ہین اور سننے والے سب سنتے ہین کہ خالص ظا یا ذال ...
ظار یا بصورت ظار یا ذال یا زا سے یا دال کو پڑکے ...
پڑھتا ہے تو بیشک قاری سننے ولے کی نماز فاسد ہوگئی ...
کے اِس پر اتفاق ہے تمام فقہا کا کسی صاحب کو اگر دیکھنا ...
ہین زلۃ القاری کے باب مین دیکھو ے خلاصہ سب مسائل ...
خلاصہ ان سب دلیلون سے معلوم ہوا کہ یہ ضاد فصیح اور صحیح ...
ہے اور نہ مائل بظار معجمہ ہے کیونکہ مائل یا ابدال یا ...
قاعدہ منحصر ہے اور پر اتحاد مخرج کے نہ باعتبار صفات کے ...
جو صاحب کہ ضاد کو ظار پڑھتے ہین اُن کو یہ تمیز نہین ہوتی کہ ...
ضاد کو اور اس مین استطالت جو صفت خاص ہے ...
اتنی تو اُن کو تمیز کہان فقط حجت کرتے ہین اور یہ نہین دیکھتے کہ ...
کی ہے یا اہل عرب کی فقط اپنے منھ سے میان مٹھو بنتے ہین اگر ...
تو ضرور قرار عرب بھی اسی طور ادا کرتے مگر آج تک ...
نہین سنا کہ ضاد کو ظار پڑھتے ہین اب امام محمد جزری رحمۃ اللہ ...

والضاد باستطالۃ و مخرج		میز من الظاء

اور دوسری کتابون مین جو لکھا ہے کہ ضاد کو ادا کرو ساتھ استطالت کے اپنے مخرج سے اور تمیز کرو ضاد کو ظاء سے یہ اُن کے قول سے غلط ٹھہرا اور وہ جو بغیر استطالت کے ظا پڑھتے ہین صحیح ہوا اور عمدًا ظاء سے پڑھنا جو منع لکھا ہے شامی وغیرہ مین یہ غلط ٹھہرا جن صاحبون کو تحقیق کرنا منظور ہو اس بحث کا رسالہ تحفۂ نذیریہ اور وسیلۃ القاری وغیرہ مین دیکھ لین کہ کیا لکھا ہے ایسے ضاد کے پڑھنے والے کو اور جو اکثر علماء آج کل کے ضاد سے پڑھنے پر حکم دیتے ہین ضَآلِّیْنَ کو یہ معذور کا مسئلہ ہے ایسا ہر شخص پر درست نہین کہ بغیر محنت کے ضاد کو ظاء پڑھے کیونکہ اس سے معنی بدلتے ہین اب اگر بغیر مشق کے قصدًا پڑھیگا قرآن شریف مین تو گنہگار ہوگا اگر نماز مین پڑھے گا تو نماز فاسد ہوگی بسبب معنی بدلنے کے اور اگر مشق کرنے کے بعد جیسا آوے ویسا پڑھے تو گنہگار نہ ہوگا اور نہ نماز فاسد ہوگی کیونکہ وہ معذور ہے جیسا کہ ذکر کیا ملا علی قاری رح نے اپنی شرح جزری مین اور وہ یہ ہے وقال ابن المصری رح وتبعه الرومی رح ویتحرز عن علام بیانهما فانه لو ابدل ضاد الظاء او بالعکس بطلت صلوٰته لفساد المعنی وقال بحرق فلو ابدل ضاد الظاء عامدًا بطل صلوٰته علی الاصح لفساد المعنی وقال المصری رح فلو ابدل ضاد الظاء فی سورۃ الفاتحة لم تصح صلوٰته بتلك الكلمة اقول فیه خلاف طویل الذیل فی هذا المعنی وخلاصة المرام علی ما ذکره ابن الهمام من ان الفصل ان کان بلا مشقة کالطاء مع الصاد فقراء الطالحات مکان الصالحات تفسد وان کان مشقة کالضاد مع الظاء والصاد مع السین والطاء مع التاء قیل تفسد واکثرهم لا تفسد انتهی وروی محمد بن رح سلمة لا تفسد

لان العجم لا یتمیزون بین هٰذه الاحرف وکان القاضی الامام الشهید
نقول الاحسن فیه ان یقال ان جری علی لسانه ولم یکن ممیزا او کان ممیزا
فانه ادی الکلمة علی وجههما لا تفسد صلوته وکذا روی عن محمد بن مقاتل
وعن الشیخ الامام اسمٰعیل زاهدؒ وقال الشارح وهذا معنی ما ذکره فی فتاوی الحجة انه
یفتی فی حق الفقهاء باعادة الصلوة وفی الحق العوام بالجواز اقول ح هذا التفصیل حسن
فی هذا الباب والله اعلم بالصواب وقال صاحب المنیة اما اذا قرء مکان الدال
طاءً ومکان الضاد ظاءً او علی القلب تفسد صلوته وعلیه اکثر الائمة

اور کہا ابن مصریؒ نے اور پیروی کی اُسکی رومیؒ نے اور نگاہ رکھا اُسکو نہ ہونے سے
بیان ان دونون کے بیچ تحقیق مصلّی نے اگر بدل کیا ضاد کو ساتھ ظاء کے یا برعکس کیا
اسکے باطل ہوگی نماز اُسکی بسبب فساد معنی کے اور کہا بحرؒ نے پس اگر بدل کیا ضاد
کو ظاء سے قصداً باطل ہوگی نماز اُسکی اوپر صحیح تر قول کے واسطے فاسد ہونے معنی کے
اور کہا مصریؒ نے پس بدل کیا ضاد کو ظاء سے سورہ فاتحہ مین نہین صحیح ہوگی نماز
اُسکی ساتھ اُس کلمے کے (یعنی ضاد کو ظاء سے) کہتا ہون مین کہ درمیان اسکے خلاف بہت
ذیل مین بیچ اس معنی کے اور خلاصہ مقصد اوپر اس قول کے ہے کہ جو ذکر کیا اُس کو
ابن ہمامؒ نے یہ کہ جدا کرنے سے اگر ہے بدون مشق کے مثل طاء ساتھ صاد کے پس
پڑھا طالحات مکان مین صالحات کے فاسد ہوگی (یعنی نماز) اور اگر ہو ساتھ
مشق کے جیسا کہ ضاد ساتھ ظاء کے اور صاد ساتھ سین کے او[illegible]
کہا بعض نے کہ فاسد ہوگی (یعنی نماز) اور کہا اکثر نے اُن لوگون سے کہ نہین
انتہی اور روایت کیا محمد بن سلمہؒ نے نہین فاسد ہوگی اس لیے کہ عجمی نہین [illegible]

Marfat.com

کرسکتے ہین ان حرفون کے درمیان اور کہتے تھے قاضی امام شہید بہتر قول اسمین ہی کہ کہا جاوے اگر جاری ہو زبان پر اُسکے اور نہین تمیز کرسکتا ہی یا تمیز کرسکتا ہے پس اگر ادا کیا کلمے کو دونون صورت پر نہین فاسد ہوگی نماز اُسکی اور ایسا ہی روایت کیا گیا محمد بن مقاتل سے اور شیخ امام اسمعیل زاہد سے اور کہا شارح نے کہی معنی اُس قول کے ہین کہ ذکر کیا اُسکو بیچ فتاوی حجت کے تحقیق کہ فتوی دیا گیا حق مین فقہاؤنکے ساتھ اعادہ کرنے نماز کے اور حق مین عام لوگون کے ساتھ جائز ہونے نماز کے کہتا ہون مین کہ یہ تفصیل خوب ہی اس باب مین اور اللہ زیادہ تر جانتا ہی ساتھ بہتر ہونے کے اور کہا صاحب منیہ نے لیکن جبکہ پڑھا مکان مین ذال کے ظاء اور مکان مین ضاد کے ظاء یا کہ اسکا برعکس فاسد ہوگی نماز اُس کی اور اُسی کے اکثر امام ہین فقط

بیسوین فصل حروف شمسی اور قمری کے بیان مین

اب جاننا چاہیے کہ لام تعریف کو چودہ حروف مین اظہار کرکے پڑھتے ہین وہ حروف قمری کہلاتے ہین اور چودہ حروف مین ادغام وہ شمسی کہلاتے ہین لام تعریف کو ستار اگر دانا اور اٹھائیس حروف کو شمس اور قمر اور حروف شمسی یہ ہین التاء والثاء الدال الذال الراء الزاء السین الشین الصاد الضاد الطاء الظاء اللام النون انکو شمس کی طرف نسبت اسواسطے دی گئی کہ شعاع شمس کی جیسے چھپا لیتی ہے ستارون کو ویسے ہی یہ حروف بھی لام تعریف کو چھپا لیتے ہین جسطرح التکاثر والثمرات والدہر وغیرہ اور حروف قمری یہ ہین الباء الجیم الحاء الخاء العین الغین الفاء القاف الکاف المیم الواو الہاء الیاء ان حرفون کو قمری اسواسطے کہتے ہین کہ جیسے روشنی قمر کی ستارون کو چھپا نہین سکتی ویسے ہی یہ حروف بھی

Marfat.com

لام تعریف کو چھپا نہین سکتے ظاہر اپڑھا جاتا ہے جسطرح البھرالجبال وغیرہ

اکیسوین فصل امالے کے بیان مین

اے برادر جاننا چاہیئے کہ امالے کے معنی مائل کرنا زبر کو طرف زیر کے جسکو لٹکانا کہتے ہین تو زبر کو طرف زیر کے لٹکا دینا اس طور پر کہ نہ پورا فتحہ اور نہ پورا کسرہ پڑھا جاوے بلکہ درمیان فتحے اور کسرے کے ہو وہ امالہ دو قسم پر ہے امالۂ محضہ اور امالۂ بین بین چنانچہ امالۂ محضہ کو امالۃ الکبریٰ اور امالۃ التامہ اور امالۃ الاضجاع بھی کہتے ہین اور امالۂ بین بین کو امالۃ الصغریٰ اور امالۃ اللفظین بھی کہتے ہین اب جاننا چاہیئے کہ امالۂ محضہ اُسکو کہتے ہین کہ میل دینا فتحے کو طرف کسرے کے نہ عین کسرہ مگر ہو قریب کسرے کے اور امالۂ بین بین اور بین اللفظین سے مراد مائل کرنا فتحے کو طرف کسرے کے نہ عین کسرہ یہ قریب ہو فتحے سے امالۂ کبریٰ قریب کسرے کے اور امالۂ صغریٰ قریب فتحے کے اور امالہ کیا جاتا ہے اس صورت کی لفظون مین جس طرح فَمَا اَدْرٰىهُمْ اَدْرٰىكَ اَدْرٰى بِكُمْ اور رَاٰى اور الٓمّٓرٰ اور حٰمٓ اور طٰهٰ اور سَوّٰى وغیرہ کے لیکن یہ امالہ نزدیک ابو بکر شعبہ و حمزہ و کسائی وغیرہ کے ہے اور بروایت حفص کے ایک ہی جگہ امالہ ہے سورۂ ہود کے چوتھے رکوع مین بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا کے اس بیان کو ہم نے مختصر کیا بسبب ضرورت نہ ہونے اس ملک والون کے کیونکہ اس ملک مین روایت سے حفص کی قرآن پڑھا جاتا ہے اور انکے نزدیک ایک ہی جگہ آیا ہے مگر کثرت امالے کی امام حمزہ اور امام کسائی کے نزدیک بہت ہے اصل مذہب انکا امالے پر ہے اور امالۂ بین بین مذہب اصل ورش کا ہے اب اگر کسی صاحب کو درکار ہو ان باتون کو پوری تحقیق کرنا تو دوسری کتابون مین

Marfat.com

ویکولین اوراس کتاب مین اس بیان کولکھنا کچھ ضرور نہین سمجھا پورے طورسے چونکہ نزدیک حفص کے ایک مقام مین آیا ہے اسواسطے مختصر تھوڑا لکھدیا کہ امالہ اسکو کہتے ہین فقط

بائیسوین فصل ہمزے کی تحقیق اور تبدیل اور تسہیل اور اُن لفظون کے بیان مین جو کہ قرآن شریف مین مستثنے ہین

اے اخی معلوم کرنا چاہیئے کہ ہمزہ حرف ثقیل ہے اس مین بڑی ردوکد اور بحث مباحثہ ہے اب جب دو ہمزے اکٹھے ہون تو اُس مین تحقیق ہوگی یا تبدیل یا تسہیل یا تلیین ہوگی پس معنی تحقیق کے حقیقت کھولدینا دونون ہمزے کی برابر یعنی دونون ہمزون کو برابر ادا کرنا اور تبدیل کے معنی بدل کرنا یعنی ثانی ہمزہ کو الف سے بدل کرنا اور تسہیل اور تلیین کے معنی نرم اور آسان کے ہین یعنی نرم اور سہل کرنا ثانی ہمزے کو مثل الف کے حقیقت تسہیل کی یہ ہے کہ درمیان تحقیق اور تبدیل کے ادا ہو مثال سب کی یہ ہے جس طرح آلْـٰٔنَ اور آلذَّکَرَیْنِ اور آللّٰہُ کے یہ مثال تبدیل کی ہی پس ان تینون قسمون مین تبدیل اور تسہیل دونون جائز ہین نزدیک جملہ قرا کے مگر تبدیل اولیٰ ہی اور اصل سب کی یہ ہی ءَ اَلْـٰٔنَ اور ءَ اَلذَّکَرَیْنِ اور ءَ اَللّٰہُ ہمزہ ثانی کو بدلا الف سے اور ءَ اَنْذَرْتَھُمْ اور ءَ اَنْتُمْ وغیرہ یہ مثال ہے تحقیق کی اور مثال تسہیل کی علحدہ نہین دی اسواسطے کہ ادا کرنا اُسکا بہت مشکل ہی بدون اُستاد ثقہ کے نہین آتی اور وجوہات اس کے پندرہ سے لیکر چوبیس تک ہین مگر نزدیک امام حمزہ کوفی کے ہی جیسا کہ تسہیل مع المد اور بغیر مد اور مع الفصل اور بغیر الفصل اور مع الادخال اور بغیر الادخال وغیرہ لیکن موافق انکے ایک جگہ حفص نے بھی تسہیل بغیر المد کی ہے سورہ فُصِّلَتْ مین ءَ اَعْجَمِیٌّ ہمزہ ثانی کو

Marfat.com

تسہیل الف سے کیا بغیر المد سوا اس جگہ کے دوسرے مقام مین ان کے نزدیک باب
تسہیل نہین ہے اصل مذہب اُنکا تحقیق پر ہے اس مقام مین باہر نکلے اپنے مذہب
سے چنانچہ شعر شاطبی وحققہا فی فصلت صحبۃ ؛ ءاعجمی والاولی اسقطن لتسہلا
صحبت سے مراد امام حمزہ کوفی وامام کسائی کوفی وراوی ابو بکر شعبہ جو امام عاصم کے
ہین کہ پڑھا اُنھون نے اس لفظ کو بالتحقیق ہمزتین اور ساقط کیا ہمزۂ اول کو
ہشام جو راوی ہین امام ابن عامر شامی کے یعنی پڑھا اُنھون نے بالاخبار اور پڑھا
حفص نے جو راوی ہین امام عاصم کے اور ابن ذکوان نے جو راوی ہین امام عامر کے
بالتسہیل بغیر مد کے اور پڑھا امام ابو عمرو بصری نے اور قالون نے جو راوی ہین امام
نافع مدنی کے بالتسہیل مع المد اور پڑھا امام ابن کثیر اور ورش نے جو راوی ہین امام
نافع مدنی کے بروایتین یعنی مع المد اور بغیر المد فقط اور قُلْ اَؤُنَبِّئُکُمْ مین بدلا ہمزہ
ثانیہ کو واؤ سے بسبب ضمہ کے کہ ضمہ اُخت ہے واؤ کی اور قُلْ اَئِنَّکُمْ مین بدلا ہمزہ ثانیہ
کو یا سے بسبب کسرے کے کسرہ اُخت ہے یا کی اور ایسے ہی دو ہمزہ جو متفق ہین دو کلمے مین تو ابو عمرو
بصری ساقط کرتے ہین اولی کو ساتھ مد کے جسطرح جَآءَ اَمْرُنَا اور جَآءَ اَشْرَاطُہَا
اور ایسی جگہ ورش اور قنبل ساقط کرتے ہین ہمزۂ اُخری کو اور کبھی دونون ہمزون کو
گراتے ہین صرف مد ہی مین بدل کر پڑھتے ہین مگر یہ جو کچھ گذرا سب مین اختلاف ہے
کسی نے کچھ پڑھا کسی نے کچھ تفصیل اِس کی بہت ہے اور مجھکو اختصار منظور ہے اس
واسطے اسکو طول بیان نہین کیا مختصر کچھ کچھ بیان کر دیا تاکہ پڑھنے والے اس
کتاب کے مطلق جاہل نہ ہون اب جاننا چاہیئے کہ امالہ اور تبدیل وغیرہ ہمزہ
اسواسطے مختصر کیا کہ اس ملک مین روایت حفص کی مشہور ہے اور یہی عمل ہے اور چند قاعدے

Marfat.com

حفص کے جملہ قرار کے لیئے ہین تیز گا کہ تابعدار ہمارے ہوشیار ہوجاوین کہ تمام قاعدے جملہ قرار کے حق ہین جیسا کہ حفص نے ایک ہی مقام مین امالہ کیا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖیهَا اور ایک مقام مین نقل کیا لِاسْمُ الْفُسُوقُ اور ایک ہی مقام مین اشمام لفظی مع الروم کیا لَا تَأْمَنَّا عَلٰی یُوسُفَ یعنی اصل مین لَا تَأْمَنُنَا تھا نون اول مضمومہ کو اخفا پڑھا حفص نے یعنی نصف اظہار و نصف ادغام درمیان ان دو نون کے اخفا ہے اور ایک روایت سے اشمام پڑھا اور ایک ہی مقام مین صلہ کیا وَیَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًا اور ایک ہی مقام مین تسہیل کیا ءَاَعْجَمِیٌّ اور انیس مقام مین اختلاف آیا ہے چنانچہ دو مقام آٰلْئٰنَ اور دو مقام آٰللّٰهُ اور دو مقام آٰلذَّكَرَيْنِ ان چھ مقام مین تبدیل و تسہیل دونون جائز ہین مگر تبدیل اولیٰ ہے اور چار مقام مین اختلاف ہے سین اور صاد مین ایک سورۂ بقرہ مین وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُطُ دوسرے سورۂ اعراف مین فِی الْخَلْقِ بَصْطَةً تیسرے سورۂ طور مین اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ چوتھے سورۂ غاشیہ مین بِمُصَيْطِرٍ یہ چارون مقام مصحف عثمانیہ مین صاد سے ہین متفق علیہ اور پڑھا ابوبکرؒ وغیرہ نے بالصاد اور حفصؒ کی دو روایت مین بالسین و بالصاد ہے لیکن سورۂ بقرہ مین وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُطُ اور سورۂ اعراف مین فِی الْخَلْقِ بَصْطَةً قول تیسیر اور شاطبی سے نزدیک حفصؒ کے خالص بالسین اور اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ بالصاد و بالسین ہر دو اور بِمُصَيْطِرٍ خالص بالصاد اور تین مقام سورۂ احزاب کے بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ایک اور لَطَعْنَا الرَّسُوْلَا دوسرا اور فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا تین ان تینون مین بھی دو روایتین حفص کی ہین حالت وقف مین الف کے ساتھ بسبب رعایت رسم خط کے اور وصل مین بغیر الف کے قاعدہ یہ ہے کہ جس لفظ کے ماقبل لام تعریف کا ہو پھر آخر اسکے الف کا آنا منع ہے

Marfat.com

مگران تینون مقام مین دو روایتین درپیش ہوئین ایک تورسم الخط دوسرے رعایت نظم کی کیونکہ اس سورۃ مین سب مقام مین وقف الف پر ہی حدیث مین آیا ہے کہ کلام اللہ نظم ہے مگر یہ نظم خالق مانند مخلوق کے نہین اس سے وہ مبرا ہے اور منزہ اور تین مقام پر سورہ روم مین مِنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّۃً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّۃٍ ضُعْفًا ان تینون کو ضمہ وفتحہ ضاد سے پڑھا حفص رح نے اور ضمہ ضاد کی روایت پہونچی حفص کو فضل بن مرزوق سے اور اسی پر عمل ہے اور سورہ نمل مین ایک مقام فَمَا اٰتٰنِیَ اللّٰہُ حفص رح نے وصل مین یا کو فتحہ دیا اور وقف مین دو روایتین ہین بالیاء و بغیر الیاء اور دو مقام سورہ دہر مین ہین ایک سلٰسِلَا پڑھا حفص نے حالت وصل مین بغیر الف کے اور وقف مین دو روایتین ہین بغیر الالف و مع الالف دوسرا قَوَارِیْرَا اول کا وصل بغیر الالف اور وقف مین مع الالف اور دو لفظون کو حفص نے اصل پر رکھا ایک سورہ کہف کے نوین رکوع مین وَمَا اَنْسٰنِیْہُ دوسرا سورہ فتح کے دوسرے رکوع مین عَلَیْہُ اللّٰہَ اصل ہا پر ضمہ ہی سوا حفص رح کے سب نے کسرہ پڑھا ہی بسبب یای کے اور دو لفظ مستثنی ہین واسطے جملہ قراء کے ایک سورہ انعام کے پندرھوین رکوع مین قَالَ النَّارُ مَثْوٰىکُمْ دوسرا سورہ یوسف کے آٹھوین رکوع مین قَالَ اللّٰہُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ وَکِیْلٌ ٥ توچاہیئے کہ ان دونون لفظون مین قال کے لام کے زیر کو مخفف کرکے پھر حرف مدغم فیہ کو غنہ دیوے تاکہ معلوم ہو کہ مقدر مین اسکے قَالَ اللّٰہُ النَّارُ مَثْوٰىکُمْ اور قَالَ یَعْقُوْبُ اللّٰہُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ وَکِیْلٌ ہی لیکن حقیقت ادا کی یہ ہی قَالَ لَنَّارُ مَثْوٰىکُمْ مین لام کے زیر کو تخفیف کرکے نون کی تشدید پر غنہ کرے اور آواز کو پُر کرے تاکہ اشارہ ہو طرف نہ ہونے لنا کے مبتدا بعد قول کے اور نہ ہونے فاعل اس کے النار کے

کیونکہ فاعل اَللّٰہُ ہے مقدر ہیں اور قَالَ اللّٰہُ عَلٰی مَا نَقُولُ بن قَالَ کے لام کے زیر کو تخفیف کرکے اَللّٰہِ کے لام کی تشدید پر غنہ کرے اور آواز کو زیر کرے خوب تاکہ جدا ہو قوت سے غنہ کے اسم اللہ کیونکہ بیان فاعل یَعْقُوبَ مقدر ہیں ہے یہ درۃ الفرید اور خلاصۃ الوقوف اور مدلل اور سجاوندی وغیرہ سے ہے فقط

تیتیسوین فصل الف اَنَا وغیرہ کے بیان مین

اے اخی جاننا چاہیئے کہ الف اَنا کا نزدیک سب قرار کے پڑھا نہین جاتا سبب یہ ہے کہ اصل مین الف نہین ہے رسم خط کا الف ہے رسم کا سبب یہ ہے کہ نون ضمیر ہمیشہ ساتھ فتحے کے ہے اب ان مخففہ سے ضمیر کے ان کو علیحدہ کرنے کے واسطے اخیر مین نون ضمیر کے الف لکھتے ہین تاکہ ہر شخص جان لیوے کہ یہ انا ضمیر کا ہے کیونکہ پہلے عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وقت مین جب قرآن شریف لکھا گیا تھا اعراب نہ تھے جب اعراب نہ ہوے اور الف بھی نہوا تو اَنْ اور اَنَ کی شکل ایک ہوئی اسواسطے ضمیر کے نون کی اخیر مین الف رسم خط کے واسطے لکھا گیا مگر امام نافع مدنی اگر بعد اَنَا کے ہمزہ متحرک ہو تو باثبات الف مع المد پڑھتے ہین جس طرح اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اور اَنَا اُحْیِیْ لیکن کسرہ ہو اگر ہمزے مین تو اختلاف ہے مانند اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وغیرہ کے اور جو سورۂ کہف مین لٰکِنَّا هُوَ اللّٰهُ رَبِّیْ مین الف نون کے ساتھ ہے وہ بھی انا کا الف ہے اصل مین لٰکِنْ اَنَا تھا الف کو گرادیا نون کو نون مین ادغام کیا لکنا ہوا تو پڑھنے مین قاعدہ انا کا رہا یعنی الف کو دراز نہین کرتے مگر حالتِ وقف مین قاعدہ کلی ہے کہ الف کے ساتھ وقف کریں جس جگہ ہوا ور امام ابن عامر شامی خاص لکنا مین حالت وقف اور وصل دونون صورتون مین الف کو ثابت رکھتے ہین اب جاننا چاہیے

Marfat.com

کہ کوئی شبہہ ان مقامون مین نکرے کہ مثل انا کے یہ مقام سب بھی ہین جیسا کہ سورہ
آل عمران کے بارھوین رکوع مین اَنَامِلَ مِنَ الْغَیْظِ جمع ہے اُنْمُلَۃ کی معنی مین انگلی کے
اور وَاَنَاسِیَّ کَثِیْرًا جو سورہ فرقان کے پانچوین رکوع مین معنی مین جمع انسان کی ہو اور وَاَنَابُوْٓا
اِلَی اللّٰہِ جو جمع ہے آناب کی معنی ہین پھر جانے کے یہ سورہ زمر کے دوسرے
رکوع مین ہے اور جَآءَنَا اور لِقَآءَنَا اور اَبْنَآءَنَا اور مثل اسکے کے اصل مین جَآءَ
اور لِقَآءَ اور اَبْنَآءَ ہے نون الف جمع کا ہو اور جو انا بغیر الف کے پڑھتے ہین وہ
ضمیر واحد متکلم کی ہے معنی اُس کے مین کے ہوتے ہین جس طرح وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا
عَبَدْتُّمْ اور اَنَا نَذِیْرٌ وغیرہ کے فقط اور جاننا چاہیئے کہ ثَمُوْدَ کا لفظ تمام قرآن مین بغیر الف
کے ہی مگر چار جگہ رسم بالالف ہے ایک سورہ ہود کے چھٹے رکوع مین اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا
کَفَرُوْا رَبَّھُمْ دوسرا سورہ فرقان کے چوتھے رکوع مین وَعَادًا وَّثَمُوْدَا وَاَصْحٰبَ
الرَّسِّ تیسرا سورہ عنکبوت کے چوتھے رکوع مین وَعَادًا وَّثَمُوْدَا وَقَدْ تَّبَیَّنَ لَکُمْ
چوتھا سورہ نجم کے تیسرے رکوع مین وَثَمُوْدَا فَمَآ اَبْقٰی پس ان چارون مقام
مین بعد ثمود کے الف جو ہی لکھنے مین ہی پڑھنے مین نہین لکھتے ہین اسواسطے ہی کہ ابوبکر وغیرہ نے بالتنوین
پڑھا اگر الف نہوتا تو دوسرے کی قرأت ثابت نہ ہوتی باقی سب مقام مین بغیر الف کے ہے فقط

چوبیسوین فصل اعوذ کے پڑھنے کے بیان مین

اے اخی جاننا چاہیئے کہ علما نے اعوذ کے پڑھنے مین اختلاف کیا ہے اکثرون نے
مستحب کہا ہے قبل شروع قرأت قرآن کے اور بعضون نے کہا واجب ہی ہر وقت
پڑھنے مین قرآن کے جیسا کہ کہا اللہ تعالی نے فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ
مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ مگر پکار کے پڑھے سوائے نماز کے اور آہستہ پڑھنا بھی

Marfat.com

درست ہے اور موافق اس کے روایت کی نافع بن جبیر بن معطم رضی نے کہ پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اور روایت کی سہیل نے ابن مسعود سے کہ کہا ابن مسعود نے پڑھا مین نے روبرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ تو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اسی طرح پہونچی مجھکو جبرئیل سے اور میکائیل سے اور اُنھون نے دیکھا اسی طرح لوح محفوظ پہ لیکن اصح یہ ہے کہ قبل قرأت کے سنت مؤکدہ ہے اسواسطے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ اسیطرح پڑھا اور کہا صاحب نافع سکندری وغیرہ نے کہ سات طریقے پڑھنے تعوذ کے ہین اوّل پڑھا امام نافع مدنی نے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ دوم پڑھا امام ابن کثیر نے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ سوم پڑھا امام ابو عمر بصری نے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ چہارم پڑھا امام ابن عامر شامی نے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پنجم پڑھا امام عاصم کوفی نے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ششم پڑھا امام حمزہ کوفی نے اَسْتَعِیْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ہفتم پڑھا امام کسائی کوفی نے نَسْتَعِیْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور موافق ان روایتون کے کم وزیادہ کہکے پڑھنے بسبب حمد و توصیف خدا تعالی کے تو بھی جائز ہی مگر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ کے لفظون کو رکھکر کم و زیادہ کرنا جائز ہی ورنہ نہین فقط

پچیسوین فصل بسم اللہ کے پڑھنے کے بیان مین

اے اخی جاننا چاہیے کہ بسم اللہ کے پڑھنے مین بھی اختلاف ہے علما کا سنت ہی

Marfat.com

نزدیک قالون کے جو راوی ہین امام نافعؒ مدنی کے درمیان دو سورۃ کے مستحب اور واجب ہے نزدیک امام کسائی کوفی اور امام عاصمؒ کوفی اور امام ابن کثیرؒ مکی کے جیسا کہ روایت کی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک بسملۃ بین السورتین فقد ترک مائۃ واربعۃ عشر اٰیۃ من القراٰن یعنی جسنے ترک کیا بسم اللہ کو درمیان دو سورۃ کے پس ترک کیا اس نے ایک سو چودہ آیت قرآن سے اسی واسطے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نماز جہریہ مین پکار کر پڑھتے ہین اور فرماتے ہین کہ بسم اللہ جزو ہر سورۃ کا ہے اور خاص آیت سورۂ فاتحہ کی ہی اور امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ نہ جزو کسی سورۃ کا ہی اور نہ آیت الحمد کی البتہ جزو قرآن کا ہے یا جزو سورۂ نمل کا مگر پڑھنا اسکا ہر سورۃ پر مبارک اور میمون ہی کیونکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ اَلْخ اور سورۂ برارت مین تین قول ہین کہا بعضون نے سورۂ انفال اور برارت ایک ہی اور کہا بعضون نے برأت علیحدہ سورۃ ہے مگر وقت نزول اس سورۃ کے بسم اللہ نازل نہین ہوئی اور کہا بعضون نے کہ بسم اللہ سورۃ امن و رحمت کی ہی اس سورۃ مین پہلے ہی سے غصہ خداے تعالیٰ کا مشرکون پر شروع ہوا اور حکم قتل کا اس سبب سے بسم اللہ جائز نہین نہ اول اور نہ درمیان اس سورۃ کے کیونکہ تابع ہے اول کے پس جس کے اول مین بسم اللہ منع ہے درمیان مین کیونکر جائز ہوگی اور کہا امام حمزہ کوفی نے کہ تمام قرآن ایک سورۃ ہے اسواسطے یہ ہر سورۃ کو دوسری سورۃ سے وصل کرتے ہین مثل مَنِ اهْتَدٰى اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ اور مُقْتَدِرٍ اَلرَّحْمٰنُ اور لَخَبِیْرٌ اَلْقَارِعَةُ وغیرہ اور امام ابن عامرؒ شامی اور امام ابو عمروؒ بصری اور ورشؒ راوی امام نافعؒ

Marfat.com

درمیان دو سورۃ کے سکتہ پڑھتے ہین چنانچہ کہا شاطبیہ نے مصرع وَلَا نَص
کلا حب وجہ ذکرتہ یعنی ثابت نہین بسم اللہ نص قرآن اور نص حدیث سے مگر حدیث
احاد یعنی خبر واحد سے یعنی ایک صحابی سے اور کہا بعضون نے کہ درمیان چار
سورتون کے بسم اللہ پڑھے یا سکتہ کرے جن سورتون کو اربع الزہر کہتے ہین
یعنی دونون لَآ اُقْسِمُ اور دونون وَيْلٌ سبب یہ ہے کہ آخر مدثر کے اَهْلُ التَّقْوٰى
وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ پھر کہے لَآ اُقْسِمُ پس اسمین خوف نفی کا آتا ہے اگرچہ یہ لا نفی کا نہین
مگر جگہ خوف کی ہے اور ایسی ہی آخر انفطار کے يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ اور آخر
فجر کے فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝ لَآ اُقْسِمُ اور آخر والعصر کے وَتَوَاصَوْا
بِالصَّبْرِ ۝ وَيْلٌ لِّكُلِّ اور ویل کے معنی افسوس کے ہین پس یہ قباحتین چارون
مقام پر ظاہر ہین اور اعوذ اور بسم اللہ چار سورۃ پر پڑھی جاتی ہے اول وصل کل
جسطرح اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ دوسری قطع کل برعکس اس سورۃ کے تیسری وصل اول قطع
ثانی جس طرح اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ چوتھی قطع اول ثانی برعکس اس مثال کے اور بغیر اعوذ
کے بسم اللہ کو پڑھنا درمیان دو سورۃ کے تین قسم پر ہے پہلے قطع کرنا آخر سورۃ کا
اور وصل کرنا بسم اللہ کا ساتھ اول سورۃ کے جس طرح يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْقَارِعَةُ دوسرے قطع کرنا آخر سورۃ کا بسم اللہ سے اور قطع کرنا
بسم اللہ کا اول سورۃ سے جس طرح يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
اَلْقَارِعَةُ تیسرے وصل کرنا آخر سورۃ کا ساتھ بسم اللہ کے اور وصل کرنا بسم اللہ کا

Marfat.com

اور فاتحہ اول سورۃ کے جس طرح یومئذ لخبیرۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم القارعۃ
مگر آخر سورۃ کا جو وصل لکھا گیا یہ مکروہ ہی کیونکہ بسم اللہ واسطے ابتدا کے ہی نہ واسطے آخر سورہ
کے اب ایک بات اور معلوم کرنا چاہیئے کہ قاری کو اختیار ہی کہ بسم اللہ کو چاہے وصل کرے
چاہے فصل کرے آیندہ سورۃ سے مگر وصل بسم اللہ کا گیارہ سورۃ مین اولیٰ ہے اور نو
سورۃ مین فصل انسب ہے جیسا کہ کسی اُستاد نے اِن چار شعر مین کہا ہے اشعار

یازدہ سورۃ ست در قرآن		کہ در و وصل بسم است اولےٰ
فاتحہ قارعہ قمر رحمٰن		کہف و انعام و انبیا روشنا
سورۃ الحاق علق فاطر		در نہ دیگرست قطع سزا
تبت باقتال الٰہکم نہ		عبس و تبت و ویل وو لا

چھبیسوین فصل قرا شموس و قرا بدور کے بیان مین

اب ایک جدول ضروری جو رموز قرا کے مع نام و نشان و مکان و راویان اُنکے کے ہی بیان ہوتی ہی سب چودہ قاری اور اُنکے اٹھائیس راوی ہین مگر مشہور اور متفق علیہ سات ہین باقی سات غیر مشہور اُنکی قرات جاننا اور تلاوت بھی بغیر نماز کے درست ہی اور جو مشہور ہین اُنکی قرات تلاوت اور نماز مین جائز ہی جو مشہور ہین اُنکو قرا شموس کہتے ہین اور غیر مشہور کو قرا بدور جدول یہ

قراے شموس				قراے بدور	
قاریان		راویان	قاریان		راویان
نافع مدنی	قالون	ورش	ابوجعفر	عیسیٰ	ابن جماز
ا	ب	ج	ا	ب	ج

ابن کثیر مکی د	بزی ہ	قنبل ز	ابن محیصن و	یزیدی ہ	ابن شنبوذ ز
ابو عمرو بصری ح	دوری ط	سوسی ی	یعقوب ح	رویس ط	ابو الحسن ی
ابن عامر شامی ک	ہشام ل	ابن ذکوان م	سلیمان اعمش ک	مطوعی ل	شنبوذی م
عاصم کوفی ن	ابو بکر ص	حفص ع	خلف بزاز ن	اسحاق وراق ص	ادریس ع
حمزہ کوفی ف	خلف بزار ض	ابو عیسیٰ خلاد ق	حسن بصری ف	دوری ض	عیسیٰ الثقفی ق
کسائی کوفی ر	ابو الحارث س	دوری ت یہ وہ ہیں جو ابو عمرو کے راوی ہیں ۱۲	یحییٰ ترمذی ر	ابو الواب س	ابن فرح ت

واضح ہو کہ یہ دوسری جدول واسطے علامات آئمہ قرأت اور بعض رواۃ عندالاجتماع کی ہیں یہ ہیں

علامات	مجتمعین
ثائے مثلثہ ث	واسطے کوفیین یعنے امام عاصم وحمزہ وکسائی کے
خائے معجمہ خ	واسطے قراء سبعہ سوائے امام نافع کے
ذال معجمہ ذ	واسطے کوفیین و امام ابن عامر شامی کے
ظائے معجمہ ظ	واسطے کوفیین و ابن کثیر کے
غین معجمہ غ	واسطے کوفیین اور امام ابو عمرو بصری کے
شین معجمہ ش	واسطے امام حمزہ کوفی و امام کسائی کوفی کے ہے
صحبہ	واسطے امام حمزہ و امام کسائی و ابو بکر راوی کے ہے۔

Marfat.com

صحاب	واسطے امام حمزہ و امام کسائی و حفص راوی کے ہے
عم	واسطے امام نافع و امام ابن عامر کے ہے۔
سما	واسطے امام نافع و امام ابن کثیر و امام ابن عمرو کے ہے۔
حق	واسطے ابن کثیر و امام ابو عمرو کے ہے۔
نفر	واسطے امام ابن کثیر و امام ابو عمرو و امام ابن عامر کے ہے
حرمی	واسطے امام نافع و امام ابن کثیر کے ہے۔
حصن	واسطے کوفیین و امام نافع مدنی کے ہے۔

ستائیسوین فصل بیان مین نزول قرآن اور جمع قرآن کے

اے بھائی جاننا چاہیئے کہ قرآن شریف نازل ہوا بعد مبعوث ہونے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک دفعہ کل لوح محفوظ سے آسمان اول مین لا کر بیت الاحسان مین رکھا درمیان رمضان شریف کے اور رات تھی شب قدر کی دلیل سے قول اللہ تعالی کے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ اور اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ پھر بیس برس کی مدت مین اور تیئیس برس مختلفہ سے تھوڑا تھوڑا کر کے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بوساطت جبرئیل امین کے نازل ہوا پھر ویسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرفاً حرفاً بہ تجوید تمام و باحتیاط تام بحرکات و سکنات و اثبات و حذفات کے صحابہ کرام کو تعلیم فرمایا اور روایت کی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا جو سورۃ نازل ہوتی تھی اُسیوقت جبرئیل کہدیتے کہ اس سورۃ کو بعد فلان سورۃ کے رکھو اور جب آیت اُترتی تھی تو کہدیتے تھے کہ

Marfat.com

آیت کو فلان سورۃ مین بعد فلان آیت کے رکھو اور مظاہر حق مین ہے کہ ترتیب
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین سورتون کی نہ تھی بعد حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ کے اجتہاد سے ہوئی اور ترتیب آیتون کی حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین ہوئی کہ جبرئیل جب ایک آیت قرآن کی برحسب وقعہ
لاتے تو کہتے کہ اسکو فلان سورۃ مین بعد فلان آیت کے رکھو اور لوح محفوظ مین بھی اسی
ترتیب سے لکھا ہے اور وہان سے آسمان دنیا پر بھیجا اور وہان سے جبرئیل
بحسب وقائع سورتین اور آیتین لاتے اور ترتیب نزول قرآن کی غیر ترتیب
تلاوت کے ہے اور جبرئیل ہر سال رمضان مین ایک بار تمام قرآن حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے اس ترتیب سے دور کرتے اور جس سال مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
انتقال ہوا تو دو بار دَوْر کیا اب معلوم کرنا چاہیئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوقت مین جو
ترتیب سورتون کی نہ تھی اس سے یہ مطلب ہی کہ ترتیب کے ساتھ لکھی ہوئی نتھین کیونکہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین لکھا ہوا بھی تھا تو شاخون مین کھجور کی اور سفید پتھرون پر
اور سینون مین حافظون کے تھا بغیر ترتیب سورتون کے کہ کہین کچھ تھا کہین کچھ تھا
پھر بعد وفات شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوے تب سب کو جمع کرکے ترتیب سورتون اور آیتون کو
دیا جیسا کہ آگے ذکر اسکا آتا ہے پھر ایک روز ناگاہ آئے جبرئیل علیہ السلام اور کہا
یارسول اللہ بلاؤ اپنی اُمت کو کہ قرآن اُن سے سُنون مین فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ کیا امتحان لینا چاہتے ہو میری اُمت کا وہ بیچارے ناخواندہ اور
ناتوان ہین پس اس عرصے مین حضرت میکائیل علیہ السلام آئے اور کہا یارسول اللہ

Marfat.com

قرأت زیادہ چاہو کہ آسان ہووے پھر طلب کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زیادہ
قرأت کی تو جبرئیل علیہ السلام گئے جناب باری میں پھر اجازت لائے ایک قرأت کی
زیادہ اسی طرح سات مرتبے کی اجازت سے سات قرأت کی اجازت لائے پھر مخاطب
ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف میکائیل علیہ السلام کے پھر وہ چپ رہے پس
اس بات سے سات قرأت کا استنباط ہوا ہی اور وجوہات قرأتوں کے کتنے صاحبوں سے منقول ہے کہ
یہ سب مہاجرین میں سے ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ و طلحہؓ و سعدؓ و ابن مسعودؓ و حذیفہؓ و سالمؓ و
ابوہریرہؓ و عبداللہ بن عمرؓ و عبداللہ بن عباسؓ و عمروؓ بن عاصؓ و عبداللہؓ و معاویہ و عبداللہ بن زبیرؓ
و عبداللہؓ بن صائب و عائشہؓ و حفصہؓ و ام سلمہؓ اور انصارین سے ابیؓ بن کعبؓ و معاذ بن جبل
و ابوالدرداؓ و زید بن ثابتؓ و ابو زیدؓ و مجمع بن حارثہ و انسؓ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم
اجمعین کہ یہ سب صاحب جامع قرآن تھے از منہاج اور روایت ہی بسلسل عبداللہ بن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ اول نازل ہوئی مکہ میں اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي سے مَا لَمْ يَعْلَمْ
تک پھر وقفہ دیا اللہ جل شانہ نے تین برس سے کچھ کم تاکہ استعداد کامل و مکمل ہو جاوے پھر اول
نازل ہوئی مدینہ منورہ میں يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ اور سب کے اخیر نازل ہوئی ساتھ قول اختلاف کے
بعض نے کہا وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ
لَا يُظْلَمُونَ اور کہا گیا الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ اور کہا گیا إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ اور کہا گیا
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا اور کہا گیا يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ
يُفْتِيكُمْ از مقنع و ریاض الابرار اور روایت کی صاحب مقنع اور شاطبی رحمہ اللہ نے کہ تحقیق دو بار
پڑھا تمام قرآن شریف کو باترتیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ جبرئیل علیہ السلام
کے اپنی آخر عمر میں پھر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جہان فانی سے اس جہان

Marfat.com

بدار الامان کی طرف رحلت فرمائی بعدہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسند خلافت پر بیٹھے اسی عرصے مین مسیلمہ کذاب نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین دعوی نبوت کا رکھتا تھا خروج کیا آخرش اس مردود بد اد بخرو دسے ایسی لڑائی ہوئی کہ جس مین پانچ سو قاری قرآن اور ایک روایت سے سات سو قاری شہید ہوے اور عوام الناس کی تو کچھ گنتی نہین پس وہ پلید بعذاب الیم شدید کے جہنم واصل ہوا یہ جنگ یمامہ مشہور ہے بعد اسکے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پاس حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آئے اور فرمایا کہ جماعت کثیر قرآء کی ماری گئی اگر دوسری لڑائی پھر ہوئی اور اسمین بھی شہید ہو جاوین تو ایسا نہو کہ قرآن شریف درمیان ہمارے سے جاتا رہے پس بہتر یہ ہی کہ قرآن کو جمع کرو کہا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ کیونکر مرتکب اس امر کا ہون مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو یہ امر نہین فرمایا اور نہ عہد ٹھہرا پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واللہ یہ امر نیک ہی پس ایک مدت تک یہی گفتگو رہی آخر الامر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ بھی ملہم ہوے پھر فرمایا زید بن ثابتؓ کو کہ تو کاتب الوحی اور مرد ثقہ اور عمر جوان ہی قرآن کو جمع کر پھر کہا زید نے کہ مین کیونکر اختیار کرون اس امر کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین فرمایا اور نہ عہد ٹھہرا پھر فرمایا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ الہام ہوا مجکو امر الٰہی یہی معلوم ہوتا ہی پھر کہا زید نے افسردہ ہو کر اگر مجکو تکلیف یہ دیتے کہ فلانے پہاڑ کو اکھاڑ پاؤن اپنے سے تو وہ آسان ہوتا اس سے جو امر کیا تمنے الامر فوق الادب جستجو کرونگا مین باوجودیکہ زیدؓ جامع قرآن اور کاتب وحی اور مقرب بھی تھے لیکن احتیاطاً ہر صحابی ثقہ سے تلاش کی پھر کہین سینہ بسینہ پہونچا کہین لکھا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت کی ہڈیونپر اور شانونپر اور پسلیون پر اور سفید پتھرون اور ٹھیکریون اور شاخ کھجور کی پایا پھر سب کو جمع کرکے

Marfat.com

سات لغتوں پر ترتیب دیا جیسے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہونچا تھا
سب لکھکر تیار کر کے پھر تلاش مین دو آیتین کہ وہ گم ہو گئی تھین بمحنت تمام عند الانصار
سے پائین پھر اُن کو الحاق کیا آخر مین سورہ برأت کے وہ آیتین یہ ہین لَقَدْ جَاءَكُمْ
رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ تا آخر سورۃ دوسری آیت یہ ہے مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ تا آخر اس آیت سورۂ احزاب کے درمیان مین
لکھا پھر طیار کر کے لائے پاس صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور نقل ثانی اسکی نہوئی
پھر بعد وفات صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وہی قرآن پاس حضرت عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے رہا پھر بعد وفات حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وہ قرآن بی بی حفصہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رہا پھر ۳۰ھ مین خلافت مین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حذیفہ
الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتح ارمینہ پر دیکھکر لشکر مسلمانون شام کا اور لشکر عراق کا آپس مین
قرآن مین اختلاف کرتا تھا ایک دوسرے سے اور کہتا تھا ہر ایک قِرَاءَتِي خَيْرٌ مِنْ قِرَاءَتِكَ یعنی
قرأت میری بہتر ہے قرأت سے تیری اور بعضے کہتے تھے قِرَاءَتِي أَصَحُّ مِنْ قِرَاءَتِكَ پس حذیفہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حال دیکھکر بہت غم کیا پھر آکر عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ سارا
قصہ بیان کیا اور کہا یا امیر المومنین بچا اس امت کو اس بلا سے مبادا کہ اس امت مین بھی
خلاف پڑجاوے مانند یہود اور نصاریٰ کے پھر پہونچے پہونچتے تاگاہ ہم تک بھی نہ پہونچے
یہ حال سنکر عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارہ ہزار آدمی جمع کیے پھر کہا اُن کو کہ کیون کر
اختلاف پڑا درمیان تمھارے قرآن مین اُنھون نے ایسا بیان کیا کہ وہ کفر تھا پھر کہا حضرت
عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اب رائے تمھاری کیا ہے کہا اُنھون نے جو رائے تمھاری فرمایا کہ رائے
میری یہ ہے کہ تمام مصحف شریف کو ایک لغت پر جمع کرون کہ پھر اختلاف نہ پڑے کہا سب نے بارک اللہ

Marfat.com

راے تمھاری نیک ہی پھر اُسیوقت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہی قرآن بی بی حفصہؓ کے پاس سے منگوایا پھر حکم فرمایا زید بن ثابت اور عبداللہ بن زبیر اور سعید ابن عاص اور عبدالرحمن بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کہ اس مصحف کو چند مصحف پر لکھو زبان قریش ایک لغت پر مگر اسطرح پر کہ تجنیس خط ایک ہو اور اُس مین جمیع قرأت ثابت ہون پھر سوچ کر فرمایا آپ نے کہ بے نقاط لکھو تاکہ احتمال اور قراتون کا ثابت ہو مثلاً لِتُحْصِنَكُمْ بالتاء والیاء وبالنون اور مثلاً خِتَامُهٗ کو بصورت خِتْمُهٗ کے لکھو تاکہ خنامه اور خاتمه دونون ثابت ہون علیٰ ہذا القیاس پھر کہا زیدؓ نے جس جگہ کم و زیادہ حرفون کا شبہ ہو مثلاً وَسَارِعُوْا بالواو و بغیر الواو وَقَالَ الْمَلَاُ وَقَالَ مُوْسٰى وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ یہ سب بالواو و بغیر الواو لکھو اَشَدُّ مِنْكُمْ قُوَّةً بالہا و بالکاف وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا بالفاء و بالواو بِضَنِيْنٍ بالضاد و بالظاء تو فرمایا اسکو جس طرح سے جسکو پہونچا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ویسا ویسا لکھو پھر اختلاف پڑا اَلتَّابُوْتُ اور اَلتَّابُوْهُ بالتاء و بالہاء مین فرمایا کہ تاے مطولہ یعنی تاے دراز سے لکھو لغت قریش یہی ہی غرضکہ ہر ایک لفظ کی ایسی تحقیق کامل ہوئی کہ اگر کسی نے کہا فلان بن فلان نے یہ آیت خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پڑھی ہے تو اُسیوقت بلایا اُن کو دور دور سے پھر پوچھا اُنسے جیسے کہا ویسے ہی لکھا پھر بعد تمام و کمال کے ایک مصحف بصرے کو ایک کوفے کو ایک شام کو بھیجا اور ایک مدینہ منورہ مین رہا پھر اُن سے نقل ہو کر ایک مکہ اور یمن اور ایک بحرین کو بھیجا پھر ان ساتون جگہ مین صحابہ کرامؓ موجود تھے جیسا کہ اُنکو تعلیم ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ویسے ہی پڑھایا پھر بعد اُن کے ان ساتون جگہ مین یہ امام نہایت رابط و ضابط بڑے ثقہ قائم مقام صحابہ کرامؓ کے مقرر ہوے

Marfat.com

مدینہ منورہ مین ابوجعفر بعد انکے شیبۃ بن نصاح بعدہ نافع اور مکہ معظمہ مین عبداللہ بن
کثیر وحمید بن قیس ومحمد بن محیض اور بصرہ مین عبداللہ بن ابی اسحاق وابوعمرو اور
بعدان کے عاصم حجدری وبعدہ یعقوب اور شام مین ابن عامر اور عطیہ بن قیس اور
اسمٰعیل بن عبداللہ بعدہ یحییٰ ذماری وبعدہ شریح بن یزید اور کوفہ مین یحییٰ بن وثاب
بعدان کے عاصم بن ابی النجود اور سلیمان الاعمش بعدان کے حمزہ بعدہ کسائی اور علما
نے لکھا ہی کہ جمع ہونا قرآن کا تین بار واقع ہوا ایکبار تو روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے لیکن ایک مصحف مین مرتب نہ تھا اور دوسری بار روبرو حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کے ہوا منقول ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا بزرگترین لوگون کے بیچ مقدار
مصحف کے از روے ثواب ابوبکرؓ ہین اور وہ اول جمع کرنیوالے ہین کتاب خداے عزوجل
کو اور تیسری بار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وقت مین جمع ہوا کہ جمع کیا عثمان نے صحابہؓ کو
پھر لکھوایا مصحفون کو ساتھ لغت قریش کے اور اطراف وجوانب مین بھیجے یہ بات سنہ پچیس۲۵
مین ہوئی پس فرق درمیان جمع ابوبکرؓ اور جمع عثمانؓ کے یہ ہی کہ حضرت ابوبکرؓ نے جمع کیا اس
ڈر سے کہ مبادا قرآن مین سے کچھ جاتا رہے اور حضرت عثمانؓ نے جمع اس لیے کیا کہ اختلاف
واقع نہ ہو پس حقیقت مین عثمانؓ جمع کرنے والے قرآن کے نہین ہین بلکہ جمع کرنے والے
ہین لوگون کو لغت قریش پر فقط

فصل اٹھائیسوین بیان مین سیپارہ اور رکوع وغیرہ کے

جاننا چاہیے کہ تیس۳۰ سیپارے اور رکوع جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
منقول نہین پھر کیونکر مقرر ہوے وہ اسطرح سے مقرر ہوے کہ جو مصحف عثمان رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کے وقت مین لکھے گئے تھے وہ کچھ کم وزیادہ تیس۳۰ تیس۳۰ جزو پر تھے اور اوسوقت جزو ہوتا تھا

Marfat.com

دس ورق کا اور جزء کے دس عدد ہوتے ہین اسواسطے ہر جزء کے اور جزء اول جزء ثانی
جزء ثالث جزء رابع وغیرہ لکھتے ہین پس اسی واسطے اکثر جزا اور ربع اور نصف اور
ثلث مین اختلاف ہے ربع کہتے ہین چار حصے کے حصے کو نصف کہتے ہین دو حصے کے
ایک حصے کو ثلث کہتے ہین چار حصے کے تین حصے کو رکوع اسواسطے مقرر ہوے
کہ حضرت امیر المومنین عثمانؓ بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ نے رمضان شریف مین
قرآن مجید کو درمیان تراویح کے چاند رات سے لیکر ستائیسوین تاریخ تک پڑھا تو بحساب
بیس بیس رکعت ہر روزہ کے پانچ سو چالیس رکعات ہوئین تو آپنے یہ عمل کیا اسی عمل کو
رکوع قرار دیتے ہین اب اس حساب سے پانچ سو چالیس رکوع مقرر ہوے اور یہ نشانی صورت
عین کی تین وجہ پر ہے پہلی وجہ یہ کہ عین سر اسم عثمان ہے دوم یہ عمل کہ عثمانیہ ہے سوم یہ
کہ رکوع کے اخیر مین عین ہے اور کہا بعض نے کہ یہ عمل امیر المومنین عمرؓ سے ہے اور کہا
بعض نے یہ عمل حذیفۃ الیمانؓ سے ہے کہ یہ امام ہین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ کے رمضان
مین اور کہا بعض نے یہ عمل عبد الرحمن سلمیؓ سے ہے اور کہا بعض نے کہ یہ عمل حسن بصری سے
ہے مگر یہ قید پانچسو چالیس رکوع کی مختلف ہے کوئی زیادہ کہتا ہے کوئی کم لیکن تراویح کے
حساب سے اور قول معتبر سے پانچسو چالیس عدد ٹھیک ہے اور رموز القرآن مین بھی پانچسو
چالیس لکھے ہین گیارہ رکوع مختلف علاوہ ہین جیسے کہ آل عمران مین لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ اور
اعراف مین وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِہٖ اور برأت مین اِنْ تُصِبْکَ حَسَنَۃٌ اور رعد مین
قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ اور مریم مین قُلْ مَنْ کَانَ فِی الضَّلٰلَۃِ اور انبیا مین قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ
اور حج مین وَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اور والصافات مین قَالَ قَآئِلٌ مِّنْھُمْ اِنِّیْ
کَانَ لِیْ قَرِیْنٌ اور واقعہ مین اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ اور ممتحنہ مین یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا

Marfat.com

جاءک المؤمنات پہ سب لکھا گیا وسیلۃ القاری سے

فصل انتیسوین بیان مین منازل قرآن اور ختم قرآن کے

جاننا چاہیے کہ طریق منازل قرآن کے تین طرح سے صحابۂ کرام رضی سے منقول ہین ایک فِی بِشَوْقٍ ہے یعنی سات منزلین سات دن مین اسطرح پڑھے کہ اُن کے سرون پر حروف فِی بِشَوْقٍ کے واقع ہون بیان اُسکا یہ ہے کہ فؔ سے اشارہ فاتحہ مؔ سے مائدہ یؔ سے یونس بؔ سے بنی اسرائیل شؔ سے شعرا وؔ سے والصافات قؔ سے قؔ اس ترتیب کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف نسبت کرتے ہین کہ اُنسے منقول ہے دوسری فَمِی یہ تین حرف ایک کلمے مین مرکب ہین واسطے تین منزل کے فؔ سے فاتحہ مؔ سے یونس لؔ سے لقمان تیسری منزل ختم احزاب یہ ہنزل حرفون پر اشارہ نہین بلکہ صحیح ترتیب اسکی یہی فِی بِشَوْقٍ ہے یہ قید ملا علیؒ قاری نے اسلیئے لگائی کہ بعضون نے ختم الاحزاب اسکو لکھا ہے کہ روز جمعے کو اول قرآن سے اخیر مائدہ تک پڑھے اور روز ہفتے کو انعام سے آخر توبہ تک پڑھے اور اتوار کو یونس سے آخر مریم تک اور پیر کو طٰہٰ سے آخر قصص تک اور منگل کو عنکبوت سے آخر صٓ تک اور بدھ کو زمر سے آخر رحمٰن تک اور جمعرات کو واقعہ سے آخر قرآن تک پڑھے واسطے اکثر قضاے حاجات کے اس ختم کو مجرب لکھا ہے علما نے اس ختم کو نسبت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف کیا ہے کہ اُنسے منقول ہے اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رضی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہین سمجھا یعنی خوب نہین سمجھا اُس شخص نے کہ پڑھا یعنی ختم کیا قرآن کم تین رات سے نقل کی یہ ترمذیؒ اور ابوداؤدؒ اور دارمی رحہ نے فائدہ کہا طیبی نے مراد یہ ہے کہ نہ سمجھا ظاہر معنی قرآن کے اور دقائق قرآن کے سمجھنے کو عمرین بھی نہین کفایت کرتین بلکہ ایک کلمے کے بھی دقائق نہین سمجھ سکتا اور

نفی سمجھ کی ہی نہ نفی ثواب کی پھر مجھین لوگون کی متفاوت ہین انتہی جاننا چاہیے کہ عمل کیا ہی ظاہر حدیث پر ایک جماعت نے سلف سے کہ ختم کرنے قرآن تین دن مین ہمیشہ اور مکروہ جانتے ختم کرنا تین دن سے کم مین اور بعض بعض نے عمل نہین کیا اسپر پس ختم کرتی تھی ایک جماعت ایک دن مین ایک بار اور بعضے دو بار اور بعضے تین بار اور بہتون سے ایک رکعت مین بھی ختم کرنا ثابت ہوا ہی اور بعضے دو مہینے مین ایک ختم کرتے اور بعضے ہر مہینے مین اور بعضے دس دن مین اور بعضے سات دن مین اور اکثر صحابہ وغیرہم کا عمل اسپر تھا یعنی سات دن پر اور روایت کی ہی بخاری اور مسلم نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عبداللہ ابن عمرؓ کو کہ پڑھ سات دن مین اور نہ زیادہ کر اسپر اور اسی کو ختم الاحزاب کہتے ہین یعنی سات دن مین ختم کرنا حاصل یہ ہی کہ ختم احزاب کی کتنی ہی ترتیبین علما نے نقل کین لیکن صحیح تر ترتیب فمی بشوق ہے پس دونون ایک ہی ہوے اور کہا نووی نے مختار یہ ہی کہ یہ مختلف ہی ساتھ اشخاص کے پس جسکو دقائق و معارف خوب سوجھتے ہون کلام اللہ کے وہ اختصار کرے اُسقدر پر کہ حاصل ہو کمال فہم اُس چیز کا کہ پڑھے اور جو کوئی مشغول ہو مسلم کے پھیلانے مین یا جھگڑون کے فیصلہ کرنے مین بس وہ اکتفا کرے اُس قدر پر کہ نہ باز رکھے اُس سے اور جو کہ تحصیل علم اور حاصل کرنے نفقۂ اہل عیال مین مشغول ہو اُسکے لیئے بھی یہی حکم ہے اور جو کہ انمین سے نہو پس بہت پڑھے جسقدر پڑھ سکے بشرطیکہ حد ملال اور سرعت قرأت کو نہ پہونچے یہ سب لکھا گیا مظاہر الحق سے اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا نکلے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہم پڑھتے تھے قرآن اور ہم مین تھے گنوار اور عجمی پس فرمایا پڑھو ہر ایک شخص اچھا پڑھتا ہے اور آوے گی ایک قوم سیدھا کریگی قرآن کو جیسا سیدھا کیا جاتا ہی تیر جلدی کرینگے بدلے قرآن کے دنیا مین اور نہ رکھین گے آخرت پر نقل کی یہ ابوداؤد نے اور بیہقی نے

Marfat.com

شعب الایمان مین فائدہ عجمی یعنی سواے اہل عرب کے فارس او روم کی او رحبشی مانند سلمان
او رصہیب او ربلال کے تھے او رقرأت ان گنوارون کی او رعجمیون کی مانند اہل عرب کے
نہ تھی باوجود اسکے حضرت نے فرمایا کہ تم سب کی قرأت اچھی ہے او رلائق ثواب کے ہے اسلیئے
کہ اختیار کیا تمنے آخرت کو دنیا پر تمکو زبان آراستہ کرنے زبان کو نہین کچھ ضرر نہین او رتمہارے بعد
لوگ پیدا ہونگے کہ سیدھا کرینگے قرآن کو جیسا سیدھا کیا جاتا ہے تیر یعنے سنوارینگے الفاظ اور کلمات
قرآن کو او رتکلف کرینگے رعایت مخرجون مین واسطے دکھانے او رسنانے او رفخر و شہرت کے
جلدی کرینگے بدلے قرآن کے دنیا مین او رنہ رکھینگے آخرت پر یعنی دنیا کے فائدے کے لیئے
پڑھینگے آخرت کے ثواب سے کچھ غرض نہین رکھین گے پس دنیا کو آخرت پر ترجیح دینگے اور
دین کو بدلے دنیا کے بیچینگے حاصل یہ کہ قرآن کے پڑھنے مین خلوص چاہیئے اور فکر کرنا اسکے
معانی مین نرے الفاظ مخارج سے نکالنا او رخوش آوازی سے پڑھنا کچھ کام نہین آتا
ع ، ج ، حاصل اس حدیث سے یہ ہوا کہ پڑھنے والا عجمی ہو یا عربی سیدھا سیدھا اپنے
مخارج سے حرفون کو ادا کرتے ہوے بغیر تکلف کے پڑھے اللہ کے واسطے دنیا کی طمع یا فخر
کے واسطے نہ پڑھے تو وہ ثواب پاویگا او رایسے شخص کو جہانتک طاقت ہو اتنے روزمین
ختم کرنا چاہیئے جیسا کہ بخاری او رمسلم کی روایت کے فائدے مین اوپر گذرا مگر اصح قول وہی ہے
کہ تین دن سے کم مین مکروہ اور بعض قول مین حرام ہے جیسا کہ بخاری کے حاشیہ مین ہے اور ترمذی
کی اس حدیث مین ہے عن عبداللہ بن عمرؓ قال قلت یارسول اللہ فکم اقرء القرآن قال اختمہ
فی شہر قلت انی اطیق افضل من ذلک قال اختمہ فی عشرین قلت انی اطیق افضل من
ذلک قال اختمہ فی خمسۃ عشر قلت انی اطیق افضل من ذلک قال اختمہ فی عشر
قلت انی اطیق افضل من ذلک قال اختمہ فی خمس قلت انی اطیق افضل من ذلک قال فما

Marfat.com

رخص لی هذا حدیث حسن صحیح غریب یعنی روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا اُنھوں نے کہا میں نے یا رسول اللہ کتنے دن میں پڑھوں میں قرآن فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ختم کر تو ایک مہینے میں کہا تحقیق طاقت زیادہ رکھتا ہوں میں اس سے کہا ختم کر تو بیس روز میں کہا تحقیق طاقت زیادہ رکھتا ہوں میں اس سے کہا ختم کر تو پندرہ روز میں کہا تحقیق طاقت زیادہ رکھتا ہوں میں اس سے کہا ختم کر تو دس روز میں کہا تحقیق طاقت زیادہ رکھتا ہوں میں اس سے کہا ختم کر تو پانچ روز میں کہا تحقیق طاقت زیادہ رکھتا ہوں میں اس سے کہا حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے پس نہیں دی رخصت واسطے میرے ای بھائی جب معلوم ہوا تجکو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وقت میں کسی صحابی کو سات اور پانچ اور تین روز سے کم کی اجازت نہیں دی اور وہ لوگ خاص اللہ کے واسطے پڑھنے والے تھے اور اہل زبان تھے پھر ہم لوگ کس شمار میں ہیں کہ اول تو ہم اُنکے مطابق قرآن صحیح ساتھ تجوید کے ادا نہیں کر سکتے دوسرے دنیا کے کاموں سے فرصت نہیں ہمکو تو اسقدر پر اکتفا اور ختم کرنا چاہئے کہ ہر روز بعد تلاوت کے اور اور کام ضروری بھی بخوبی انجام ہو سکے اور اگر نماز تراویح میں ہم ختم کرنا یا سننا چاہیں تو ایک ختم بس ہے رمضان شریف کی پہلی سے ستائیس تاریخ تک تاکہ موافق سنت کے اور اکثر صلحا کے عمل کے مطابق ہو اور جو اس زمانہ میں حفاظ سب ایک شب میں سارے قرآن کا ختم نماز تراویح میں سناتے ہیں یہ ہرگز درست نہیں ہو سکتا اس لیے کہ نماز تراویح اسطرح کسی بزرگ سے ثابت نہیں اور خلاف سنت کے ہوتا ہے پس یہ مکروہ تحریمی ٹھہرتی ہے اور جو قباحتیں اس میں پائی جاتی ہیں اُس سے حرام بھی ٹھہرتی ہے اول ادائے حروف فرض ہے بقدر معنی نہ بگڑنے کے دوسرے ترتیل یعنی تجوید واجب ہے بقدر بلاغت اور فصاحت نہ بگڑنے کے اسکا عمل ان سب میں مطلق نہیں پایا جاتا تیسرے اطمینان وغیرہ کے ساتھ نماز ادا ہونی چاہیے نہیں ادا ہوتی چوتھے قرأت میں تفکر اور تدبر اور فہم معانی ہونا چاہیے نہیں ہوتا پانچویں امام اور

Marfat.com

مقتدی کو از حد تکلیف ہوتی ہو کہ بسبب اسکے قراءت کے ساتھ ٹھیک کھڑے نہیں رہ سکتے
کمر اکڑنے لگتی ہے اور پیر کا تلوا گرم ہو جاتا ہے امام تو بسبب طمع دنیوی اور دکھاوے اور
فخر کی نیت سے توڑ کر بہت زور زبردستی سے کھڑے رہکر ہلنے ڈولنے لگتے ہیں اور پڑھنے
کا حال یہ ہوتا ہو کہ ثا اور صاد کی جگہ پر سین اور ذال اور ظا کی جگہ پر زا اور ضاد کی
جگہ پر دال اور با کی جگہ پر پے اور جیم کی جگہ پر چے اور عین کی جگہ پر ہمزہ اور حا کی جگہ پر ہا
کہین آدھا کہین پورا لفظ گم اُخفا اور اظہار و شد و مد و پر و بار یک وغیرہ کا کچھ پتا ہی
نہین خدا ایسے پڑھنے اور سننے سے ہمکو اور بھائی دینداروں کو بچاوے
اور اکثر مقتدیون کا یہ حال ہوتا ہے کہ نیت کر کے کھڑے ہوتے ہین جب نہین کھڑے ہو سکے
تو نہایت بیقرار ہو کر نیت توڑ ڈالتے ہین پھر جب امام نے سجدے کی آیت پڑھی یا رکوع مین
جھکا تو دوڑ کر بعض تو مل جاتے ہین اور اکثر تو نماز مین ملتے ہی نہین ایسے ہی بطور تماشے کے
کھڑے یا بیٹھے رہتے ہین اور گپ گذاری کرتے ہین اور یہ بات سب پر کھلی ہوئی ہے
اب بتاؤ تراویح کہان ہوئی اور ختم کا سننا کہان ہوا بلکہ گنہگار رہوے وہان کے
جانے والے سب جو کہ نیت باندھتے ہین اور توڑ دیتے ہین پھر جا کر ملتے ہین پھر
توڑ دیتے ہین اور جو لوگ گپ گذاری کرتے ہین کیونکہ جب قرآن پڑھا جاوے
اُسوقت حاضرین مجلس کو سننا واجب ہو جاتا ہے اور چپ رہنا اُس آیت کی دلیل
ہے وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ یعنے اور جب پڑھا جاوے
قرآن پس سنو اُسکو اور چپ رہو تاکہ تم رحم کیے جاؤ وعلی ہذا القیاس پڑھنے والا بھی
گنہگار ہوگا کیونکہ اُسکو ایسے مقام پر پڑھنا منع ہے کہ جہان لوگ نہ سنین اور یہ آیت
واسطے خطبہ اور نماز کے نازل ہوئی کہ لوگ سنین اور چپکے رہین اور بات وغیرہ

Marfat.com

ذکرین مگر اس آیت کا حکم عام ہے اب اگر کوئی شخص طاقت پڑھنے کی رکھتا ہے
شرط کے مطابق اور سننے والے بھی کھڑے ہوسکین اور نماز بھی خاطرجمعی کے ساتھ ہوسکے
تو اُن کے واسطے تین شب مین ختم درست ہے ورنہ مکروہ ہوگا ایسا ہی بیٹھ کے پڑھنے والے
کے واسطے حکم ہے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین بھی تین روز سے ختم مکروہ لکھا
ہے جسکا دل چاہے دیکھے اور نیت باندھکر پھر توڑ ڈالنا حرام ہے بغیر عذر شرعی کے
اور عذر شرعی حدث وغیرہ ہے پھر جو شخص بغیر عذر شرعی کے نماز کو کھیل اور تماشا بنالے
اس طور پر کہ جب چاہے نیت کرکے ملے اور جب چاہے توڑ ڈالے تو وہ حرام کام
کرنے والا ٹھہراپس حرام کام درست نہین علیٰ ہذا القیاس امام بھی جب قرآن اور نماز
کے ادا کے شرائط مطابق پڑھنے والا نہین ٹھہرا پس ختم قرآن اور نماز کیونکر ادا ہوئی
بلکہ محنت برباد اور گنہ لازم ہوے سب پر فقط

فصل تیئسوین تکبیر اور ترتیب ختم قرآن کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ سنت ہے تکبیر کہنا آخر مین والضحیٰ اور الم نشرح وغیرہ کے آخر قرآن
تک یعنی والناس تک اسطرح پر کہ بعضے جا فصل کرنا بہتر ہے اور بعضی جا وصل اخیر
مین جسکے ساکن ہو اُس ساکن کو بدلے کسرے سے اور وصل کرے اللہ اکبر کے
لام مین مثل فَحَدِّثِ اللّٰہُ اَکْبَرُ اور فَارْغَبِ اللّٰہُ اَکْبَرُ وغیرہ کے اور اگر تنوین ہووے
تو نون تنوین کو جسکو نون قطنی کہتے ہین کسرہ دیوے مثل مَّخِیْبِیْنَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اور تَوَّابًا
اللّٰہُ اَکْبَرُ وغیرہ کے اور اگر ایک زبر یا ایک زیر یا ایک پیش ہوے تو اُسکو بھی ملاوے
مثل حَاکِمِیْنَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اور عَنِ النَّعِیْمِ اللّٰہُ اَکْبَرُ وغیرہ کے مگر جسکے آخر مین ہاے ضمیر کی ہو
وہان فصل بہتر ہے مثل خَشِیَ رَبَّہٗ اللّٰہُ اَکْبَرُ اور شَرًّا یَّرَہٗ اللّٰہُ اَکْبَرُ نماز مین

Marfat.com

بھی جائز ہی اور غیر نماز مین بھی یہ اتحان مین ہے اور تکبیر کا کہنا حدیث شریف سے ثابت ہی
اور جب قل ہو اللہ تک پہونچے تب ایک مرتبہ پکار کر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھکر
قُلْ هُوَ اللّٰهُ کو تین مرتبہ پڑھے بعدہ وَالنَّاسِ تک پڑھکر چاہیے ختم کرے یا الٓمّٓ اول آمر
سے الْمُفْلِحُوْنَ تک پڑھکر ختم کرے یہ بھی حدیث شریف مین ہی اور عمل بالمفلحون تک ختم کا
اکثر حفاظون کا اور معتبر قاریون کا ہے اور جو حافظ صاحب سب اور قاری حضرات المفلحون
کے بعد بھی اور اور آیت متفرقہ پڑھتے ہین یہ کسی سندی کتاب مین یا حدیث شریف مین نہین آیا
کیونکہ مکروہ ہے نماز یا غیر نماز مین جیسا کہ طحطاوی مین ہے ان الترتیب من واجبات
القراءة ولو خارج الصلوة فکیف لا یکرہ ذلک فی النفل یعنی تحقیق ترتیب واجبات
قرأت سے ہی اگرچہ نماز کے باہر ہو پس کیونکر یہ مکروہ ہوگا نماز نفل مین ایسا ہی فتاوی عالمگیری
واتقان مین ہی اور روایت کی ابو عبیدہ نے سعید بن المسیب سے کہ تحقیق رسول خدا صلی خدا
علیہ وآلہ وسلم گذرے بلال رض پر اور وہ پڑھتے تھے کچھ اس سورۃ سے اور کچھ اس سورۃ سے پس
فرمایا اے بلال رض گذرا مین نزدیک تیرے اور تو پڑھتا تھا اس سورۃ سے اور اس سورۃ سے
پس کہا بلال رض نے ملاتا ہون مین پاکیزہ ساتھ پاکیزہ کے پس فرمایا آپ نے پڑھ سورۃ جیسے
کہ وہ ہی یعنی خلط نکرنا فرمایا علی نحوھا یہ حدیث مرسل صحیح ہی اور یہ نزدیک ابو داود کے
موصول ہی ابی ہریرۃ رض سے بدون اسکے آخر کے اور کہا حدیث کی ہم سے معاذ رض نے اُسنے
ابن عون رض سے کہا پوچھا مین نے ابن سیرین رض سے حال اُس شخص سے کہ پڑھے ایک سورۃ سے
دو آیتین پھر چھوڑے اُسکو اور شروع کرے دوسری سورۃ مین کہا ابن سیرین رض نے
چاہیے کہ پرہیز کرے اور اُڑے ایک تمھارا یہ کہ گناہ کرے گناہ کبیرہ اور وہ نہ سمجھتا ہو
کہا ابو عبیدہ نے حکم نزدیک ہمارے کراہت آیات مختلفہ کا پڑھنا ہے جیسا اُسکا انکار کیا

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال پر اور جیسا کہ مکروہ جانا ابن سیرینؒ نے
اور نقل کیا قاضی ابوبکرؒ نے اجماع نہ جائز ہونے پر ایک ایک آیت پڑھنا ہر سورۃ سے کہا
بیہقی نے اور نیک دلیل اسپر ہی کہ یہ ترتیب کلام اللہ کی حاصل ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے اور انکو جبرئیلؑ سے پس مناسب ہی قاری کو یہ کہ پڑھے قرآن اوپر ترتیب منقول کے
اور کہا ابن سیرینؒ نے ترتیب اللہ کی بہتر ہی تمھاری ترتیب سے اور ختم کے بعد الحمد اور
الم سے المفلحون تک پڑھنا سنت ہی جیسا کہ اتقان مین ہی اذا فرغ من الختمۃ ان یشرع
فی اخری عقیب الختم لحدیث الترمذیؒ وغیرہ احب الاعمال الی اللہ تعالی الحال المرتحل الذی
یضرب من اول القراٰن اخرہ کل ما حل ارتحل واخرج الدارمیؒ بسند حسن عن ابن
عباسؓ عن ابی بن کعبؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قرء قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ
النَّاسِ ہ افتتح من الحمد ثم قرء من البقرۃ الی اُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ہ ثم دعا بدعاء الختمۃ
ثم قام یعنی سنت ہی جب فراغت کرے ختم قرآن سے یہ کہ شروع کرے دوسرے مین ختم
کے بعد واسطے حدیث ترمذیؒ وغیرہ کے کہ دوست زیادہ عملون کا نزدیک اللہ تعالے
کے حال مرتحل کا ہی اور حال مرتحل وہ شخص ہی جو پڑھے شروع قرآن سے آخر تک اور جب
ختم کرے پھر شروع کرے اور روایت کی دارمیؒ نے بسند حسن ابن عباسؓ سے اور اُنھون نے
ابی بن کعبؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے جب پڑھتے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ
شروع کرتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے پھر پڑھتے سورہ بقرہ سے اُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ تک پھر دعا
ختم پڑھتے پھر کھڑے ہوجاتے ایسا ہی سنن دارمیؒ وغیرہ مین ہے اور نماز تراویح مین ختم
کے وقت جب دو رکعت باقی رہے تو اول رکعت مین قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ہ اور قُلْ
اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ یا فقط قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے اور دوسری رکعت مین سورۂ فاتحہ اور

Marfat.com

سورہ بقرہ مُفلِحُونَ تک پڑھے فی العالمگیریۃ من یختم القراٰن فی الصلوٰۃ اذا فرغ من
المعوذتین فی الرکعۃ یرکع ثم اذا قام الی الثانیۃ یقرء بفاتحۃ الکتاب وشیٔ من البقرۃ
کذا فی الخلاصۃ یعنی جو شخص ختم کرے قرآن و نماز مین جب فارغ ہو معوذتین سے پہلی رکعت مین
رکوع کرے پھر جب کھڑا ہو دوسری رکعت مین پڑھے سورہ فاتحہ اور چند آیت سورہ بقرہ
اسی طرح ہی خلاصہ مین اور سارے قرآن مین سے ایک مقام پر پکار کرکے بسم اللہ کو
پڑھنا آیا ہی نماز تراویح مین اُس بسم اللہ کے سوا جو آیت ہی سورہ نمل کی جیسا کہ شرح
بحر العلوم مین آیا ہی علی ھذا ینبغی ان یقرأھا فی التراویح بالجھر مرۃ ولا یتادی الختم دونھا
یعنی اسپر لائق ہی کہ پڑھے بسم اللہ کو تراویح مین پکار کر ایک بار اور نہین ادا ہو گا ختم بدون اسکے کامل
طور پر اور دُرالمختار مین آیا ہی وھی اٰیۃ واحدۃ من القراٰن کلہ انزلت للفصل بین السور وما فی النمل ھو
بعض اٰیۃ اجماعا ولیست من الفاتحۃ ولا من کل سورۃ یعنی بسم اللہ ایک آیت ہی کل قرآن سے
اُتاری گئی ہی واسطے فرق کے درمیان سورتون کے پس جو بسم اللہ سورہ نمل مین ہی وہ بعض آیت
بالاتفاق ہی اور نہین ہی جز فاتحہ اور نہ کسی سورۃ کا اور عالمگیری مین آیا ہی وھی من القراٰن اٰیۃ انزلت للفصل
بین السور اور صحیح مسلم مین الیا ہی البسملۃ من القراٰن لیست جزء سورۃ منہ فیقرء فی الختم بسم اللہ قرآن سے ہی اور
نہین جز کسی سورۃ کا قرآن سے پس پڑھی جاوے ختم مین ایکبار اور تنویر الیتا مین ایا ہی کہ حنفی لوگ اسپر ہین
کہ بسم اللہ ایک آیت ہی مکرر ہوئی ہی واسطے فرق کرنے درمیان سورتون کے پس قرآن عبارت ہی ایکسو چودہ سورۃ
اور ایک آیت سے پس ختم قرآن مین ایکبار بسم اللہ پڑھنا ضرور ہی جس سورۃ مین کہ چاہے اور جزء ہر سورۃ کا
نہین ہی جیسا کہ مذہب امام شافعیؒ کا ہی کہ اُنکے نزدیک بسم اللہ ایکسو تیرہ آیت ہی قرآن مین
ہر سورۃ پر سوائے سورہ برأت کے پس اگر ایک جگہ ترک کیا تو ختم ترک کیا انتہی اور شرح
تحریر الاصول لابن التمام وغیرہ مین لازم کرکے لکھا ہی فیلزم فی الختم قرأتھا فی مفتتح سورۃ

Marfat.com

انتہیٰ یعنی پس لازم ہی ختم قرآن مین پڑھنا بسم اللہ شروع کسی سورۃ پر اسواسطے حافظون نے
عمل کرلیا ہی قبل قُلْ هُوَ اللّٰهُ کے پڑھنا اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ کو تین مرتبہ پڑھنا کیونکہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ کو تین مرتبہ
پڑھنے سے ایک ختم کا ثواب ملتا ہی لیکن بسم اللہ کا خاص قُلْ هُوَ اللّٰهُ کے قبل پڑھنا کسی
معتبر کتاب مین نہین ملا جس سورۃ مین چاہین پڑھ سکتے ہین اور سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ کا
تین مرتبہ پڑھنا نوافل وتراویح مین بقول فقیہ ابو اللیث رحمۃ اللہ کے جائز سمجھا جاتا ہے
جیسا شرح منیہ کی اس عبارت مین ہے قرأۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثلث مرات عند ختم قرآن
لم یستحسنہا بعض المشائخ وقال فقیہ ابو اللیث ہذا شئ استحسنہ اہل القرآن وائمۃ
الامصار فلا بأس بہ الا ان یکون الختم فی المکتوبۃ فلا یزیدہ علی مرۃ انتہٰی
یعنی پڑھنا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کا تین مرتبہ ختم قرآن کے وقت بعض مشائخ نے اچھا نہین سمجھا ہی
اور فقیہ ابو اللیث فرماتے ہین کہ اہل قرآن اور اہل امصار نے اسکو مستحسن جانا ہی پس تین مرتبہ
پڑھ لینا مضائقہ نہین ہے ہان اگر فرض مین ختم قرآن ہو تو تین مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ کو
نہ پڑھنا چاہیئے جیسا اُسی کتاب مین دوسری جگہ لکھا ہی یکرہ تکرار السورۃ فی الفرض
ولا یکرہ تکرار السورۃ فی النفل لان باب التطوع اوسع انتہٰی ملخصا یعنی مکروہ ہی تکرار پڑھنا
سورۃ کا فرض مین اور نہین مکروہ ہی نفل مین کیونکہ باب نفل مین اوسع ہی انتہٰی پس جب نماز
نفل مین تکرار سورۃ مکروہ نہین ہی اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ کا تین مرتبہ پڑھ لینا اچھا سمجھا گیا اسلیے
حافظ قرآن وقت ختم فرقان سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ کو تین مرتبہ زیادہ ثواب کی طمع پر پڑھ لیتے ہین

فصل اکتیسوین بیان مین سجدۂ تلاوت کے

جاننا چاہیئے اے بھائی سجدے سارے قرآن مین چودہ ہین مگر امام مالکؒ نے فرمایا کہ
مفصل سورتون مین سجدہ نہین یعنی سورۂ والنجم اور اذا السماء انشقت اور اقرا مین اُن کے

Marfat.com

نزدیک سجدہ نہین تو اُنکے نزدیک گیارہ سجدہ ہوے اُنکے سوا باقی سب کے نزدیک چودہ ہین
مگر اتنا فرق ہی کہ امام اعظمؒ کے نزدیک سورۂ صاد کا سجدہ ہی اور سورۂ حج کا اخیر سجدہ نہین
اور شافعیؒ نے اخیر حج کا کیا صاد کا نہین اور یہ سب کے سب واجب ہین از روے حدیث شریف
کے اور بقول فقہاے کرام کے اور نزدیک امام اعظمؒ کے ترک سے قضا لازم ہی اور بعض روایت
مین سات سجدے فرض اور تین واجب اور چار سنت ہین مگر یہ ضعیف ہی کیونکہ مظاہر حق وغیرہ
کتابون مین حدیث آئی ہی اور اُس حدیث اور دیگر حدیثون سے امام صاحبؒ نے واجب
ہونے کی دلیل لی ہی جیسا کہ روایت ابن عباسؓ سے کہ کہا سجدہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے سورۂ والنجم مین اور سجدہ کیا ساتھ اُنکے مسلمانون نے اور مشرکون نے اور
جنون نے اور آدمیون نے روایت کی بخاری نے فائدہ مشرکون نے اس لیے سجدہ کیا
تھا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا اَفَرَاَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی آخر تین آیتون
تک تو شیطان نے اپنی آواز کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز کے مشابہ کرکے پڑھا تِلْكَ الْغَرَانِیْقُ
الْعُلٰی وَاِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰی یہ بہت مرغابیان بلند ہین اور تحقیق شفاعت اُن کی البتہ امید
کی گئی ہے پس مشرکون نے گمان کیا کہ حضرت نے ہمارے بتون کی تعریف کی پس خوش ہوے
اور حضرتؐ نے جب سجدہ کیا تو اُنھون نے بھی کیا اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا سجدہ کیا
ہمنے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سورۂ اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک مین
روایت کی یہ مسلمؒ نے فائدہ اسمین رد ہے امام مالکؒ کا کہ وہ کہتے ہین مفصل سورۃ مین
سجدہ نہین انتہی روایت صحیحہ بہت ہین وجوب کے لیے جسکا دل چاہے حدیث اور فقہ کی
کتابون مین دیکھ لے لکن باقی امامون کے نزدیک سنت ہین سجدے تلاوت کے اب مسائل
سنو جیسا کہ در مختار وغیرہ مین واجب ہے ایک سجدہ بسبب پڑھنے ایک آیت کے چودہ آیتون مین سے

Marfat.com

سجدے کی آیتین چار قرآن مجید کے نصف اول مین ہین اور دس نصف دوم مین پس اگر آیت سجدہ کو لکھے یا ہجے کرے تو سجدہ واجب نہوگا اسی طرح ساری آیت مین سے اگر کلمہ سجدہ کو پڑھے یا اکثر آیت پڑھے مگر کلمہ سجدہ کو چھوڑ دے تو سجدہ واجب نہ ہوگا کذا فی الطحطاوی شامی نے کہا کہ وجوب عام ہی خواہ تلاوت آیت نماز مین ہو یا نماز سے خارج جاننا چاہیئے کہ سبب سجدے کے تین ہین اوّل تلاوت اگرچہ سماع نہ پایا جاوے یعنی آیت سجدہ کو تلاوت کی اور نہین سنا جیسے بہرا آدمی کا دوم سننا آیت سجدہ کا یہ شرط ہے پڑھنے والے کے سوا دوسرے شخص کے حق مین اگرچہ فارسی مین ہو جبکہ خبر دی جاوے اور اگر اسکو خبر نہ ہو کہ آیت سجدہ ہی تو معذور ہی تیسرا اقتدا کرنا اگرچہ مقتدی آیت سجدہ کو نہ سنے اور نہ موجود ہو آیت سجدہ کے پڑھنے کیوقت یعنی گو امام نے اقتدا سے پہلے سجدے کی آیت پڑھ لی ہو تب بھی سجدہ واجب ہے بسبب واجب ہونے متابعت امام کے اس شرط پر کہ امام نے اگر سجدہ نہ کیا ہو اگر کرے اور اگر نہ کرے تو مقتدی پر واجب نہین اگرچہ آیت کو بھی سنا ہو کذا فی شرح المنیۃ اور اگر پڑھے آیت سجدہ کو مقتدی تو نہ سجدہ کرے نماز پڑھنے والا نماز مین نہ بعد نماز کے یعنی نہ خود پڑھنے والا سجدہ کرے اور نہ امام اور نہ دوسرے مقتدی اسکے ساتھ والے بخلاف خارج کے کہ وہ سجدہ کرے اس لیے کہ روک یعنی قرأت کی ممانعت ثابت ہوئی معین شخصون کے لیے تو انسے تجاوز نکریگی یہانتک کہ اگر خارج نماز مین داخل ہوگا انکے ساتھ تو اسپر بھی سجدہ ساقط ہو جائیگا خارج سے مراد شخص ہی کہ بالکل نماز پڑھتا ہو یا کہ وہ دوسری نماز پڑھتا ہو خواہ اکیلا خواہ دوسرا امام ہو کذا فی الحلبی مگر شرح منیہ مین ہی کہ اگر مقتدی کے پڑھنے سے امام سجدہ کرے تو متبوع تابع ہو جائیگا اسواسطے امام کو ممانعت قرأت کی نہین اور سجدہ واجب ہی ساتھ شرطون نماز کے یعنی طہارت اور ستر عورت طرف قبلہ رخ ہونے کے ساتھ سوا تحریمہ اور نیت تعین کے یعنے سجدے کے لیے جدا تحریمہ کرنا اور یہ کہ

فلان آیت کا سجدہ ہی شرط نہین مگر یہ نیت کہ یہ سجدۂ تلاوت ہی اُسکے مشروط ہونہین کلام
نہین اور فاسد کرتی ہی سجدۂ تلاوت کو وہ چیز جو نماز کی مفسد ہے یعنی حدث اور قہقہہ
کلام سے فاسد ہوجاتا ہی اور اسپر اعادہ اُس سجدہ کا واجب ہی مگر سجدۂ تلاوت کے اندر
قہقہے سے وضو نہین جاتا اور رکن اسکا سجدہ کرنا ہی یا بدل سجدہ کا رکوع کرنا نماز پڑھنے
والے کا اور اشارہ بیمار کا اور اشارہ سوار کا رکوع مین نماز کی قید اس لیے لگائی کہ
خارج نماز اگر سجدے کی جگہ رکوع کریگا تو کافی نہوگا اور بیمار اگرچہ آیت سجدہ حالت صحت
مین پڑھے اور بیماری مین اشارے سے ادا کرے جائز ہوگا اور سوار پر سجدہ اگر حالت سواری مین شہر کے
باہر واجب ہوا ہو تب تو سواری پر اشارے سے ادا ہو جائیگا گو بیچ مین اُتر پڑا ہو اور اگر سجدہ کم
زمین پر ہوا ہو تو اُسکا ادا کرنا سواری پر کافی نہوگا کذا فی الشامے اور سجدۂ تلاوت ایک
سجدہ ہی درمیان دونون تکبیرون مسنون کے پکار کر یعنی ایک بار اللہ اکبر کہے سر رکھنے کو دوسری بار
اُٹھانے کو اور اکیلا جہر کرے کہ اپنے آپ سنے اور امام اتنا کرے کہ اورون کو آواز جاوے اور
درمیان دو مستحب قیام کے یعنی کھڑا ہو کر سجدہ مین جانا اور بعد سجدہ کے کھڑا ہو جانا مستحب ہے بدون
ہاتھ اُٹھانے کے اللہ اکبر کہنے کے وقت اور بدون التحیات اور سلام کے اور سجدۂ تلاوت
مین تسبیح سجدے کی ہی صحیح تر قول مین یعنی سبحان ربی الاعلیٰ تین بار کہے اور افضل یہ ہے کہ
اس دعا کو پڑھے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاص سجدۂ تلاوت مین پڑھا وہ دعا یہ ہی
سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ یعنی سجدہ کیا منھ میرے نے
واسطے اُسکے کہ پیدا کیا اُسکو اور بنائے کان اُسکے اور آنکھین اُسکی ساتھ قدرت اور قوت اپنی کے
اور یہ دعا حضرت بی بی عائشہؓ سے روایت ہی اور اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی نے
روایت کیا ہی اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور واجب ہے سجدۂ تلاوت اُس شخص پر کہ ہووے اہل

Marfat.com

نمازکے واجب ہونیکا اداکرنے کے اعتبار سے یعنی اُسی وقت اہل ہو جیسے بہرا آدمی اگر آیت سجدہ پڑھے یا قضا کے اعتبار سے اُسوقت اہل نہ ہو دوسرے وقت ہو جیسے جنب اور متوالا اور سونے والا اور وجوب سجدہ کے لیے نماز کے وجوب کی اہلیت معتبر ہوئی کہ سجدۂ تلاوت نماز کے اجزا مین سے ہو یعنی جس صورت مین کہ آیت نماز کے اندر پڑھی جاوے تو یہ سجدہ جزو نماز ہوجاتا ہی متولے پر سجدیکے وجوب کے لیے اُسکی عقل قائم رکھی گئی تاکہ اُسکو تنبیہ ہو اور سونیوالا اگر آیت سجدہ پڑھے اور بعد جاگنے کے اُسکو کوئی خبر کردے تو اُسپر لزوم سجدہ مین اختلاف ہی اصح یہ ہی کہ سجدہ لازم ہے اور قول صحیح مین لازم نہین اور واجب نہین ہی سجدہ کافر پر اور نابالغ اور دیوانے اور حیض ونفاس والی عورت پر خواہ وہ آیت سجدہ کو پڑھین یا سنین اس لیئے یہ سب نماز کے اہل نہین نہ اُسوقت پر اور نہ اُس کے بعد یعنی ادا اور قضا دونون کے اہل نہین اور واجب ہی سجدۂ تلاوت اُن اشخاص مذکورہ کے پڑھنے سننے والے پر سوائے اُس مجنون کے جسکو افاقہ نہوتا ہوتا کہ اُس کے پڑھنے سے سننے والوںپر سجدہ واجب نہوگا بسبب ہونے مجنون کے اور سونیوالے اور مدہوش سے اگر سنے کوئی واجب ہوگا جیسا کہ نابالغ لڑکے وغیرہ سے سننے سے ہوتا ہی یہان مجنون مراد وہ مجنون ہی جسکو چھے نمازون یا زیادہ تک جنون رہے اور اگر کم ہوا جنون مجنون کو یعنی ایک دن و رات ہوا یا اس سے کمتر تو اُسپر سجدہ لازم ہے خواہ وہ خود پڑھے یا دوسرے سے سنے اور اگر جنون ایکدن رات سے زیادہ ہوجاوے تو سجدہ اُسپر لازم نہین بلکہ اُس شخص پر لازم ہونے نہونے پر اختلاف ہے جو کہ اُس سے سنے اُسپر دو روایتین ہین اور دونون کی تصحیح ہوئی ہی اور جوہرہ مین کہا کہ اصح یہ ہے کہ سجدہ واجب نہین کذا فی لغیا حمی اور نہین واجب ہے سجدیکی صدا یعنی گنج کی آواز سے جو پہاڑون اور جنگلون وغیرہ مین پلٹ کر ویسا ہی سنائی دیتی ہی اور نہین ہے واجب مذ سے سننے کے سبب سے یعنی

Marfat.com

طوطا یا مینا وغیرہ اگر آیت سجدہ پڑھے تو قول اصح مین سجدہ واجب نہین اور جو شخص آیت سجدہ امام سے سنے اور اقتدا نہین کی اُس امام سے خارج رہے نماز سے یا بعد سجدۂ تلاوت امام کے اقتدا کی تو نماز سے فارغ ہو کر سجدہ کرے آور جسپر نماز کے اندر سجدہ واجب ہوا تو بدائع مین ہے کہ اگر نماز کے اندر سجدہ تلاوت نہ کریگا تو گنہگار رہوگا پس لازم ہوگی اُسکو توبہ اس لیے کہ ترک واجب کیا جسکی قضا ممکن نہین تو گناہ ثابت ہوگیا اور اس سے مخلصی کی صورت بجز توبہ کے اور کچھ نہین کذا فی الطحطاوی اور جب کہ فاسد ہوجاوے نماز سواے حیض کے تو سجدۂ تلاوت کرے خارج نماز سے اس لیئے کہ جب نماز فاسد ہوگئی تو صرف تلاوت ہی رہگئی اور سواے حیض اس لیے کہا کہ اگر حیض سے نماز فاسد ہوگی تو عورت سے سجدۂ تلاوت ساقط ہوجائیگا ذکر کیا اسکو قنیہ مین اور ادا ہوجاتا ہے سجدۂ تلاوت رکوع کرنے سے یا سجدہ کرنے سے واسطے تلاوت کے سواے رکوع نماز اور سجدے کے نماز کے اندر اور اسی طرح خارج نماز مین قائم مقام سجدے کے ہوجاتا ہے رکوع ظاہر قول روایت کیا گیا ہے کذا فی البزازیۃ صورت مسئلے کی یہ ہے کہ ایک شخص نے نماز کے اندر آیت سجدہ پڑھی اور اُسکے لیے رکوع کیا سواے نماز کے رکوع کے یا سجدہ کیا سواے نماز کے سجدے کے تو سجدۂ تلاوت ادا ہوجائیگا اسی طرح خارج نماز مین رکوع یا سجدے سے ادا ہوگا مگر رکوع مین یہ شرط ہے کہ فوراً ہو بلا تاخیر اور اگر تاخیر کریگا تو پھر سجدہ تلاوت کے واسطے سجدۂ خاص چاہیے خواہ نماز کے اندر ہو یا نہ ہو کذا فی الشامی اور ادا ہوجاتا ہے سجدۂ تلاوت نماز کے رکوع سے جبکہ رکوع ہووے ایک کے پڑھنے سے پیشتر یا دو آیتون سے اور اسی طرح تین آیتون سے ظاہر قول کے بموجب چنانچہ بحر الرائق مین ہے اگر نیت کرے سجدے کی یعنی نیت کرے رکوع کے ہونیکی سجدہ تلاوت کے لیے قول راجح پر یعنی اگر آیت سجدہ نماز مین پڑھی اور اسکو بعد تین آیتوں زائد نہین پڑھا اور رکوع کیا اور نیت کی کہ یہ رکوع سجدۂ تلاوت کے لیے کرتا ہون تو سجدۂ تلاوت

Marfat.com

ادا ہوجائیگا طحطاوی نے کہا کہ اس رکوع مین نیت نماز کی اور رکوع کی کرے ورنہ صرف
تلاوت کا رکوع ہوگا نہ نماز کا اور ادا ہوتا ہے سجدہ تلاوت کا نماز کے سجدے سے
اسی طرح یعنی فوراً سجدہ کرنے سے اگرچہ نیت نہ کی ہو کہ یہ سجدہ تلاوت نماز کا ہی بالاتفاق
آیت سجدے کے بعد فوراً سجدہ نماز کرنے کی صورت یہ لکھی ہے کہ رکوع مختصر کے بعد سجدہ کرے ورنہ
ظاہر ہے کہ رکوع معہ قومہ کے تین آیتون کی مقدار سے کم نہین پھر فوراً کیونکر ہو سکتا ہے اور اگر نیت
کی سجدۂ تلاوت کی امام نے اپنے رکوع مین اور نہ نیت کی اُسکے مقتدی نے تو مقتدی
کو امام کی نیت کافی نہو گی پس سجدہ کرے مقتدی جبکہ امام سلام پھیرے اور اعادہ کرے
قعدے کو اور اگر قعدے کو چھوڑدے گا تو اُسکی نماز فاسد ہوگی اس لیے کہ سجدۂ تلاوت سے قعدہ
اخیرہ لغو ہوجاتا ہے اگر اعادہ نکریگا تو فرض نماز کا رہجائیگا کذا فی القنیۃ اور محمول کرنا چاہیے
اس صورت کو نماز جہری پر اس لیے کہ نماز سری مین مقتدی کو کس طرح معلوم ہوگا کہ امام نے
آیت سجدہ پڑھی ہان اگر رکوع کیا اور سجدہ کیا واسطے نماز کے فوراً تو یہ سجدہ کرنا مقتدی کا
قائم مقام سجدۂ تلاوت کے ہوجائیگا بدون نیت کے بسبب متابعت امام کے یعنی امام نے
رکوع مین نیت سجدۂ تلاوت کی نہ کی بلکہ سجدے مین کی یا بالکل کہین نہ کی تو اس صورت
مین مقتدی پر کچھ نہین خواہ مقتدی نیت کرے یا نہ کرے کذا فی الطحطاوی اور اگر سجدہ کیا
امام نے اور مقتدیون نے خیال کیا کہ امام نے رکوع کیا تو جو شخص رکوع مین ہے وہ رکوع کو
ترک کرکے سجدۂ تلاوت کرے اور جس نے رکوع کیا اور ایک سجدہ کیا تو اُسکو یہ سجدہ تلاوت
کے سجدے سے کافی ہوگا اور جسنے رکوع اور دو سجدے کیے تو اُسکی نماز فاسد ہوگئی اسلیے
کہ اس نے ایک رکعت پوری تنہا پڑھ لی اور زیادتی ایک رکعت کی مفسد نماز ہے
اور اگر نماز پڑھنے والے نے آیت سجدہ کو اپنے غیر سے سنا تو نماز کے اندر سجدہ نہ کرے

Marfat.com

اس لیے کہ وہ تلاوت نماز کے اندر نہین بلکہ سجدہ کرے بعد نماز کے بسبب سُننے آیت سجدہ
کے اُس شخص سے جس پر روک نہین یعنے اگر روک والے مقتدی سے سنا تو
اُس کے سننے سے نہ بعد نماز کے سجدہ کرنا چاہیئے نہ اندر نماز کے چنانچہ اوپر گذرا
اور اگر نماز پڑھنے والے نے غیر سے سنکر نماز کے اندر سجدہ کیا تو یہ سجدہ اُسکو کافی نہ ہوگا یعنی
سننے کی حالت مین جس رکن کو ادا کرتا ہے اُسکو پورا کرنا اور اُسکے بعد دوسرا رکن
ادا کرنا اُسکو لازم ہی اور اس بات کو مقتضی ہے کہ جو چیز اُسپر اس نماز سے خارج سبب سے
واجب ہوئی ہے اُس کے ادا کرنے مین مشغول نہ ہو تو نہی ضمنا پائی گئی پس اگر سجدہ جسکا
سبب اس نماز سے خارج ہی نماز کے اندر ادا کریگا تو ناقص ہوگا سبب نہی ضمنی کے کذا فی المنام
اور اُس سجدہ کا اعادہ کرے بسبب اُس وجہ کے کہ گذری یعنی بسبب اسکے ناقص ہونے
کے مگر جبکہ پڑھا ہو اسکو نمازی نے سوائے مقتدی کے اگرچہ بعد اس کے سننے کے ہو
تو وہ اعادہ سجدہ مذکور کا نہ کرے کذا فی السراج اور صورت اُسکی یہ ہے کہ ایک شخص
نماز پڑھتا ہے اُسنے آیت سجدہ پڑھی خواہ پیشتر دوسرے سے سننے کے یا بعد سننے کے پھر
اُسکے لیے سجدہ نماز کے اندر کیا تو اس صورت مین اس سجدہ کا اعادہ نہ کرے اور غیر مقتدی
کی قید اس لیے لگائی کہ مقتدی کا سجدے کو پڑھنا معتبر نہین تو وہ بعد نماز کے سجدہ کرے
سنی ہوئی آیت کے لیے کذا فی الشامی اور نہ اعادہ کرے نماز کا اس لیے کہ زیادہ ہونا
ایک رکعت سے کم کا مفسد نماز نہین تو صرف ایک سجدے کی زیادتی مفسد نہوئی ہان اگر
پیروی کرے نماز پڑھنے والا تلاوت کرنے والے کی یعنی جب تلاوت کرنیوالے نے سجدہ کیا
اُسیوقت نمازی نے بھی اُسکے ساتھ کیا تو نماز فاسد ہو جائیگی بسبب متابعت کرنے نمازی کے
اُس شخص کی جو اسکا امام نہین اور یہ سجدہ نمازی کا اُسکو سننے ہوے سجدے کیطرف

Marfat.com

کافی نہ ہوگا کذا فی التجنیس وغیرہ اور اگر آیت سجدہ کو نماز سے خارج پڑھکر سجدہ کرلیا پھر نماز مین داخل ہوا اور اُسی آیت کو نماز مین پڑھا تو دوسرا سجدہ کرے اور اگر اول سجدہ نہ کیا ہو تو یہ نماز کے اندر کا ایک سجدہ اُسکو کافی ہوگا اس لیے کہ نماز کے اندر کا سجدہ خوبتر ہی تو اپنے غیر کو اپنا تابع کرلیگا اگرچہ مجلس بدل جائے مگر بحر الرائق مین مجلس کا ایک ہونا شرط کیا ہی ایک سجدہ کافی ہونے کے لیے تو اگر آیت سجدہ دوسری جگہ مین پڑھی اور نماز مین پھر اُس آیت کو دُہرایا تو اب نماز کے اندر سجدہ تلاوت کرنے سے پہلے کا سجدہ ساقط نہ ہوگا اُسکے لیے دوسرا سجدہ بعد نماز کے کرنا چاہیے اور اگر سجدہ نہ کیا نماز کے اندر تو دونون سجدے ساقط ہونگے صحیح تر قول مین اور گنہگار ہوگا چنانچہ گذرا اس فصل مین اور اگر مکرر پڑھا آیت سجدہ کو دو مجلسون مین تو سجدہ مکرر ہوجائے گا اور ایک مجلس مین مکرر نہ ہوگا بلکہ ایک سجدہ کافی ہی اور کرنا سجدہ کا بعد اول آیت کے بہتر ہے بسبب بجالانے عبادت کے کذا فی القنیۃ اور بحر الرائق مین ہی کہ تاخیر مین زیادہ احتیاط ہی قاعدہ یہ ہی کہ وجوب سجدے کا تین باتون مین سے ایک کے باعث مکرر ہوجاتا ہی اوّل اختلاف تلاوت کا دوّم اختلاف سُننے کا سوّم اختلاف مجلس کا پہلی دو سے غرض بدلنا آیتون کا ہی یعنی اگر ایک ہی مجلس مین آیتین سجدیکی پڑھیگا یا سنیگا تو تعداد آیات کے برابر سجدے واجب ہونگے اور اختلاف مجلس دو قسم پر ہے ایک حقیقی کہ ایک مجلس سے دوسری مین دو قدم سے زیادہ چلکر پہونچے اسمین یہ شرط ہے کہ دونون مکانون کا ایک حکم نہ ہو مثلاً چھوٹی مسجد یا گھر کی مختلف جگہ نہ ہون کہ اُن کا حکم ایک ہی مکان کا ہی بس اگر ایک آیت سجدہ مسجد یا گھر کے کئی کونون مین پڑھیگا تو سجدہ ایک ہی واجب ہوگا اور ایک قسم اختلاف مجلس کی حکمی ہی وہ یہ ہی کہ دونون دفعہ کے پڑھنے کے

Marfat.com

درمیان مین عمل کثیر کیا ہو مثلاً خرید و فروخت یا عقد نکاح یا کھانا یا تین قدم چلنا وغیرہ کیا ہو تو اس صورت مین بھی سجدہ مکرر ہو جائیگا. اور اگر عمل قلیل کیا ہو مثلاً آیت سجدہ پڑھکر ایک گھونٹ پانی پیا یا ایک لقمہ کھایا یا ایک دو قدم چلا پھر اس آیت کو پڑھا تو سجدۂ تلاوت ایک ہی کافی ہوگا اور مستحب نہین دوسرا سجدہ کرنا اُسجگہ جہان ایک کافی ہو کذا فی الشامی اور اصل یہ ہے کہ بنا سجدے کی تداخل پر ہے یعنی ایک سجدہ دوسرے کا تابع ہو جاتا ہے واسطے دور کرنے حرج کے یعنی ہر تلاوت پر سجدہ واجب کرنے مین سکھانے والون اور سیکھنے والون پر دقت ہوگی بنا تداخل پر اس شرط سے ہے کہ آیت اور مجلس متحد ہو یعنی ایک ہی آیت کو ایک ہی مجلس مین مکرر پڑھنے سے ایک سجدہ سب کے لیے کافی ہوگا اسی طرح اگر ایک آیت کو خود پڑھا اور اُسی کو اُس مجلس مین دوسرے سے سُنا تب بھی ایک ہی سجدہ واجب ہوگا اور تانا تننا کپڑے کا جاتے اور آتے اور چلا جانا پڑھنے والیکا درخت کی ایک شاخ سے دوسری شاخ پر اور تیرنا اُسکا نہر مین یا حوض مین بدلنا ہے مجلس کا یا آیت کا پس واجب ہوگا ایک اور سجدہ یا کئی سجدے یعنی مثلاً سننے والے نے اُسی آیت کو ایک شاخ پر سُنا اور اُسی کو دوسری پر تو ایسا ہوگا کہ گویا دو آیتون کو سُنا بخلاف کونے مسجد اور گھر اور کشتی چلنے والی اور فعل قلیل کے جیسے دو لقمون کا کھانا بیچ مین دو بار کی تلاوت کے اور کھڑا ہو جانا اور سلام کا جواب دینا کہ اُس سے مجلس نہین بدلتی اور اسیطرح سواری چلتے جانور پر اگر نماز پڑھتا ہو تو مجلس دو ہون گی کیونکہ نماز اُن مجالس کو ایک کر دیتی ہے اس لیے کہ اختلاف مکان کی صورت مین نماز فاسد ہو جاتی ہے تو ضرورت کی وجہ سے مکان ایک کیے جاتے ہین اور اگر سواری پر نماز نہ پڑھتا ہو تو سجدہ مکرر ہو جائیگا کیونکہ سواری کا چلنا

Marfat.com

منسوب سوار کی طرف ہی تو ایسا ہوگا گویا خود چلتا ہے اور پڑھتا ہے کذا فی الشافی
اور مکروہ ہے چھوڑ دینا آیت سجدے کا اور پڑھنا باقی سورۃ اسلیے کہ اسطرح پڑھنے مین
عبارت قرآن مجید کے انتظام کا قطع کرنا اور اُسکی ترکیب کا بگاڑنا ہی اور اُسکی عبارت و
ترکیب کے اتباع کا حکم ہے کذافی البدائع اب اس سے معلوم ہوا کہ صرف آیت سجدہ کا چھوڑ دینا
مکروہ تحریمی ہی اتباع نظم کا ارشاد اس آیت مین ہی فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ یعنی
جب ہم اُسکو پڑھین تو پیروی کر پڑھنے ہمارے کی کذا فی البحر الرائق اور نہین مکروہ
اُسکا عکس یعنی صرف آیت سجدے کو پڑھنا اور باقی سورۃ کو نہ پڑھنا لیکن مستحب ہی
ملانا ایک آیت یا دو آیتون کا اُسکے ساتھ خواہ پیشتر ملادے یا بعد کو واسطے دور کرنے وہم
تفصیل کے یعنی وہم نہ ہو کہ اس آیت کو فضیلت ہی اورون پر کیونکہ کل آیتین اس لحاظ سے کہ اللہ
تعالیٰ کا کلام ہے ایک رتبے مین ہین اگرچہ بعض آیتون کو فضیلت ہی بسبب اُنکے شامل
ہونیکے اللہ تعالیٰ کی صفات پر اور مناسب ہی نہ سنانا آیت کا اُس سننے والیکو جو سجدہ کیلیے
آمادہ نہ ہو یعنی اگر سننے والا بے وضو ہو یا اُسپر سجدہ کرنا شاق ہو تو قاری آیت سجدہ
کو آہستہ پڑھے ایسا ہی اُس صورت مین کہ سننے والے کا حال معلوم نہ ہو کذا
فی الطحطاوی اور مختلف ہوئی ہی تصحیح سجدے کے واجب ہونے مین اُس شخص پر کہ
کام مین مشغول ہو اور آیت کو نہ سنے اور راجح ہی سجدے کا واجب ہونا اُسکی زجر کے لیے
کلام خدا کو چھوڑ کر کام مین مشغول رہنے کے باعث تو قائم مقام سننے والیکے ٹھہرالیا
گیا کیونکہ وہ سننے کے موقع پر ہی منح الغفار مین ہی کہ اس مسئلہ مین اصح عدم وجوب ہی
اس لیے کہ سننا جو شرط ہے وجوب کا ایک قول پر اور سبب ہے دوسرے پر وہ پایا نہین گیا
کذا فی الطحطاوی اور اگر سنا آیت سجدہ کو ایک قوم سے یعنی اُنمین سے ہر ایک شخص سے ایک حرف آیت کا

Marfat.com

سنا تو سننے والا سجدہ نہ کرے اس لیئے کہ اُس نے ایک پڑھنے والے سے اُسکو نہین
سنا کذا فی الخانیۃ تو صاحب خانیہ نے بتلا دیا کہ پڑھنے والے کا ایک ہونا شرط ہی
اب یہ کہ ایک مفید بات ہی ہر مہم اور امر ضروری کے لیے کافی ہین ہے کہتے ہین کہ جو
شخص سب سجدے کی آیتون کو ایک مجلس مین پڑھے اور ہر ایک کے لیے اُنمین سے سجدہ کرے
تو اللہ تعالیٰ اُسکو اُسکے حادثے سے بچا دیگا اور ظاہر اس قول کا یہ ہی کہ چودہ آیتون کو پہلے
پڑھ لے پھر سجدہ کرے اور ہو سکتا ہے کہ سجدہ کرے ہر آیت کے لیئے بعد اُسکے پڑھنے کے
اور ان چودہ آیتون کا پڑھنا مکروہ نہین پہلے گذر چکا ہی کہ آیت سجدہ کے ساتھ ایک
یا دو آیت پہلے یا پیچھے کی ملاے تو اس سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ صرف آیات سجدہ کی پڑھنا
اولیٰ نہوا مکروہ تنزیہی ہوا اس لیے شارع نے آگاہ کر دیا کہ مکروہ نہین اور اُنکا ملا کر پڑھنا
ایسا ہوا جیسا چند سورتین ملا کر پڑھے مختلف جگہون سے کذا فی الطحطاوی اور مکروہ ہی
امام کو کہ آیت سجدہ کو آہستہ پڑھے یا جمعہ اور عید ایسے مجمع مین آیت سجدے کی پڑھے مگر اسطرح
پڑھنا کہ سجدہ ادا ہو جاوے نماز کے رکوع یا سجدے سے تو مکروہ نہین امام کو خفیہ پڑھنا
اس لیے مکروہ ہی کہ اگر آیت پڑھنے کے بعد سجدہ نہ کریگا تو واجب کا تارک ہوگا اور اگر
سجدہ کریگا تو مقتدیون کو اشتباہ پڑیگا اور یہی اشتباہ مجمع عظیم مین نہ پڑھنے کا سبب ہی
اور سجدہ آخر سورۃ مین ہو یا آیت سجدہ کے بعد بقدر تین آیتون کے نہ پڑھے فوراً
رکوع کر دے تو اس صورت مین مجمع مین یا خفیہ پڑھنے کا کچھ مضائقہ نہین مگر امام کو
چاہیئے کہ رکوع مین نیت سجدہ تلاوت کی نہ کرے ورنہ مقتدیون کو بھی کرنی پڑے گی
اور جو کوئی نہ کرے گا اُسکو سلام کے بعد سجدہ کرکے قعدہ اخیر کا اعادہ کرنا پڑیگا کذا فی
الحلبی اور اگر آیت سجدہ کو منبر پر پڑھا تو سجدہ کرے اور سننے والے سجدہ کرین خطیب کو اگر منبر پر

Marfat.com

سجدہ ممکن ہو تو اسجگہ کرے ورنہ منبر سے اُتر کر سجدہ کرے اور سننے والون کی قید اس لیے لگائی کہ جس نے نہ سنا ہو وہ سجدہ نہ کرے حالانکہ نماز مین مقتدی کیلیے سننا شرط نہین کذافی الخانیہ تمام ہوے مسائل غایۃ الاوطار کے جو ترجمہ در المختار کا ہی اب جاننا چاہیے کہ ان مسئلون کو اس عاجز نے اس لیے دراز کیا کہ یہ سب حافظ اور قاری کو ضرور ہی کیونکہ اس زمانے کے حافظ اور قاری اکثر جاہل ہوتے ہین جب اس کتاب کو کوئی دیکھیگا تو سب مسائل اسمین پاویگا کسی عالم سے پوچھنے کی حاجت نہوگی اور اُنکی دلیل کے لیے جو عبارت غایۃ الاوطار مین ہی وہی عبارت نقل کردی اور سجدونکی آیتون مین سجدے کا سبب یہ ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان مقامون پر سجدہ کیا اور سب لوگون نے بھی اُسوقت کے اُن کی پیروی کی کثرت کے ساتھ جیساکہ اس حدیث مین روایت ہی ابن عمر رض سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتے سجدے یعنی آیت سجدہ کی اور ہم ہوتے نزدیک اُنکے پس سجدہ کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہم بھی سجدہ کرتے ساتھ اُنکے پس ازدحام کرتے ہم یہانتک کہ نہ پاتا بعض ہمارا واسطے پیشانی اپنی کے جگہ کہ سجدہ کرے اُسپر روایت کی بخاری اور مسلم نے فائدہ یعنی لتنے لوگ کثرت سے سجدہ کیلیے جمع ہوتے کہ بسبب تنگی جگہ کے بعض کو اُنکے ساتھ سجدہ کرنا میسر نہ ہوتا پس تاخیر کرتا سجدے کو اُن سے یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ واجب ہی سجدہ تلاوت کا اگر واجب نہ ہوتا تو کاہیکو لوگ اتنا اہتمام اور ازدحام کرتے اور سجدے کے ادا کرنے مین سنت یہ ہی کہ آگے بڑھے پڑھنے والا اور صف باندھین پیچھے اُس کے سننے والے پس یہ اقتدا صورۃً ہی نہ حقیقۃً از مظاہر حق فقط۔ اب ایک جدول لکھی جاتی ہی اُس سے شمار اور مقامات اور آیات سجدہ مذہب پر آئمہ اربعہ کے معلوم ہون گے

Marfat.com

جدول یہ ہے

شمار سجود	نشان سجدہ	شروع سجدہ	انتہائے سجدہ	اختلاف آئمہ اربعہ
۱	آخر سورہ اعراف	اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ	وَلَہٗ یَسْجُدُوْنَ	آئمہ اربعہ
۲	رعد کا دوسرا رکوع	وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ	وَالْاٰصَالِ	ایضاً
۳	نحل کا چوتھا رکوع	وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ	مَا یُؤْمَرُوْنَ بعض کے نزدیک لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ مگر یہ بدلا گیا از مظاہر حق	ایضاً
۴	بنی اسرائیل کا آخر رکوع	قُلْ اٰمِنُوْا بِہٖ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا	وَیَزِیْدُھُمْ خُشُوْعًا	ایضاً
۵	مریم کا چوتھا رکوع	اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ	سُجَّدًا وَّبُکِیًّا	ایضاً
۶	حج کا دوسرا رکوع	اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ	مَا یَشَآءُ	ایضاً مگر امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک اس سورۃ کے اخیر میں بھی ہے
۷	فرقان کا چوتھا رکوع	وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ اسْجُدُوْا	وَزَادَھُمْ نُفُوْرًا	آئمہ اربعہ
۸	نمل کا دوسرا رکوع	اَلَّا یَسْجُدُوْا	رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ بعض کے نزدیک وَمَا تُعْلِنُوْنَ	ایضاً
۹	الم کا دوسرا رکوع	اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا	وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ	ایضاً
۱۰	صٓ کا دوسرا رکوع	قَالَ لَقَدْ ظَلَمَکَ	لَزُلْفٰی وَحُسْنَ مَاٰبٍ	دو اماموں کے نزدیک سوائے امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے ان دو کے نزدیک سجدہ شکر ہے نہ تلاوت
۱۱	حٰم سجدہ کا پانچواں رکوع	فَاِنِ اسْتَکْبَرُوْا	وَھُمْ لَا یَسْئَمُوْنَ مگر بعض کے نزدیک تَعْبُدُوْنَ	آئمہ اربعہ
۱۲	والنجم کا تیسرا رکوع	فَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ	وَاعْبُدُوْا	تین اماموں کے نزدیک سوائے امام مالک کے
۱۳	اذا السماء انشقت	وَاِذَا قُرِئَ	لَا یَسْجُدُوْنَ	ایضاً ایضاً
۱۴	اقراء	کَلَّا لَا تُطِعْہُ	وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ	ایضاً ایضاً

Marfat.com

فصل بتیسوین بیان مین فضائلِ قرآن اور آداب قرآن کے

اسے بھائی جاننا چاہیئے کہ تلاوت قرآن کی افضل عبادات مین سے ہے خصوصاً جب کہ نماز مین ہو فضیلت اور ثواب ایسا ہے کہ تحریر مین نہین آسکتا عوض ہر حرف کے دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور نماز مین پچیس اور پڑھنا قرآن کا نزدیک کرتا ہے خدا سے اور روشن کرتا ہے دلون کو اور شفاعت کریگا قیامت کو اور حبل متین یہی قرآن ہے اور مقصد اعلی تلاوت یہ ہے کہ باعث تفکر اور تذکر یعنی یاد دلانا امور دین اور آخرت کا ہو اور بسبب کثرت تلاوت کے احکام الٰہی یاد اور مستحضر ہون اُس پر عمل کیا جاوے اور عبرت اُس سے پکڑی جاوے نہ یہ کہ نری آواز وحروف آراستہ کرین اور دل غفلت مین رہے پس جوکوئی قرآن پڑھے اور عمل اُسپر نہ کرے قرآن دشمن اُسکا ہوتا ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے رُبَّ قَالَ الْقُرْاٰنُ وَالْقُرْاٰنُ يَلْعَنُهٗ یعنے بعضے قرآن پڑھتے ہین اور قرآن لعنت کرتا ہے اُن کو اور وہ پڑھنا اُس کا اُس پر حجت ہوگا نعوذ باللہ منہ بعد اس کے جاننا چاہیے کہ نہین حاصل ہوتا تفکر اور تذکر اور فہم معانی سواے پڑھنے قرآن کے ساتھ آہستگی اور ترتیل اور حضور دل کے اسی لیے تجوید قرآن کی لازم ہے کہ کم پڑھنا قرآن کا مشروع ہوا چنانچہ کتب فقہ مین مذکور ہے کہ ادا کرنے مین حق قرآن کے چالیس دن بلکہ ایک سال کافی ہے اور عبادت کے لیے بھی سات روز سے کم نہ چاہیئے اور جسقدر اس سے زیادہ مین ختم کرے افضل ہے اور جو کوئی معانی قرآن کے نہ جانے اُس کو بھی چاہیئے کہ حضور دل سے شروع کرے اور ہمیشہ اپنے دل مین مستحضر رکھے کہ یہ کلام خدا اے تعالیٰ کا

Marfat.com

اور احکام اُس کے ہین کہ اپنے بندون پر کیے ہین اور ایسی عاجزی اور فروتنی سے بیٹھے کہ گویا کلام اللہ سے سنتا ہے اور قرآن شریف تلاوت کرتے وقت ان تو سے پرہیز رکھے کہ بعض اُنکا حرام ہے اور بعض مکروہ ہے وہ یہ ہے کہ تطنین یعنی ہر جگہ غنہ کرنا اور تہمیز یعنے ہر حرف مین ہمزہ ملا دینا اور وثبہ یعنی حرف اوّل کو ناتمام چھوڑ کر دوسرے حرف کو شروع کر دینا اور رکزہ یعنی ادغام بے محل کرنا اور تہمہ یعنی حرف مخفف کو مشدد پڑھنا اور زمزمہ یعنی قرآن شریف کو ساتھ سرود کے پڑھنا اور تمطیط یعنی کھینچنا ہجا کہ بسبب اُسکے حرف ساتھ حرف کے یا حرکت ساتھ حرکت کے مل جاوے اور ترعید یعنی کپانا آواز کا مدات اور حرکات مین اور تعویق یعنی وقت کرنا وسط کلمے مین اور شروع کرنا باقی کلمے سے اور تطویل یعنی دراز کرنا آواز کا حد سے زائد مدات و حرکات مین اور تنفیس یعنی حرکات کو ساتھ اختلاس کے پڑھنا اور غنغنہ یعنی ہمزون کو عین مین مخلوط پڑھنا اور تعجیل یعنی جلد جلد پڑھنا اسقدر کہ حروف قرآن کے نہ سمجھ مین آوین مگر بعض حروف اور فقط آواز سُنی جاوے اور ترجیع یعنی گٹگری کرنا پڑھتے وقت جملہ چودہ عیب ہوے اِس سے ضرور بچ کرکے تلاوت کرنا چاہیئے اور حدیث شریف مین آیا ہے عن عثمانؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ رواہ البخاری یعنی روایت عثمانؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہتر تم مین سے وہ شخص ہے کہ سیکھا قرآن اور سکھایا اُس کو نقل کی یہ بخاری نے فائدہ یعنے جو کوئی سیکھے قرآن جیسے کہ حق ہے سیکھنے کا اور سکھاوے اُسکو وہ سب سے بہتر ہو اور حق سیکھنے سے مراد یہ ہے کہ احکام حقائق اور دقائق قرآن کے سیکھے

Marfat.com

اور روایت ہی عمرؓ بن خطاب سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی بلند کرتا ہی ساتھ اس کتاب کے یعنی کلام اللہ کے کتنے لوگون کو اور پست کرتا ہی ساتھ اسکے کتنے لوگون کو نقل کی یہ مسلمؒ نے **فائدہ** یعنے جسنے پڑھا قرآن اور عمل کیا اُسپر اُسکا درجہ بلند کرتا ہی اللہ تعالی دنیا اور آخرت مین کہ دنیا مین اچھی طرح زندہ رکھتا ہی اور عقبی مین داخل کرتا ہے اُن لوگونمین کہ جن پر انعام کیا ہی یعنی نبیین اور صدیقین اور شہدا اور صالحین مین اور جس نے قرآن نہ پڑھا اور عمل نہ کیا اُسپر اُسکا درجہ پست کرتا ہی اور روایت ہی عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا جاویگا واسطے صاحب قرآن کے پڑھ اور چڑھ یعنی بہشت کے درجون پر اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا دنیا مین پس تحقیق مرتبہ تیرا نزدیک آخر آیت کے ہے کہ پڑھیگا تو اُسکو نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذیؒ اور ابوداؤد اور نسائیؒ نے **فائدہ** صاحب قرآن وہ کہ ہمیشہ تلاوت کرتا رہے قرآن کی اور عمل کرتا ہے اُسپر نہ وہ کہ پڑھے قرآن اور قرآن لعنت کرے اُسپر جو عمل نہین کرتا اُسکا یہ حال ہوتا ہے ایک روایت مین آیا ہے کہ جو کوئی عمل کرے قرآن پر پس گویا کہ پڑھتا ہی اُسکو ہمیشہ اگرچہ نہ پڑھا اُسکو اور جس نے نہ عمل کیا قرآن پر پس گویا کہ نہ پڑھا اُسکو اگرچہ پڑھتا ہے اُسکو ہمیشہ اور پڑھ اور چڑھ یعنی چڑھتا جا درجات جنت پر بقدر آیتون کے چڑھے تو اور آیا ہے ایک روایت مین کہ درجات جنت کے بقدر آیات قرآن کے ہین پس اگر تمام قرآن پڑھیگا اوپر کے درجہ جنت پر کہ لائق اُس کے ہی ہوگا چڑھے گا اور اُس مین اشارہ ہی اُسپر کہ جو حافظ ترتیل سے پڑھتے ہین اُن کا بڑا رتبہ ہوگا جنت مین اور آیتین قرآن کی بحسب گنتی کوفیون کے کہ اس دیار مین قرأت اور گنتی اُنکی مروج ہی چھ ہزار اور دو سو چھتیس ہین اور سوائے اسکے اور بھی قول بہت سے

Marfat.com

آئے ہین اس مین جو چاہے قرأت کی کتابون مین سے دیکھ لے یہ سب خطابرحق
سے لکھا گیا فضائل قرآن مین بہت سی حدیثین ہین عاجز نے مختصر کیا حاصل یہ ہوا
کہ تلاوت قرآن سب عبادتون سے نفلون کی افضل ہے مگر افسوس اس زمانے کے
اکثر عالمون پر اور اُن لوگون پر کہ جان سنکر ایسی نعمت عظمیٰ کو چھوڑ بیٹھین اور
اس کے بدلے دوسرے وظیفون کو تلاوت کرین اور شفاعت کا
وسیلہ گردانین اور صحت کی سند حاصل کرین اور مطلق قرآن کی طرف مخاطب
نہون اور نہ اُس کے الفاظ کی صحت مین کوشش کرین اور نہ سند حاصل کرین
خیر دنیا مین جو کرنا ہے کر لو پھر ایک روز مرنا ہے اور اللہ کے سامنے جواب دینا ہے
اور آداب تلاوت کے یہ ہین کہ وضو ساتھ مسواک کے کر کر اچھی جگہ مین متواضع اور روبقبلہ
بیٹھے اور ذلیل اپنے کو جانے اور ساتھ حضور دل کے اس طرح کہ گویا روبرو خدائے تعالیٰ
کے ہے اول اعوذ اور بسم اللہ پڑھکر دعا[1] پڑھے پھر بسم اللہ پڑھکر اللہ کا کلام شروع
کرے اور جانے کہ کلام خدائے تعالیٰ کا بیواسطہ سنتا ہون اور آہستہ آہستہ ساتھ تدبر
اور تفکر اور ترتیل کے پڑھے اور آیت وعدہ و رحمت پر خوشدل ہوکر دعا دے اور
مغفرت و رحمت اپنے لیے یا غیر کے لیے مانگے اور آیت وعید و عذاب پر پناہ چاہے اور
آیت تنزیہ اور تقدیس پر تسبیح کہے یعنے جس آیت مین اللہ کی پاکی کا بیان ہو سبحان اللہ
کہے اور درمیان پڑھنے کے رووے اور اگر رونا نہ آوے تو غمگین ہوکر اپنی رونے کی صورت
بناوے اور درپے اسکے نہو کہ جلدی ختم کرے اس لیے کہ کم پڑھنا ساتھ تدبر اور تفکر کے
بہت بہتر ہے زیادہ پڑھنے سے کہ خالی ہو اُن چیزون سے اور زیادہ پڑھنے مین سوا

[1] دعا صفحہ ۱۲ مین تحریر ہے اور بعد تلاوت ہر روز کے جو دعا پڑھنا چاہیے وہ بھی تحریر ہے ۱۲ مصحح

Marfat.com

ختم شماری کے کچھ فائدہ نہین بلکہ مرتکب ہونا امر ممنوع کا ہے اور یہ جو اس زمانے مین رواج نکلا ہے کہ ایک روز کے ختم کرنے پر اور مانند اس کے پر فخر کرتے ہین نہایت بری بات اور کمال غفلت اور نادانی ہے بیت خواجہ پندارد کہ طاعت میکند ٭ بیخبر کز معصیت جان میکند ٭ اور بعضی بزرگون سے جو زیادہ پڑھنا منقول ہی وہ کرامت ہے اُنکی اورون کو اُنکی پیروی اس بات مین اچھی نہین پس جس قدر کہ ساتھ تدبر اور ذوق وحضور دل کے میسر ہو اُسپر اکتفا کرے اور جس مجلس مین کہ لوگ اور کام مین مشغول ہون یا شور وغوغا ہو وہان تلاوت نہ کرے اور اگر ضرورت ہو اور دوسری جگہ میسر نہو تو اس جگہ مین آہستہ آہستہ پڑھے اور اگر لوگ مستعد سننے کے اور ساکت ہون تو پکار کر پڑھنا افضل ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ پڑھنے والا اور سننے والا اجر مین شریک و یکسان ہین اور اسی طرح مصحف مین دیکھکر پڑھنا یاد پڑھنے سے افضل ہے اس لیے کہ اسمین آنکھین اور اعضا بھی عبادت مین مشغول ہوتے ہین اور حضور زیادہ حاصل ہوتا ہے اور چاہیئے کہ قرآن کو رحل پر یا کسی اور بلند چیز پر رکھے تا تعظیم حاصل ہو اور درمیان تلاوت کے کلام دنیوی اور کھانے اور پینے اور سب کامون سے باز رہے اور اگر کوئی ضرورت درپیش آوے تو قرآن کو بند کر کے کلام کرے بعدہٗ پھر اعوذ باللہ پڑھکر شروع کرے اور غلط پڑھنے سے پرہیز کرے اور ترتیل و تجوید سے بے تکلف پڑھے او وقت تلاوت کے تعظیم کسی کی نہ کرے مگر عالم باعمل اور اُستاد اور والدین کے لیے جائز ہے قیام تعظیم مگر قرآن شریف کو بند کر کے اور ختم جو کرے لوگون کے مجمع مین کرے اور محب اور اپنے قرابتیون کو اُسوقت حاضر کرے اور دعا مین شامل کرے کہ وقت قبولیت کا ہے اور تکیہ لگا کر اور لیٹ کر اور کھڑے ہو کر

Marfat.com

قرآن کو پڑھنا جائز ہے لیکن افضل یہی ہے کہ مؤدب بیٹھکر پڑھے اور اسی طرح راہ مین پڑھنا جائز ہے اگر جنگل ہو پکار کر پڑھے اور اِلا چپکے پڑھے اور نجس جگہ اور مکروہ جگہ مین مانند حمام اور رکمیلے اور کوڑے وغیرہ کے پڑھنا مکروہ ہے اور قرآن کی تقطیع بہت چھوٹی اور ٹکڑے ٹکڑے متفرق نہ کرے تا حرمت اُس کی کم نہ ہو اگرچہ بسبب ضرورت کے ہفتیان اور سیپارہ اور مانند اُن کے کرنا جائز ہین اور قرآن اُس لشکر اور اُس مقام مین کہ اعتماد امن پر نہ ہو اور دار الحرب مین بھی نہ لیجاوے تا مبادا کافرون کے ہاتھ مین پڑے اور وہ بیحرمتی کرین اور یاد کرنا قرآن کا اس قدر کہ جس سے نماز ہو جاوے سب مسلمانون پر فرض عین ہے اور یاد کرنا تمام قرآن کا فرض کفایہ ہے کہ اگر ایک شخص مابین مشرق اور مغرب کے حفظ کرلے تو سب کے ذمہ سے گناہ ساقط ہو جاتا ہے اور یاد کرنا سورۂ فاتحہ کا اور ایک سورۃ کا سب مسلمانون پر واجب ہے کذا فی فتاوی الحجۃ اور سیکھنا باقی قرآن کا اور سکھانا اُس کے احکام کا اولی ہے نماز نفل سے کذا فی الخانیۃ اور پاؤن پھیلانے مصحف کی طرف اگر سامنے پاؤن کے ہو مکروہ نہین مگر عاجز کے نزدیک افضل ہے نہ پھیلانا اس دلیل پر کہ جب کعبے کی طرف پاؤن پھیلا کر سونا منع آیا تو پھر قرآن تو خاص اللہ کا کلام ہے کیونکر افضل نہ ہوگا اور اسی طرح مصحف اگر کھونٹی پر لٹکتا ہو یا طاق مین رکھا ہو تو اُدھر پاؤن پھیلانا منع نہین اور مصحف خرجی مین رکھکر اُسپر سوار ہونا یا سر کے نیچے رکھنا سفر مین حفاظت کے لیے مضائقہ نہین اور مصحف اگر مکان مین رکھا ہو تو اُس مین جماع کرنا بھی مضائقہ نہین کما فی الخانیۃ اور قرآن شریف کو بے وضو اور جنابت اور حیض و نفاس کی حالت مین چھونے اللہ پاک نے صاف منع فرمایا ہے وہ آیت لَا یَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ہے یعنی

نہین ہاتھ لگاتے اُسکو مگر پاک لوگ اور اگر کسی کپڑے سے لپیٹ کر کے ہاتھ اُسمین لگے چھونا جائز ہے اور بہت چلا کر تلاوت نہ کرے کیونکہ اسمین بڑی بے ادبی ہے اسلیے کہ اللہ کے روبرو جب پڑھتا ہو تو کیونکر چلائے گا ادنیٰ حاکم سے بات کرتے وقت آہستہ آہستہ بات کرتے ہو اگر کسی نے چلا کر بات کی اُسی وقت نکال دیتا ہی اور چلا کر پڑھنے مین خشوع اور خضوع بھی جاتا رہتا ہے اور دعا وقت شروع قرآن کے یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّ هٰذَا كِتَابُكَ الْمُنَزَّلُ مِنْ عِنْدِكَ عَلٰی رَسُوْلِكَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَكَلَامُكَ النَّاطِقُ عَلٰی لِسَانِ نَبِيِّكَ جَعَلْتَهٗ هَادِيًا مِّنْكَ لِخَلْقِكَ وَحَبْلًا مُّتَّصِلًا فِيْمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ عِبَادِكَ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ نَظَرِیْ فِيْهِ عِبَادَةً وَّقِرَاءَتِیْ فِيْهِ فِكْرًا وَّفِكْرِیْ فِيْهِ اِعْتِبَارًا اِنَّكَ اَنْتَ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ یعنی یا اللہ تحقیق مین گواہی دیتا ہون کہ یہ کتاب تیری ہے اُتاری گئی ہے تیرے پاس سے تیرے رسول پر کہ محمد بن عبد اللہ ہین رحمت ہو اللہ کی اُنپر اور اُنکی اولاد پر اور اُنکے اصحاب پر اور اُنکے تابعدارون پر سب پر اور گواہی دیتا ہون کہ یہ کلام ناطق تیرا ہے زبان پر تیرے نبیؐ کے کیا تونے اُسکو ہدایت کرنیوالا اپنی طرف سے اپنی خلق کے لیے اور واسطہ متصل درمیان اپنے اور درمیان بندون اپنے کے یا اللہ پس کر نظر میری کو اس مین عبادت اور قرأت میری کو اسمین فکر اور فکر میری کو اسمین عبرت تحقیق تو بہت مہربان ہے رحم والا اے رب میرے پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے وسوسون سے شیطانون کے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے ای رب میرے اس سے کہ حاضر ہون شیطان میرے پاس بعد اسکے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

Marfat.com

پڑھکر کہے اَللّٰھُمَّ بِالْحَقِّ اَنْزَلْتَہٗ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ اَللّٰھُمَّ عَظِّمْ رَغْبَتِیْ فِیْہِ وَاجْعَلْہُ نُوْرَ الْبَصَرِیْ وَشِفَآءَ لِصَدْرِیْ وَذِھَابًا لِھَمِّیْ وَحُزْنِیْ وَبَیِّضْ بِہٖ وَجْھِیْ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَہٗ وَفَھْمَ مَعَانِیْہِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یعنی یا اللہ ساتھ حق کے اُتارا تو نے اُسکو اور ساتھ حق کے اُترا یا اللہ بڑی کر رغبت میری اس مین اور کر اس کو نور بینائی میری کا اور شفا سینے میرے کی اور سبب جاتے رہنے فکر و غم میرے کا اور روشن کر ساتھ اُسکے مُنھ میرے کو اور نصیب کر مجھکو تلاوت اس کی اور سمجھ معانی اسکے کی ساتھ رحمت اپنی کے بہت مہربانون کے مہربانی کرنے والا اور بعد تلاوت ہر روز کے یہ دعا پڑھے ہاتھ اُٹھا کر اَللّٰھُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِی الدُّنْیَا قَرِیْنًا وَّفِی الْاٰخِرَۃِ شَافِعًا وَّفِی الْقَبْرِ مُوْنِسًا وَّفِی الْقِیٰمَۃِ صَاحِبًا وَّعَلَی الصِّرَاطِ نُوْرًا وَّفِی الْجَنَّۃِ رَفِیْقًا وَّمِنَ النَّارِ سِتْرًا یعنی یا اللہ کر قرآن کو میرے لئے دنیا مین ہمنشین اور آخرت مین شفاعت کرنے والا اور قبر مین غمخوار اور قیامت مین یار اور صراط پر نور اور جنت مین رفیق اور آگ سے پردہ اور ابن مردویہؒ نے روایت کیا ابو ہریرہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ختم کرتے قرآن دعا کرتے کھڑے ہوکر اور روایت کی بیہقی رحمہ نے شعب الایمان مین ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے قرآن اور حمد کرے رب کی اور درود بھیجے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور بخشش چاہے رب اپنے سے پس تحقیق طلب کی خیر ٹھکانے سے اور جب ختم ہو قرآن تو قرآن شریف کے آخر مین دعا لکھی ہے اکثر مصحفون مین اسکو پڑھے یا اور کوئی دعا پڑھے فقط۔

خاتمہ کتاب ہذا شکر خدا کا کہ یہ رسالہ بعد مدت مدید کے حسب دلخواہ مع فہرست از تصنیف شریف جناب بدۃ الفضلا رحمۃ القرا حافظ آغا محمد عبد المنان زاد اللہ تعالیٰ فیوضہ اختتام کو پہونچا

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اس رسالے کو قبول فرماوے اور جو کچھ مجھسے اِس مین بھول چوک ہوئی ہو اُسکو محض اپنے کرم سے معاف فرماوے اور تمام بھائی مسلمانون کو اس رسالے کے پڑھنے کی خواہش اور سمجھ دیوے تاکہ عمل مین لاوین اور مزہ تلاوت کا اُٹھاوین اور جو بسبب اپنی غلط فہمی یا نفسانیت کے گناہ مین مبتلا ہین اُس سے بچین اور یا اللہ تعالیٰ روز جزا کو جو تو نے انکا حصہ مقرر کیا ہو اُنکو نصیب کر اور ہمکو اور ہمارے مان باپ کو اور ہمارے سارے عزیز و اقارب اور تمام اوستادون کو اور تمام بھائی مسلمانون اور تمام بہنین مسلمات کو اس بات کی توفیق دے اور نیک عمل پر ثابت قدم رکھ اور سارے گناہ صغیرہ اور کبیرہ کو مرتے دم تک بخش دے اور اُن سب کے دینی و دنیوی مطالب حاصل کر دے اور جتنے کہ مسلمین اور مسلمات مر گئے ہین اُنکے سب گناہ اگلے پچھلے معاف کر دے بطفیل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین آمین آمین یا رب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین فقط

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ رسالۂ ہذا باہتمام صاحب بارگاہ رفیع اعنی محمد شفیع عفاعنہ اللہ تعالیٰ خلف الرشید جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ مخلاصی ٹولہ نمبر ۸۵ مطبع مجیدی کانپور مین چھپکر شائع ہوا

فہرست مفید القاری

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۳	مقدمہ تجوید کے وجوب اور دوسرے فوائد وغیرہ	۱۴	دوسری فصل صفات حروف کے بیان مین۔
۶	کے بیان مین پڑھنا تجوید کے ساتھ تین قسم پر ہے	۱۹	دائرہ شناخت صفات حروف۔
۸	پہلی فصل مخارج حروف کے بیان مین۔	۱۹	تیسری فصل رعایت حروف کے بیان مین
۱۲	دائرہ مخارج حروف مع صفات نرم و پُر وغیرہ	۲۳	چوتھی فصل میم ساکن کے بیان مین۔
	کے نام دانتون کے	۲۳	پانچوین فصل نون ساکن اور تنوین کے بیان مین و

صفحہ	مطلب
	چار حکم پر ہے اول حکم بیان مین اظہار کے
۲۳	دوسرا حکم بیان مین اخفا کے ۔
۲۵	تیسرا حکم بیان مین ادغام کے ۔
۲۶	چوتھا حکم بیان مین لاے قلب کے ۔
۲۷	چھٹی فصل نون اور میم مشدد کے بیان مین ۔
۲۷	ساتوین فصل حرفون کے ادغام کے بیان مین
۳۰	آٹھوین فصل ادغام مین دوسرے قراؤن کے سوا
	قاری امام عاصم و ابن کثیر و قالون رحمۃ اللہ علیہم کے
۳۱	نوین فصل لام کے تفخیم یعنی پُر اور ترقیق یعنی باریک
″	دسوین فصل رای تفخیم اور ترقیق کے بیان مین
۳۳	گیارھوین فصل ہاے ضمیر کے بیان مین یعنی وہ ہا
	جو اشارے کے واسطے لکھتے ہین اور اُس کے معنی
	اس اور اُس کے ہوتے ہین ۔
۳۴	بارھوین فصل مدات کے بیان مین ۔
۳۹	تیرھوین فصل رموزات وقف کے بیان مین
۴۴	دائرہ رموزات وقف و وصل اور آیات مع اُس کے
۴۵	حکم کے تشریح رموزات وقف دائرہ مذکورہ کے
۵۳	بیان مین ۔ چودھوین فصل روم اور اشمام اور
	اسکان اور ابدال کے بیان مین ۔
۵۴	پندرھوین فصل مقطوع اور موصول کے
	بیان مین
	سولھوین فصل تاے تانیث کے بیان مین

صفحہ	مطلب
۶۴	سترھوین فصل وقف کفران کے بیان مین
۶۹	اٹھارھوین فصل بیان مین اُن الفاظ کے جو کہ
	مخرج اور صفات کے فرق پڑنے سے دہشت کفر کی ہے اور
	نماز بھی فاسد ہوتی ہے بسبب بگڑنے معنی کے
۷۱	انیسوین فصل ضاد معجمہ کی بحث مین ۔
۷۵	بیسوین فصل حروف شمسی اور قمری کے بیان مین
۷۶	اکیسوین فصل امالے کے بیان مین ۔
۷۷	بائیسوین فصل ہمزے کی تحقیق اور تبدیل اور تسہیل
	اور اُن لفظون کے بیان مین جو کہ قرآن شریف
	مین مستثنی ہین ۔
۸۱	تیئیسوین فصل الف آنا وغیرہ کے بیان مین ۔
۸۲	چوبیسوین فصل اعوذ کے پڑھنے کے بیان مین
۸۳	پچیسوین فصل بسم اللہ کے پڑھنے کے بیان مین
۸۶	چھبیسوین فصل قرا مین شموں اور قرا بدور کے بیان مین
۸۸	ستائیسوین فصل بیان مین نزول قرآن اور جمع
	قرآن کے بیان مین
۹۴	فصل اٹھائیسوین بیان مین سیپارہ اور رکوع
	وغیرہ کے ۔
۹۶	فصل انتیسوین بیان مین منازل قرآن اور ختم کے
۱۰۱	فصل تیسوین تکبیر اور ترتیب ختم قرآن کے بیان مین
۱۰۵	فصل اکتیسوین بیان مین سجدۂ تلاوت کے
۱۱۹	فصل بتیسوین بیان مین فضائل قرآن اور
	آداب قرآن کے

اشتہار حسب اجازت جناب حافظ قاری آغا محمد عبد المنان صاحب ساکن جہانگیرنگر عرف ڈھاکہ کے کتاب ہذا طبع کی گئی

Marfat.com

Marfat.com

یا فتاح

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العلمین الذی انزل
علی عبده الکتب الکریم
وامر بتلاوته وحفظه وتجویده
وترتیله القویم والصلوة والسلام
علی رسوله محمد وآله واصحابه
اجمعین

Marfat.com

تمت هذه الرسالة معرفة القرآن العظيم
پچهے حمداتی درود دی مخرجان حرفاندیان
ستاران هین ء دی مخرج مدہ حلقدا سینی
ولون همزی نال ھ ائی همزیدی صفت
سخت باریك كتواسطی اتواسطی جی آواز اسوچ
بند هوندائی هرحرف جا سوچ آواز بند
هوندائے اوہ سخت هوندائی اتی باریك كتواسطے
جی آواز اسوچ جهكا هوندائی اتی هر
حرف جادسوچ آواز جهكا هوندا ئی
اوہ باریك هوندائے ھ دی صفت باریك
كتواسطی اتواسطے جی آواز اسوچ جاری هوندا
تی حرف جی اسوچ آواز جاری هوندا ئی
اوہ نرم هوندائی همزیدی مثل آئی نشئتم

Marfat.com

هَ دے مثل اِهۡبِطُوۡمِصۡرًا بَ دے مخرج دو
لبان گُهٹیان تهین بی نال مَ ایا بی دی صفت
سخت باریك همزیوالی میم دی صفت باریك
بَین اتهی بین بین کتواسطی هی اتواسطی جی
اسوج اوازنه بند هوندائے کمال جی سخت
هووے اتی نه جاری هوندائی کمال جی نرم
هووی بی دی مثل بِاَبۡصَارِکُمۡ مَ دی مثل
اَمۡثَالُکُمۡ تَ دی مخرج سرازبان دا مڈه ثنایا
عُلیا داتی نال دا ایاط ائی تی دال دی صفت
سخت باریك همزیوالی طی دے صفت سخت
پرتی دی مثل وَاِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡهِمۡ دال دامثل
اَدۡبَارَکُمۡ طی دی مثل اطفاها الله ث
دی مخرج سرازبان دا اتی سراثنایا علیا ن

Marfat.com

داثی نال ذایاظ ائی ثی ذال دی صفت
نرم باریک هی والی ظی دی صفت نرم پر
ثی دی مثل بِالاِثمِ ذال دی مثل اِذجَآءَ ظی
دی مثل یَظلِمُونَ جَ دی مخرج میان زباندا
اتی میان تالودا جیم نال شَ ایای ائی
غیر مدی جیم دی صفت سخت باریک هے
والی شین دی مثل اَشتَاتًا یی دی مثل
اِیَّایَ حَ دی مخرج میان حلقدای نال عَ ایا
حی دی صفت نرم باریک هی والی عین دے
صفت باریک بین بین میم والی حی دی مثل
مِن تَحتِ عین دی مثل اَنعَمتَ خ دی مخرج
اخراون حلقدی طرفون زبان دیون
خَ نال غَ ایا خی غین دی صفت نرم پر ظی

Marfat.com

والی خی دی مثل مِنَ الْاَخْیَارِ غین دی
مثل غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ سر دی مخرج سرا زبان دا
کنارہ اتی مدہ رباعیان ناب ضاحکدا ری نال
ل ایان ایا رہے لام دی صفت پران حرفان
نال پربین بین اتی باریکان نال باریک بیرین
نون دی صفت میم والی پرہ
دی مخرج کند اتی سرا زباندا نال تالودی
ریدی مثل تُرْجَعُوْنَ لام دی مثل
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نون دی مثل اَنْھٰرُ ز دی
مخرج سرا زبان دامیان ثنایان سفلیاندا
اتی نزدیک بعضیان قاریاندی سرا زباندا
اتی سرا ثنایان سفلیاندا ذی نال س
ایا ص ایا ذی سین دی صفت نرم

Marfat.com

باریکؔ ہ والی صاد دی صفت نرم پر
ظی والی زیدی مثل فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ
سین دی مثل بِاَسْمَآءٍ صاد دی مثل
فَاصْبِرْ صَبْرًا ضَ دی مخرج سارا کنارہ
زباندا اتی مڈہ اتلیا ھنواندا متصل
کیجی کھبی داؤن یا سجی داؤن ایپر کھبے
داؤن اسان ھے ضاد دی صفت نرم پر
ظی والی ضاد دی مثل اضللن تَ دی مخرج
سرا ثنایان علیان دا اتی ھیٹھلی لبدا ایٹ
فیدی صفت ھی والی فی دی مثل اَفْئِدَۃً
قَ دی مخرج مڈہ زباندا اتلی کولون اتی مڈہ
تالودا یعنے نال جنکدی چھٹی مڈہ زباندا
قافدی صفت سخت پرطی والی قافدے

Marfat.com

مثل قالوا واقبلوا لك دی مخرج پر قاف
تہین اور ریری مہون والون کاف دی
صفت سخت باریک ہمزیوالی کاف دی
مثل اکثر من ذلك واؤ غیر مدے دی مخرج
دوھان لبان پولیان تہین واؤ دی صفت
نرم باریک ہے والی مثل وَ وَجَدَك مَدِّیاں
دی مخرج پول مہوندی اتی حلقدا ہوسے
مدّیان دی صفت ماقبل والی حرف دی
ہوسی مدے حرف تری نی آوي یعنے الف
ساکن دي ماقبل فتح او ی واؤ ساکن دی
ماقبل ضم يي ساکن دی ماقبل کسرہ مثل انہان
دی نُوحِیہَا غنیاندی مخرج پول نَکدا
مدّہ ولون ہوسی غنی حرف تری ن

Marfat.com

ساکن اتی مَ ساکن اتی نوَن تنوین یعنی نون
تنوین تابع حرکت اخر کلمہ دے ھوسی لفظ
وچ نالکھن وچ اوسنون تنوین آکھدے
نی جویں حَکِیْمًا عَلِیْمًا نون ساکن اتی میم ساکن
دی صفت باریک بین بین میم والی تنوین
دی صفت اپنی اتی غُنّیا ندی مِثل
کَمْ مِّنْ فِئَۃٍ نَ ساکن اتی تنوین دیان چار
حالتان ھین اظھار ادغام قلب اخفا
پنجویں حالت تحریک بھی ایہی نون ساکن
اتی تنوین دی مابعد حرف حلقی ہوئی تا اظھار کیجے
بیت حرف حلقی شش بود اے نورعین
ھمزہ ھاؤحاؤ خاؤ عین غین
ھمزہ دی مثل مَنْ اٰمَنَ کُلٌّ اٰمَنَ ھ دے

Marfat.com

مثل مِنہم جُرُفٍ ھَارٍ ح دی مثل مَنْ حَيْثُ
حَکِیْمٌ حَمِيدٍ ع دی مثل أَنْعَمْتَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ غ
خ دی مثل من خَوْفٍ وَنِدَاءً خَفِيًّا
غ دی مثل مِنْ غَيْرُ اللہ غیرہ نون ساکن اتی تنوین
مابعد حرف یرملون داپوی تا ادغام کیجی
ادغام بہی دو بھتین ایہی ھلک بلاغنہ
ھلک باغنہ ھوسی ر ل نال بلاغنہ ھوسی
م ن دی نال باغنہ ھوسی ر دی مثل
مِنْ رَّبِّہِمْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ل دی مثل من لدنہ خیر
لَّکُمْ م دی مثل مِنْ مَّالٍ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
ن دی مثل مِنْ نَّذِيْرٍ حِطَّۃٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ و دی
مثل مِنْ وَّالٍ شَيْئًا وَّلَا نون ساکن اتی
تنوین داھکو حکم ایہی مگر اتنا تفاوت

Marfat.com

ایہے جی نون ساکن کلمیوچ پوندا اہی اتی
تنوین نہین پوندجی تانون ساکن کلیوچ
پوسی اتی مابعد اوسدے وی پوسی تاں
اظہار ہوسی جیکو پچہے انہی جا ادغام دے
ایہی اظہار کتواسطی ہویائی جی ادغام کیجی
تاکلمہ ثقیل ہونداا ہا یعنے بہارا واسطی
سوکہ دی اظہار کیتانی مثل اوسدے قِنوَانٌ
صِنوَانٌ نون ساکن اتی تنوین دے مابعد بَ
ہوی تاقلب کیجے قلب دے معنے بدل نون ساکن
تنوین تہین وتامیم پیدا کیجے میم تائین ایتہے
اخفا کیجے مثل اوسدی مِن بعد یَنْقَلِبُونَ بَنِیۡہِم
چہیان نال اظہار چہیان نال ادغام باران
بی نال قلب تیران دہندیان بندران نال

کیجی مثل جوین کُنتُم جَنّٰتٍ تَجرِی اُنثٰی
اَنْدَادًا اُنْذِرَ حرف اخفا دی ایہ ہین
ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق
ک م ساکن دا ما بعد میم پوی تا ادغام
مثل جوین علیہم ماذا اظہار دی مثل جوین
اَم لَم تُنذِرهُم اخفا دی مثل جوین
جَاءَکُم بَشِیرٌ اظہار ل ساکن دیان دو
حالتان ہین ادغام اظہار لام ساکن
دی ما بعد وَلَا م پوی تا ادغام کیجی اتی
رہندیان نال اظہار کیجی دی مثل اَلحَمدُ
ادغام دی مثل قُل لَکُم وَقُل رَّبِّ اظہار ل
اسم اللہ دا ہوسی یا اَللّٰہُمَّ دا ہوسی
اوسدے ماقبل ضم یا فتح ہوسی تا پُر ہوسی

Marfat.com

کسرہ نال باریک ہوئی مثل اِنَّ اللّٰہَ وَاتَّقُوا
اللّٰہَ مثال باریک لِلّٰہِ بِاللّٰہِ ہَ ضمیر دیان
چار حالتان ہین ہے ضمیر دیے اول اخر حرف
متحرک ہوی اوتھے صلہ کریسن صلہ دے
دیاتی پیش ہوسے وَ پیدا کریسن زیر ہوسے یَ پیدا
کریسن مثال وسدے انّہ کان بِہٖ علیما
ہَ ضمیر دی اول اخر حرف ساکن ہوسی
اوتھی نہ صلہ کریسن مثال اوسدے جوین
منہ الماء ہَ ضمیر دی اول حرف متحرک
ہوسی اخر ساکن اوتھی بی نہ صلہ کریسن
اوسدے جوین بِہِ الموتی ہ ضمیر دی
اول حرف ساکن ہوسی اخر متحرک
اوتھی بی نہ صلہ کریسی مگر امام ابن کثیر

Marfat.com

ملی صلہ کریسی مثل اوسدے جوین فیہِ
عَلَیۡہِ ھکس کلمہ وچ امام خفص بداخل
ہوسی سورۃ فرقان وچ ویخلد فیہِ مُھَانًا
اگی دائی رہے دو بھتین ایہے ھلک وقفی
ھلک متحرک رہے متحرک پھر دو بھتین
ایہی ھلک وقفی ھلک غیر وقفی دی متحرک
غیر وقفی ضم فتحہ نال پُر کسرہ نال باریک مثل و
سدے کفر و ا رَبِّکُمۡ کٰفِرِیۡن دے تی وقف
ہوسی رہے وقفی دا ماقبل دسی ضم فتحہ
نال پُر کسرہ نال باریک مثل اوسدے جوین
سقر و نذر قدر قدر وقفی دی
ماقبل حرف ساکن ہوی دسی کھڑا ساکن
ایہی جیا یَ ساکن ایہی تاھر حال باریک ایہے

اوسدی جوین خَبِیۡرًۢ بَصِیۡرًا دے یہی ساکن
نہین ہور ساکن ایہی تا اوس ساکن دا ماقبل
دسی اوس ساکن دی ماقبل ضم فتح ہووے
تان پر کسرہ نال باریك مثل اوسدی جوین
صُفۡرٌ وَاَمۡرٍ وَسِحۡرٌ جیکو پچھی خَبِیۡرًا بَصِیۡرًا
دے دی کتوا سطے پڑھوئی اتواسطے ہوئی
جی ری تی وقف نہین پیا الف تی پیا
اگی ر ساکن ائی دے ساکن دے ماقبل
ضم فتح ہووی تان پر مثل جوین اَرۡسَلۡنَا
اُرۡسِلُوۡا ری ساکن دی ماقبل کسرہ اصلے
ہوسی متصل ہوسی اوسدے مابعد حرفان
مستعلیان وچون حرف کوئی ہکس کلمہ
وچہ نہ ہوسی تا باریك پڑھسن مثل اوسدی

Marfat.com

جوین اُولِی الاَرۡبَۃِ فِرۡعَوۡنَ فاصۡبِرۡ صَبۡرًا
انہاں شرطاں وچ ہک شرط نہوسی
تاں ری پر پڑھسن جے ساکن دی ماقبل
کسرہ اصلے نہوسی عارضی ہوسی مثل
اوسدے جوین اِرۡجِعُوا اِرۡجِعۡ اِلَیۡہِمۡ ری ساکن
دی ماقبل کسرہ متصل نہوسی منفصل ہوسے
مثل اوسدی جوین اَنِ ارۡتَبۡتُمۡ اَمِ ارۡتَابُوۡا
رے ساکن دی ماقبل کسرہ اصلے
متصل ہوسی اتی مابعد اوسدے
کوئی حرف مستعلیہ ہکس کلمیچ
ہوسی تاں بی ری پر پڑھسن جوین قِرۡطَاسٍ
فِرۡقَۃٍ جیکو پچھے فِرۡقٍ دی رے پر بی ائی اتھ
باریک بی پڑھ اتو اسطے جی مابعد ریدے حرف

Marfat.com

مستعلیہ یا باریک اتواسطے جی دوھان
کسویان دي وچکار ائی یسرِ دی دے پر بی
ائی باریک بی پراتو اسطے جی ایھے یَ
ساکن نہین ساکن ھو رایھے اوس ساکن
دی ماقبل فتح ایھی باریک اتواسطے جی
اصل اوسد ایسرے اھا اکی مدے حرف
ائی نی حرف مدے تری ھین اوی الف
دي ماقبل فتح ھوسی واوساکن دی
ماقبل پیش ھوسی یَ ساکن دے ماقبل
کسرہ جوین حَاجُوْنِیْ چھکن دی د
سبب ھوسی ھک ھمزہ ھک سکون مدّ
ھمزہ دی اکہ مدّ ھمزہ دے دو پھتین ھوسی
ھک منفصل ھاک متصل مد منفصل اکھ

Marfat.com

منفصل هك متصل مد منفصل اٖكه
مد منفصل كسنون اٖكهسن اوسنون اٖكهسن
جي حرف مد اهو رے كلمه وچون هوسي اٗئي
اتي همزه هو رے كلمه وچ هوا وسنو مد
منفصل اٖكهسن جوين فيٓ اٰمرِهٖ مد متصل
كسنون اٖكهن اوسنون اٖكهسن جي حرف مد
اتي همزه اكس كلميوچ هوسن جوين
سوآء وجاۤئ انهان دوهان مدانئون
امام عاصم چار الف كريسي مد سكون
دي بي دو بهتين هوسي هك مد
سكون عارضي هك سكون لازمي مد
سكون لازم بهتين پهير دو هوسي
هك سكون لازمي مشدد هك غير
مشدد

Marfat.com

مشدد مد سکون لازمی مشدد جوین
حاجّونی ضالا مد سکون لازمی غیر
مشدد سر سورہ تا ندی ہوسی جتہی
ہک دیون حرفون تے حرف ہوسن
وچکار لا حرف مدا ہوسی جوین نون عین
سین اہان دوہان مدان لازمیان
نون سبہے قاری ترے الفیان کریسن
پہیر مد سکون عارضی آئی مد سکون
عارضی کسنون آکہسن جوین وقف کریسن
مد کریسن مد سکون عارضی بی دو بہتین
ہک مد سکون عارضی لین ہوسی ہک
مد سکون عارضی نالین ہوسی مد
سکون عارضی لینی جوین والصیف
وخوف مد سکون عارضی نالینی جوین

Marfat.com

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ انہاں دوہاں
مدّاں سکون عارضیاں نوں قاری ترے
پھتین کریسن تری الفی دو الفی تری کتواسطے
کریسن اتواسطے کریسن

کلمہ زیر ہوسی اگی مدّ سکون عارضی دے ہو
اتہی قاری کریسن ترے پھتین کریسن تر سکون
نال کریسن جویں یعلمون اخر کلمہ زیر ہوسی
اگی مد سکون عارضی دے ہوسی پھتین
قاری چار پھتین کریسن تر سکون نال کریسن
ھک روم نال جویں فَارْهَبُوْنَ وَاَطِيْعُوْنَ
اخر کلمہ پیش ہووسے اگی مد سکون عارضی
دے ہوسی پھین قارے ست پھتین کریسن
ترے سکون نال ترے اشمام نال ھک روم
کریسن جویں نستعین اسمعیل اخر کلمہ

Marfat.com

زبر ہوسی اکی مد سکون عارضی نہ ہوسی
بہین قاری ھک پہت کریسن سکون نال
جوین یونس آخر کلمہ زبر ہوسی اگی
مد سکون عارضی نہ ہوسی پہین دو
پھتین کریسن ھک سکون کریسن ھک روم
نال جوین وَنُذُ رِ آخر کلمہ پیش ھوسے
اکی مد سکون عارضی نہ ہوسی پہین
قاری تری پھتین کریسن ھک سکون
نال ھک اشمام نال ھک روم نال جوین
یُوسُفُ

تمام شُد رسالہ معرفت القران بوقت
سحر بروز جمعہ
بقلم سلطان علی جٹ زمیدار کھیان ضلع
گجرات

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com